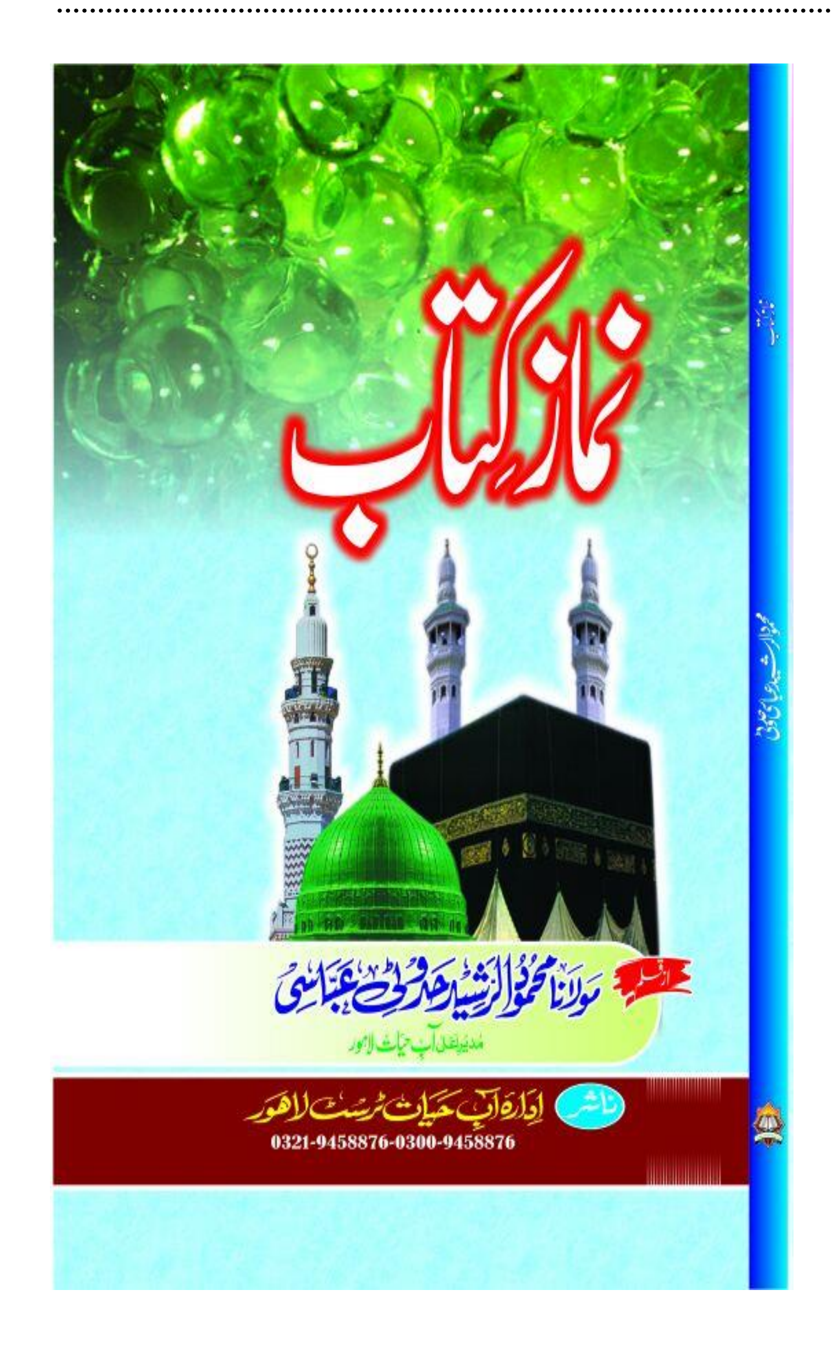


نماز کتاب
از قلم
مولانا محمود الرشید حدوٹی عباسی
مدیر مجلہ آبِ حیات لاہور
ناشر
ادارہ آبِ حیات ٹرسٹ لاہور
0321-9458876-0300-9458876

اقیمواالصلوٰۃ
نماز قائم کرو

نماز کتاب

مترجم

ایمان مجمل، ایمان مفصل، شش کلمے، نماز کے ضروری مسائل، اوقات نماز، اذان، مکمل نماز مترجم، وضو کا مکمل طریقہ اور اس کی دعائیں، نماز جنازہ اور میت سے متعلق مسائل، نفلی نمازیں اور ان کی ادائیگی کا طریقہ، غسل کا طریقہ، خطبہ نکاح، خطبہ عیدین، خطبہ جمعہ، سورۃ یٰسین سورۃ سجدہ، سورۃ الواقعہ، سورۃ الملک، آخری دس سورتیں، مسنون دعائیں، چہل ربنا، مختصر چھے باتیں

تالیف
مولانا محمودالرشید حدوٹی عباسی

ادارہ آب حیات ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
جامعہ رشیدیہ، جی ٹی روڈ مناواں لاہور
03009458876

ضابطہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نماز کتاب

نام مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمود الرشید حدوٹی

طابع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبد اللہ پرنٹنگ پریس ریٹی گن روڈ لاہور

سرورق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابو حنظلہ رانا عبد الرؤف فاروقی

اشاعت اول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اکتوبر ۲۰۱۷ء محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

تعداد بار اول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک ہزار

قیمت فی کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۲۰۰ روپے

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکتبہ آب حیات جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

ملنے کے پتے

ادارہ آب حیات ٹرسٹ غوث گارڈن فیز ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور

جامعہ رشیدیہ غوث گارڈن فیز ۲ جی ٹی روڈ مناواں لاہور کینٹ

جامعہ دار القرآن علیوٹ تحصیل مری

جامعہ اشاعت اسلام نیو مری ضلع راولپنڈی

فہرست کتاب

اسلام کے بنیادی عقائد 17

چھے کلمے 19

چند نہایت ضروری باتیں 25

مسواک کا بیان 35

غسل کا بیان 39

تیمم کا بیان 42

اذان 46

نماز جنازہ 73

نماز استخارہ 84

نماز کے فرائض 87

نماز عیدین ۹۳

چند مواقع کے خطبات ۹۴

چند اہم ترین سورتیں

مسنون دعائیں ۱۱۸

چھے باتیں ۱۳۳

بِسمِ اللہِ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللہ

اسلام کے بنیادی عقائد

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللہ تَعَالٰی

قیامت کے دن پر، اور اچھی اور بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھنے پر

حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

ایمان اس چیز کا نام ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر، اس کی سب کتابوں پر، آخرت کے دن پر، اس کے خیر پر بھی اور اس کے شر پر بھی ایمان لا۔(بخاری)

مسلم شریف کی روایت میں جنت، دوزخ اور مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان لانے کا بھی ذکر موجود ہے۔

ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ تقدیر پر ایمان لائے بغیر کوئی بندہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ یقین کرلے کہ جو بات آنے والی ہے ہر گز ٹل نہیں سکتی اور جو رہ گئی وہ پہنچ نہیں سکتی۔

تقدیر اچھی ہو یا بری ہو اللہ کی طرف سے ہے، اس کا ازلی اور ذاتی علم ہر اس واقعہ کو جو وجود میں آچکا ہے یا آئے گا محیط ہے، وہی واقعات کو ان کے وجود سے پہلے قابل وجود بناتا ہے۔

ایمان مجمل

آمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ

میں اللہ پر ایمان لایا، جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے

وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ

اور میں نے اس کے سارے حکموں کو قبول کیا ہے

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے یقین کرتے ہوئے

اللہ تعالیٰ کے نام دو طرح کے ہیں، ایک ذاتی نام ہے اور از روئے حدیث شریف اللہ تعالیٰ کے ننانوے صفاتی نام ہیں، یہ ننانوے نام اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کمالیہ کی بنیاد اور اصل ہیں، اہل علم نے خوب تحقیق اور تلاش کے ساتھ اپنی کتابوں میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار صفاتی نام تحریر کیے ہیں، قرآن کریم اور احادیث کا گہرا مطالعہ کرنے والے اہل علم کو یہ نام مل جائیں گے۔

ایک بندے کو اللہ کی ذات پر ایمان لانا ضروری ہے، اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے، قرآن کریم کی صورت میں اللہ نے جتنے اور جس قدر احکامات نازل فرمائے ہیں ان پر ایمان لانا بھی ضروری ہے، زبان کے ساتھ اقرار کرے اور دل کے ساتھ اس پر یقین رکھے۔ اللہ وحدہ لاشریک ہے، وہ اکیلا ہے، وہ بے نیاز ہے، وہ اولاد سے پاک ہے، وہ بیوی سے پاک ہے، وہ ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ ہر چھپی اور ظاہر چیز کو اللہ ہی جانتا ہے، انسانوں کی زندگی اور موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، ساری کائنات کو جس طرح اس نے پیدا کیا ایک دن اسے ختم بھی کردے گا۔ اسے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، وہ بے پرواذات ہے۔

چھے کلمے

پہلا کلمۂ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں، پہلا جز توحید اور دوسرا جز رسالت پر مشتمل ہے۔

توحید توحید کا معنیٰ ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور ایک جاننا، توحید کی اصطلاحی تعریف یہ ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور اس کی صفات میں اور اس کے افعال میں اکیلا، یگانہ اور یکتا سمجھنا اور ماننا، صرف ایک اللہ ہی کو عبادت کا مستحق اور لائق سمجھنا، صرف اللہ ہی کو معبود سمجھنا، صرف اسی کو رازق سمجھنا، دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنا اور زبان سے اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ یگانہ ہے، اس جیسا کوئی نہیں ہے۔

رسالت رسالت اور نبوت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، رسالت و نبوت کے معنیٰ سفارت کے ہیں، پیغام رسانی کے ہیں، رسالت و نبوت ایسی پیغام رسانی اور سفارت کو کہا جاتا ہے جو حق تعالیٰ نے انسانوں تک اپنے تشریعی احکام پہنچانے اور اپنی راہ پر انہیں چلانے کے لیے قائم کی، اللہ تعالیٰ نے رسالت و نبوت کا سلسلہ ہزاروں سال جاری رکھا، پھر حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس پر ختم کر دیا، اسی لیے حضرت نبی کریم ﷺ کو آخری نبی اور آخری رسول کہا جاتا ہے، آپ ﷺ کے آنے کے بعد کوئی اور نبی اور رسول کبھی بھی نہیں آئے گا، اسی لیے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے افضل ترین ذکر لا الہ الا اللہ کو بتایا ہے۔(ترمذی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بندہ اخلاص دل کے ساتھ اس کلمہ کو پڑھے گا اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ عرش تک پہنچ جائے گا، بشرطیکہ وہ گناہ کبیرہ سے بچے۔

دوسرا کلمۂ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے جہاں دین اسلام کے ستونوں کا ذکر فرمایا وہاں اس کلمہ کی گواہی کا بھی ذکر فرمایا کہ انسان اس بات کا اقرار کرے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، عبادت کا مستحق اور لائق اللہ ہے، رکوع اور سجدے کے لائق اللہ ہے، قیام و قعود کے لائق وہی ہستی ہے۔

الٰہ اور معبود وہی اکیلا اللہ ہے، جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا، جس نے ساری کائنات میں اپنی قدرت کی کاریگریاں بکھیر دیں، جگہ جگہ اس کی قدرت کی نشانیاں انسانی دماغوں کو حیران کر دیتی ہیں، یہ سب اسی کی صناعی ہے۔

وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، انسانوں میں، جنوں میں، فرشتوں میں، ہوائی، خلائی، فضائی، بری اور بحری مخلوقات میں سب اس کے تابع فرمان ہیں، کسی کام میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بلکہ سب اس کے حکم کے پابند ہیں۔

انسان کے ایمان ایقان کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ وہ توحید کے ساتھ اس بات کی بھی گواہی دے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو اللہ تعالیٰ نے سب سے آخری رسول بنا کر انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پاک ہے اللہ، اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے

وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

جو عالی شان اور عظمت والا ہے

حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام کلموں میں افضل یہ چار کلمے ہیں، سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ (مسلم شریف)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس دنیا کی وہ تمام چیزیں جن پر سورج کی روشنی اور اس کی شعاعیں پڑتی ہیں، ان سب چیزوں کے مقابلے میں مجھے یہ زیادہ عزیز ہے کہ میں ایک دفعہ سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہوں۔ (مسلم شریف) ترمذی کی روایت میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح درخت کے اوپر سے پتے جھڑتے ہیں۔ بخاری و مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص روزانہ سو دفعہ سبحان اللہ اور الحمدللہ کہتا ہے اس کے قصور اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں پھر بھی معاف کر دیے جاتے ہیں۔

مسلم شریف میں سبحان اللہ اور الحمدللہ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ یہ کلمات اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے چنے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ قرار دیا گیا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

وہ زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے۔

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا

وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

عظمت اور بزرگی والا ہے۔

بِيَدِهِ الْخَيْرُ

بھتری اور خیر اس کے ہاتھ میں ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے

آپ ﷺ نے اس کلمہ کے ابتدائی کلمات کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص روزانہ سو بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ولہ الملک ولہ الحمد کہے گا تو وہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب کا مستحق ہو گا، اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کی سو غلط کاریاں مٹادی جائیں گی اور یہ عمل اس کے لیے اس دن شام تک شیطان کے حملے سے حفاظت کا ذریعہ ہو گا، کسی کا عمل اس کے عمل سے افضل نہ ہو گا، سوائے اس کے جس نے اس سے زیادہ یہ عمل کیا ہو۔

پانچواں کلمہ اِستغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے

مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً

ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر

سِرًّا اَوَّ عَلَانِیَۃً

چھپ چھپا کر کیا یا سرِ عام کیا

وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ

میں اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا ہوں

وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ

میں اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں نہیں جانتا۔

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ

بے شک تو ہی غیبوں کو جاننے والا ہے، عیبوں پر پردے ڈالنے والا ہے

وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والا ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

گناہوں سے بچنے اور نیک کام کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اللہ تعالیٰ عالی شان ہے عظمت والا ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔(ابن ماجہ) بنی آدم خطاکار ہیں اور بہترین خطاکار توبہ کرنے والے۔

چھٹا کلمہ رَدِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُبِكَ

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ

اس بات سے کہ میں تیرا کسی چیز کو شریک ٹھہراؤں، اور مجھے اس کا پتا ہو

وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ

اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس گناہ سے جس کا مجھے پتا نہیں

تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ

میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے، شرک سے، جھوٹ سے

وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ

کسی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے سے، اور دین میں نئی بات پیدا کرنے سے

وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ

چغل خوری سے، بے حیائی کے کاموں سے، تہمت لگانے سے

وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ

باقی ہر قسم کی نافرمانیوں سے، اور میں ایمان لایا

وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

اور میں کہتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں

کفر و شرک کرنے والے لوگ اللہ کے ناپسندیدہ ہوتے ہیں، ان کی سزا جہنم ہے، یہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، شرک کرنے والے کو اللہ بالکل معاف نہیں کریں گے۔ شرک و کفر سے بچنا بہت ہی ضروری ہے۔

چند نہایت ضروری باتیں

بندوں کے افعال سے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکامات کی آٹھ قسمیں ہیں۔
① فرض ② واجب ③ سنت ④ مستحب ⑤ حرام ⑥ مکروہ تحریمی
⑦ مکروہ تنزیہی ⑧ مباح۔

فرض: فرض اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو، اس میں کچھ شبہ نہ ہو، فرض کو کسی عذر کے بغیر چھوڑنے والا گنہ گار اور مستحق عذاب ہوتا ہے، فرض کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے، فرض کی دو قسمیں ہیں، فرض عین، فرض کفایہ۔

فرض عین وہ ہوتا ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری ہے، فرض عین کو کسی عذر کے بغیر چھوڑنے والا عذاب کا مستحق ہوتا ہے، جس طرح پانچ وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز ہے۔

فرض کفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا، اگر کوئی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے جیسے جنازہ کی نماز ہے۔

واجب: واجب اسے کہتے ہیں جو ظنی دلیل سے ثابت ہو، اسے بغیر کسی عذر کے چھوڑنے والا گناہ گار اور مستحق عذاب ہوتا ہے، شرط یہ ہے کہ کسی تاویل اور شبہ کے بغیر چھوڑے، جو واجب کا انکار کرے وہ بھی گناہ گار ہے، مگر کافر نہیں ہے۔

سنت: سنت اس کام کو کہتے ہیں جو حضرت نبی کریم ﷺ نے کیا ہو یا حضرات صحابہ کرام اور خلفاء راشدین نے کیا ہو، سنت کی دو قسمیں ہیں، سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ۔

سنت مؤکدہ: وہ فعل ہے جس کو حضرت نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی چھوڑا نہ ہو، لیکن چھوڑنے والے پر کسی قسم کا زجر اور تنبیہ نہ کی ہو، اس کا حکم بھی عمل کے اعتبار سے واجب کا ہے، یعنی بلا عذر چھوڑنے والا اور اس کی عادت اپنانے والا گناہ گار ہے اور حضرت نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے

محروم رہے گا، ہاں اگر کبھی کسی وجہ سے چھوٹ جائے، جان بوجھ کر ایسا نہ کیا ہو تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں، مگر واجب کو چھوڑنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے۔

سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جس کو نبی ﷺ یا صحابہ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی چھوڑ بھی دیا ہو، اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور چھوڑنے والا مستحق عذاب نہیں ہے، اسے سنت زائدہ اور سنت عادیہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب: مستحب اس فعل کو کہا جاتا ہے جو حضرت نبی کریم ﷺ یا حضرات صحابہ کرام نے کیا ہو، لیکن ہمیشہ اور اکثر نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے اور نہ کرنے والے پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہو اور اس کو فقہا کی اصطلاح میں نفل اور مندوب اور تطوع بھی کہتے ہیں۔

حرام: حرام وہ ہے جس میں ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو، حرام کام کو چھوڑنے میں ثواب ہے، حرام کام کرنے سے انسان مستحق عذاب بن جاتا ہے، حرام کام کو حلال اور جائز سمجھنا کفر ہے۔

مکروہ تحریمی: وہ فعل ہے جو دلیل ظنی سے ثابت ہو اور اس کا انکار کرنے والا گناہ گار ہے، جیسے واجب کا انکار کرنے والا گناہ گار ہے، اس کا بغیر کسی عذر کے کرنے والا گناہ گار ہے اور عذاب کا مستحق ہے۔ مکروہ تحریمی حرام کے قریب ہوتا ہے۔

مکروہ تنزیہی: وہ فعل ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو۔ مکروہ تنزیہی کو کرنے سے چھوڑنا بہتر ہوتا ہے۔

مباح: وہ فعل ہے جس کے کرنے اور نہ کرنے میں شریعت نے اختیار دیا ہو، جیسے بکری کا گوشت کھا کر وضو کرنے اور نہ کرنے دونوں میں اختیار دیا گیا ہے، رمضان میں سفر کے دوران روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار ہے۔

روزمرہ کے مسائل علماء کرام سے پوچھ پوچھ کر سیکھے جائیں اور عمل کیا جائے۔

وضو کا بیان

اللہ تعالیٰ نے نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کرنے کا حکم فرمایا ہے، نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز درست نہیں ہے، جو لوگ بغیر وضو کیے نماز پڑھیں گے وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کریں گے۔

وضو کرنے کا طریقہ: وضو کرنے والے شخص کو چاہیے کہ وہ قبلہ شریف کی طرف اپنا منہ کرکے کسی مناسب جگہ پر بیٹھے، جہاں پانی کی چھینٹیں اڑ کر اس کے کپڑوں پر نہ پڑیں، وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ کہے، سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو اپنی انگلی کے ساتھ یا موٹے کپڑے کے ساتھ اپنے دانت صاف کرے تاکہ میل کچیل جاتا رہے، اگر روزے کی حالت میں نہ ہو تو غرغرہ کرکے اچھی طرح پورے منہ میں پانی پہنچائے، روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے کہ شاید کچھ پانی حلق میں چلا جائے، جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، لیکن جس کا روزہ ہو وہ جتنی دور تک نرم حصہ ہے اس سے پانی اوپر نہ لے جائے، پھر تین دفعہ منہ دھوئے، سر کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے، دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے، کہیں سوکھا نہ رہے، پھر تین بار دائیاں ہاتھ کہنی سمیت تین دفعہ دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے اور انگوٹھی چھلا چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہو ہلا لے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے، پھر ایک مرتبہ سارے سر کا مسح کرے، پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے، لیکن گلے کا مسح نہ کرے کہ یہ بدعت ہے اور منع ہے، کان کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے، سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے، اور تین بار دائیں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئے، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین دفعہ دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔

وضو کے فرائض

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ المائدہ میں وضو کے جن چار فرائض کا ذکر کیا ہے، وہ یہ ہیں

① ایک مرتبہ سارا منہ دھونا

② ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا۔

③ ایک بار سر کا مسح کرنا۔(چوتھائی سر کا مسح)

④ ایک ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔

ان چار میں سے اگر ایک بھی فرض چھوٹ گیا تو وضو نہیں ہو گا، اسی طرح اگر ان مقامات میں سے ایک بال بھی سوکھا رہ گیا جن کا دھونا فرض ہے تو وضو نہیں ہو گا۔

چند مسائل: ❁ ٹھوڑی کا دھونا فرض ہے، بشرطیکہ داڑھی کے بال اس پر نہ ہوں یا ہوں تو اس قدر کم ہوں کہ کھال نظر آئے۔ ❁ ہونٹ کا جو حصہ ہونٹ بند ہونے کے بعد دکھائی دیتا ہے اس کا دھونا فرض ہے۔ ❁ داڑھی یا مونچھ یا بھنویں اگر اس قدر گھنی ہوں کہ کھال نظر نہ آئے تو اس کھال کا دھونا جو اس سے چھپی ہوئی ہے فرض نہیں ہے بلکہ وہ بال ہی قائم مقام کھال کے ہیں، ان پر سے پانی بہادینا کافی ہے، اس صورت میں ان تمام بالوں کا دھونا فرض ہے جو چہرہ کی حد کے اندر ہیں، داڑھی کے وہ بال جو چہرہ کی حد سے آگے بڑھ گئے ہیں ان کا دھونا فرض نہیں ہے۔ ❁ مرد کی انگوٹھی وغیرہ یا عورت کی انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن، دستی، گھڑی وغیرہ ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا گمان ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح پانی پہنچا دینا ضروری اور واجب ہے۔ ❁ کسی نے سر پر وگ لگا رکھی ہو اور اس پر مسح کیا تو مسح نہیں ہوا۔ ❁ سر پر مہندی لگا رکھی ہو اور بال اس کے لیپ میں چھپے ہوئے ہوں تو مہندی کے اوپر سے مسح کرنے سے سر کا مسح نہیں ہوتا۔ (ماخوذ از مسائل بہشتی زیور)

وضو کی سنتیں

وضو کے اندر تیرہ سنتیں ہیں۔

①نیت کرنا۔ ②بسم اللہ کہنا۔ ③گٹوں تک ہاتھ دھونا۔ ④کلی کرنا۔
⑤ناک میں پانی ڈالنا۔ ⑥مسواک کرنا۔ ⑦سارے سر کا مسح کرنا۔
⑧ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔ ⑨کانوں کا مسح کرنا۔ ⑩ہاتھ اور پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ ⑪داڑھی کا خلال کرنا۔ ⑫ترتیب سے وضو کرنا۔
⑬پے در پے دھونا یعنی ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

چند مسائل: ❁ وضو میں جن چار اعضا کا دھونا فرض ہے اگر وہ دہل جائیں تو وضو ہو جائے گا مگر وضو کا ثواب تب ملے گا جب وضو کی نیت ہو، وضو کی نیت کے بغیر ثواب نہیں ملے گا۔ ❁ کلی کی حد یہ ہے کہ پورے منہ میں پانی پہنچ جائے۔ ❁ ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ ناک کے اندر نرم حصہ تک پانی پہنچ جائے۔ ❁ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا سنت ہے۔ کلی میں مبالغہ یہ ہے کہ منہ میں پانی لے کر غرغرہ کرے اور حلق تک پانی پہنچائے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ یہ ہے کہ ناک کی ہڈی (بانسہ) تک چڑھائے، لیکن روزہ دار ہو تو ان دونوں میں مبالغہ نہ کرے۔ داڑھی میں خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں اس طرح ڈالے کہ اس وقت ہاتھ کی ہتھیلی گردن کی جانب ہو اور ہاتھ کی پشت باہر یعنی نیچے کی جانب کو ہو تاکہ چلو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے، پھر داڑھی میں اسی ہاتھ کی انگلیاں نیچے کی جانب ڈال کر اوپر کو خلال کرے۔

سر کے مسح کے دو طریقے ہیں، دونوں ہاتھوں کو نئے پانی سے تر کر کے دونوں ہتھیلیاں اور انگلیاں اپنے سر کے اگلے حصے پر رکھ کر پچھلے حصہ کی طرف لے جائے کہ سارے سر پر ہاتھ پھر جائے، پھر انگلیوں سے دونوں کانوں کا مسح کرے۔

دونوں ہاتھوں کو نئے پانی سے تر کر کے دونوں ہاتھوں کی تین انگلیوں یعنی چھنگلیا اس کے ساتھ والی انگلی اور بیچ والی انگلی ملا کر سر کے آگے کے حصہ پر رکھے اور سر کے درمیانی حصے میں آگے کی طرف سے پیچھے یعنی گدی کی طرف کھینچے، اس وقت دونوں انگوٹھوں، شہادت کی دونوں انگلیوں اور دونوں ہتھیلیوں کو سر سے الگ اٹھا ہوا رکھے، اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو گدی کی طرف سے سر کے درمیان دونوں طرف رکھے اور گدی سے آگے کی طرف کو کھینچے تاکہ پورے سر کا مسح ہو جائے، پھر کانوں کا مسح کرے، کانوں کے اندر کا مسح شہادت کی دونوں انگلیوں کے سروں کے اندر کی طرف سے کرے اور کانوں کے باہر کا مسح دونوں انگوٹھوں کے اندر کی طرف سے کرے۔

انگلیوں کے بیچ میں پانی داخل ہو بھی جائے تب بھی دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں میں خلال کرنا سنت ہے۔

دونوں ہاتھ کی انگلیوں میں خلال کے دو طریقے ہیں، ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالے، جس طرح پنجہ کرتے ہیں، (۲) ایک ہاتھ کی ہتھیلی دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور اوپر کے ہاتھ کی انگلیاں نیچے کرے اور دائیں پاؤں کی انگلیوں میں ڈال کر کھینچے، پھر دوسرے ہاتھ کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔ (مسائل بہشتی زیور)

پاؤں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کے ذریعہ پاؤں کی انگلیوں میں نیچے سے اوپر کو خلال کرے اور دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔

اگر کوئی الٹا وضو کر لے کہ پہلے پاؤں دھوڈالے پھر مسح کرے پھر دونوں ہاتھ دھوئے پھر منہ دھوڈالے یا اور کسی طرف الٹ پلٹ کر وضو کرے تب بھی وضو ہو جاتا ہے لیکن سنت کے موافق نہیں ہوتا۔

ایک عضو کو دھو کر دوسرے عضو کے دھونے میں اتنی دیر نہ لگائے کہ پہلا عضو سوکھ گیا، تب دوسرا عضو دھویا تو وضو ہو جائے گا لیکن یہ بات سنت کے خلاف ہے البتہ اگر گرمی یا ہوا کی تیزی کی وجہ سے دوسرا عضو عام رفتار سے دھونے سے پہلے پہلا عضو سوکھ جائے تو سنت کے مخالف نہ ہوگا۔

وضو کے مستحبات

① وضو کے وہ اعضا جو دو دو ہیں ان کے دھونے میں دائیں کو بائیں پر مقدم کرنا۔
② گردن کا مسح کرنا۔
③ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد ناک کو جھاڑنا۔

وضو کے آداب

آداب سے مراد وہ کام ہے جو نبی کریم ﷺ نے ایک بار یا دو بار کیا ہو مگر اس پر ہمیشگی نہ کی ہو (مراقی الفلاح) اس کا حکم یہ ہے کہ اسے کرنے سے ثواب ملتا ہے جب کہ نہ کرنے پر ملامت نہیں ہے۔ وہ آداب جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں وہ یہ ہیں۔

① ہاتھ پاؤں کی حدود معینہ سے زیادہ دھونا یعنی نصف بازو تک اور نصف پنڈلی تک دھونا۔ ② کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے لیے ہاتھ پاؤں میں پانی لینا اور ناک کو بائیں ہاتھ سے صاف کرنا۔ ③ اعضا کو دھونے سے پہلے ان پر گیلا ہاتھ پھیرنا۔
④ وضو کے بعد میانی (یعنی شلوار وغیرہ کی رومالی) پر پانی کا چھینٹا ڈالنا۔
⑤ اگر روزہ دار نہ ہو تو وضو سے فارغ ہو کر وضو کا بچا ہوا سارا یا کچھ پانی کھڑے ہو کر پینا، بیٹھ کر پیے گا تو اس سے بھی استحباب حاصل ہو جائے گا۔
⑥ جب وضو کر چکے تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھنا۔
⑦ وضو کے دوران میں اور وضو سے فارغ ہو کر مسنون اور منقول دعائیں پڑھنا۔
⑧ انگوٹھی کو ہلانا۔

اسی طرح کچھ آداب ایسے ہیں جو سلف صالحین کے پسندیدہ بھی ہیں، جیسے نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا۔ کان کے مسح میں چھنگلیا کا سرا بھگو کر کان کے سوراخ میں ڈالنا۔ انگوٹھی چھلے چوڑی کنگن وغیرہ اگر ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی ان کے نیچے پانی پہنچ جائے تب بھی ان کو ہلانا۔ (مسائل بہشتی زیور)

وضو کی دعائیں

کلی کرتے وقت کی دعا ۔ کلی کرتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ أَعِنِّی عَلٰی تِلَاوَةِ القُرآنِ وَذِکرِكَ وَشُکرِكَ وَحُسنِ عِبَادَتِكَ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! تلاوت قرآن پر میری مدد فرما، اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد اور دستگیری فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا۔ ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ أَرِحنِی رَائِحَةَ الجَنَّةِ وَلَا تُرِحنِی رَائِحَةَ النَّارِ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھادے، اور مجھے دوزخ کی بدبو نہ سونگھانا۔ (مراقی الفلاح شرح نورالایضاح)

چہرہ دھوتے وقت کی دعا ۔ وضو کرنے والا چہرہ دھوتے وقت یوں کہے

بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! میرا چہرہ اس دن سفید کر دینا جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔

دائیاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا دائیاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللّٰہ اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِی وَحَاسِبْنِی حِسَابًا یَّسِیْرًا

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے میرا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا حساب آسان کر دینا۔

بائیاں ہاتھ دھوتے وقت کی دعا۔ بائیاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللّٰہ اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِی

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ ہی پیٹھ کے پیچھے کی طرف سے دینا۔

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا۔ سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے اس دن اپنے عرش کے سائے کے نیچے سایہ عطا کرنا جس تیرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا۔ کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! مجھے ان لوگوں میں کر دے جو بات کو سنتے ہیں، اس کے بعد اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا۔ گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! میری گردن دوزخ کے بچالینا۔

دائیاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا۔ دائیاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! میرے قدموں کو پلصراط پر ثابت رکھنا، جب بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

بائیاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا۔ بائیاں پاؤں دوھوتے وقت یہ دعا کرے۔

بِاسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرًا

اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے، میری کوشش کو قبول فرمالے اور میری تجارت کو ہرگز تباہ وبرباد نہ فرما۔

طحطاوی شرح مراقی الفلاح میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ یہ دعائیں سلف صالحین کی طرف منسوب کرنا زیادہ بہتر ہے، امام غزالی کی کتاب میں بھی موجود ہیں۔

وضو سے فارغ ہونے کے بعد کی دعائیں۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد جو شخص یہ دعا پڑھے گا اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے، جس میں سے مرضی ہو داخل ہو جائے گا۔ وہ دعا یہ ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (مسلم ،ابوداؤد)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

مسلم کی ایک روایت میں اس شہادت کے ساتھ آسمان کی طرف نظر اٹھانے کا بھی ذکر موجود ہے، ترمذی میں اچھی طرح وضو کرنے کے بعد یہ دعا پڑھنے والے کے لیے خوشخبری دی گئی ہے کہ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے، جس میں سے چاہے داخل ہو جائے، دعا کے الفاظ یہ ہیں

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (ترمذی)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اے میرے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دے، اور مجھے گناہوں سے پاک ہونے والے لوگوں میں سے کر دے۔

حضرت نبی کریم ﷺ سے دوران وضو یہ دعا بھی سنی گئی، آپ فرما رہے تھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي (احمد)

اے میرے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کر دے، میرے گھر میں وسعت عطا کر اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔ (گھر کو وسیع کر دے سے مراد قبر کو وسیع کر دے ہے)

ایک روایت میں وضو کے بعد سورۃ القدر پڑھنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

مسواک کا بیان

وضو کے وقت مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ مسواک چاہے وضو سے پہلے کرے یا وضو میں کلی کرتے وقت کرے دونوں طرح درست ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جس کے دانتوں سے خون نکلتا ہو وہ وضو شروع کرنے سے پہلے اور جس کے خون نہ نکلتا ہو وہ کلی کے وقت کرے۔ جس کا پہلے سے وضو ہو اور مسواک کرنے سے اس کے خون نہ نکلتا ہو تو نماز شروع کرنے سے پہلے مسواک کرنا اس کے لیے مستحب ہے۔

مسواک کرنے کے مستحب مواقع۔ مسواک کرنے کے کچھ مستحب مواقع یہ ہیں، گھر میں داخل ہونے پر، لوگوں کے مجمع میں جاتے وقت، قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھنے کے لیے اور جماع سے پہلے مسواک کرنا مستحب عمل ہے۔

مسواک کرنے کا مستحب طریقہ۔ مسواک کو پانی میں تر کرکے دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑے کہ دائیں ہاتھ کی چھنگلیا مسواک کے نیچے رکھے اور انگوٹھا مسواک کے سر کے برابر میں اور باقی تین انگلیاں مسواک کے اوپر کی جانب رہیں، مٹھی باندھ کر نہ پکڑے، پھر داہنی طرف کے اوپر کے دانتوں پر ملتے ہوئے بائیں طرف لے جائے اور پھر داہنی طرف کے نیچے کے دانتوں پر ملتے ہوئے بائیں طرف لے جائے، یہ ایک بار ہوا، اسی طرح تین بار کرے اور ہر بار مسواک منہ سے نکال کر نچوڑے اور نئے سرے سے پانی میں تر کرکے دوبارہ کرے، زبان اور تالو کو بھی مسواک سے صاف کرے، مسواک کو دانتوں کی چوڑائی کے رخ پھرائے، دانتوں کے طول یعنی اوپر سے نیچے کو نہ ملے۔

مسواک کے آداب۔ افضل یہ ہے کہ مسواک پیلو کی جڑ کی ہو، یہ نہ ہو تو زیتون کی ہو، یہ بھی نہ ہو تو کسی تلخ درخت کی شاخ یا جڑ کی ہو۔ مسواک چھنگلیا یا کسی انگلی کے برابر موٹی ہو۔ نئی مسواک کا جب استعمال کیا جائے تو اس وقت اس کا طول ایک بالشت کا ہو، استعمال سے چھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔ مسواک دائیں ہاتھ سے کرے۔ مسواک

موجود ہوتے ہوئے انگلی اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ اگر لکڑی کی مسواک نہ ہو یا کسی کے دانت ہی نہ ہوں یا اس کے منہ میں تکلیف ہو تو مسواک کا ثواب حاصل کرنے کے لیے انگلی یا کھردرا کپڑا استعمال کر سکتے ہیں، ایسی صورت میں خواہ کسی بھی انگلی سے دانتوں کو ملے کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت سے ملے یعنی پہلے بائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے ملے پھر دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے ملے اور اگر چاہے تو دائیں انگوٹھے اور دائیں انگشت شہادت سے اس طرح ملے کہ پہلے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے دائیں جانب اوپر اور نیچے پھر دائیں انگشت شہادت سے بائیں جانب اور اوپر نیچے ملے۔

عورتوں کے لیے مسواک۔ عورت مسواک پر قادر ہونے کے باوجود مسواک کے بجائے دنداسہ یا صنوبر یا بطم کے درخت کی گوند چبا سکتی ہے، لیکن اس میں مسواک کی نیت کرے۔ اس رخصت کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کے مسوڑھے مردوں کی بہ نسبت نازک ہوتے ہیں۔

مسواک سے متعلق مکروہات۔ لیٹ کر مسواک کرنا۔ مسجد میں مسواک کرنا۔ مسواک کو زمین پر لٹا کر رکھنا۔ استعمال کے بعد نہ دھونا۔

دانتوں کے برش یا منجن استعمال کرنے سے اتنا فائدہ تو حاصل ہو گا کہ دانت صاف کرنے کی فضیلت حاصل ہو جائے لیکن لکڑی کی مسواک استعمال کرنے کی فضیلت حاصل نہ ہو گی اور لکڑی کی مسواک کے ترک کو معمول بنا لینے میں سنت مؤکدہ کا ترک ہے۔ (مسائل بہشتی زیور)

مسواک کی فضیلت۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ (بخاری) اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو مسواک ہر نماز کے لیے فرض کر دیتا۔ (مسلم)

وضو کو توڑنے والی چیزیں

بارہ چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، وہ یہ ہیں۔

① پیشاب یا پائخانہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح پیشاب اور پائخانے کے راستوں سے کوئی اور چیز نکلے پھر بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

② پیچھے سے ہوا کا نکلنا۔ اسی طرح تھوڑی سی نجاست بھی ناقض وضو ہے۔

③ بدن کے کسی حصہ سے خون نکلے اور نکل کر بہنے لگے۔

④ بدن کے کسی حصہ سے پیپ نکلے اور نکل کر بہنے لگے۔

⑤ منہ بھر کرقے ہو جانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

⑥ لیٹ کر سو جانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا اعضاء اور جوڑ کے ڈھیلے ہو جانے کی وجہ سے ہوا نکل سکتی ہے، اس لیے ٹوٹتا ہے۔

⑦ سہارا لگا کر اس طرح سو جانا کہ دبر اٹھ جائے تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

⑧ بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

⑨ مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔ اسی طرح نشہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

⑩ رکوع وسجدہ والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

⑪ مباشرت فاحشہ کرنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

⑫ اس تھوک سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے جس پر خون غالب ہو۔

یہ چند مختصر سے مسائل ہیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ورنہ جزئیات میں چھوٹے چھوٹے مسائل بے شمار ہیں، جو بہشتی زیور وغیرہ اور نور الایضاح وغیرہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ جہاں اچھی طرح وضو توڑ دینے والی چیزوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

وہ چیزیں جن سے وضو نہیں ٹوٹتا

دس چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

① جسم سے خون نکلا مگر اس نے اپنی جگہ سے تجاوز نہیں کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

② گوشت کا ٹکڑا جسم سے گرا مگر خون جاری نہیں ہوا، تو وضو نہیں ٹوٹا۔

③ جسم کے کسی زخم، ناک اور کان سے کیڑا نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا، ہاں اگر کیڑا پائخانے کے راستے سے نکلا تو تھوڑی سی نجاست بھی ساتھ ہو گی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

④ شرم گاہوں کو ہاتھ لگانے سے مطلقاً وضو نہیں ٹوٹتا۔

⑤ کسی عورت یا کسی امرد کو ہاتھ لگانے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

⑥ ایسی قے جو منہ بھر کر نہ ہو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

⑦ بلغم اگر منہ بھر کر آئے پھر بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

⑧ نمازی انتظار نماز میں بیٹھے بیٹھے اونگھ لیتا ہے اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

⑨ زمین پر جم کر بیٹھنے والا اگر کسی چیز سے سہارا لگائے ہوئے تھا کہ اسے نیند آگئی، اگر وہ سہارا جیسے دیوار، ستون اور گدا اس سے ہٹا دیا جائے وہ گر پڑے، تو بھی نہیں ٹوٹتا۔

⑩ نمازی شخص اگر رکوع اور سجدہ سنت کے مطابق کر رہا تھا کہ اسی دوران وہ سو گیا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا، ہاں اگر وہ پہلو کے بل لیٹ گیا جس سے مفاصل ڈھیلے ہو گئے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مکروہات وضو۔ وضو کرنے والے کے لیے چھ چیزیں مکروہ ہیں

① پانی میں اسراف کرنا۔ ② پانی کم استعمال کرنا۔ ③ چہرے پر زور سے چھانٹے مارنا۔ ④ دوران وضو دنیاوی باتیں کرنا۔ ⑤ بغیر عذر کے دوسروں سے وضو کرنے میں مدد لینا۔ (کسی عذر کی وجہ سے ایسا کرنا مکروہ نہیں ۔ ⑥ تین بار نئے پانی کے ساتھ مسح کرنا۔ (اس سے مسح مسح نہیں رہتا۔ (مراقی الفلاح)

غسل کا بیان

غسل کا مسنون طریقہ۔ غسل کرنے والے کو چاہیے کہ پہلے گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر استنجا کی جگہ دھوئے، پھر جہاں بدن پر گندگی لگی ہو پاک کرے، پھر وضو کرے، اور اگر غسل کی جگہ پر پانی نہ ٹھہرتا ہو فوراً بہہ جاتا ہو یا ٹھہرتا ہو لیکن وہاں کسی چوکی یا پتھر پر غسل کرتا ہو تو وضو کرتے وقت پیر بھی دھولے اور اگر ایسا نہیں ہے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیر بھر جائیں گے اور غسل کے بعد پھر دھونے پڑیں گے تو سارا وضو کرے مگر پیر نہ دھوئے، پھر وضو کے بعد تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے پھر تین مرتبہ اپنے دائیں کاندھے پر، پھر تین بار اپنے بائیں کاندھے پر، پانی ڈالے، اس طرح کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے، پہلی مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد جسم کو مل لے تاکہ سارے جسم پر پانی پہنچ جائے، اگر پہلے پاؤں نہ دھوئے ہوں تو اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ پر آئے اور پیر دھوئے۔ (ماخوذ از مسائل بہشتی زیور)

غسل کے فرائض۔ غسل میں صرف تین فرض ہیں۔

① اس طرح کلی کرنا کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے۔

② ناک میں پانی اس طرح ڈالنا کہ نرم ہڈی تک پہنچ جائے۔

③ سارے بدن پر پانی اس طرح بہانا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں ① غسل کی نیت کرنا۔ ② ابتدا میں کپڑے اتارنے سے پہلے بسم اللہ کہنا۔ ③ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا۔ ④ استنجا کرنا خواہ استنجا کی جگہ گندگی لگی ہو یا نہ۔ ⑤ جسم پر کسی جگہ گندگی لگی ہو اسے دھونا۔ ⑥ وضو کرنا۔ ⑦ سر اور تمام بدن پر تین بار پانی ڈالنا۔ ⑧ جس ترتیب سے یہ سنتیں بیان ہوئی ہیں اسی ترتیب سے ادا کرنا۔ ⑨ جسم کے تمام اعضاء کو پہلی مرتبہ میں ملنا یعنی ان پر ہاتھ پھیرنا تاکہ سب جگہ پانی اچھی طرح پہنچ جائے کہیں سوکھا نہ رہ جائے۔ ⑩ ایسی جگہ پر نہائے جہاں اسے کوئی نہ دیکھے۔

غسل کے مستحبات ① لگاتار پانی بہائے یعنی تمام اعضائے بدن کو اس طرح دھوئے کہ جسم اور ہوا کے درمیان معتدل ہونے کے زمانے میں ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھل جائے۔ ② غسل کے بعد تولیہ وغیرہ موٹے کپڑے سے اپنے بدن کو پونچھ ڈالے لیکن اگر مجبوری نہ ہو تو بہت مبالغہ نہ کرے تاکہ اس کے اعضاء پر غسل کا کچھ اثر باقی رہے۔ ③ غسل کے بعد بدن ڈھانپنے میں بہت جلدی کرے یہاں تک کہ اگر وضو کرتے وقت پیر نہ دھوئے ہوں تو غسل کی جگہ سے ہٹ کر پہلے اپنا بدن ڈھکے پھر دونوں پیر دھوئے۔ ④ اگر انگوٹھی چھلے ڈھیلے ہوں کہ بغیر ہلائے بھی پانی پہنچ جائے تو ہلانا واجب نہیں لیکن ہلالینا مستحب ہے۔(از مسائل بہشتی زیور)

غسل کے مکروہات۔ ① ننگے ہو کر نہانے میں قبلہ رخ ہونا۔
② غسل میں ستر کھلے ہوئے بلاضرورت بات کرنا۔
③ پانی کے استعمال میں بے جا زیادتی کرنا یا کمی کرنا۔
④ مسنون طریقے کے خلاف غسل کرنا۔

غسل کرنا کن مواقع پر سنت ہے؟ ان مواقع پر غسل سنت ہے۔
① جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔ ② عیدین کے دن فجر کے دن ان لوگوں کو غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔ ③ حج یا عمرہ کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔
④ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن زوال کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔

غسل کرنا کن مواقع پر مستحب ہے؟ ان مواقع پر غسل مستحب ہے۔
① اسلام لانے کے لیے غسل کرنا اگر حدث اکبر سے پاک ہو۔ ② کوئی مرد یا عورت جب پندرہ برس کی عمر کو پہنچے اور اس وقت کوئی علامت جوانی کی اس میں نہ پائی جائے تو اس کو غسل کرنا۔ ③ مردے کو نہلانے کے بعد نہلانے والوں کو غسل کرنا۔ ④ پچھنے لگوانے کے بعد اور جنون اور مستی اور بے ہوشی دور ہو جانے کے بعد

غسل کرنا۔ ⑤ شب برأت یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو غسل کرنا۔ ⑥ شب قدر میں اس شخص کو غسل کرنا مستحب ہے جس کو شب قدر معلوم ہوئی ہو۔ ⑦ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا۔ ⑧ مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لیے دسویں تاریخ کی صبح کو طلوع فجر کے بعد غسل کرنا۔ ⑨ طواف زیارت کے لیے غسل کرنا۔ ⑩ کنکریاں پھینکنے کے لیے غسل کرنا۔ ⑪ کسوف، خسوف اور استسقاء کی نمازوں کے لیے غسل کرنا۔ ⑫ خوف اور مصیبت کی نماز کے لیے غسل کرنا۔ ⑬ کسی گناہ سے توبہ کرنے کے لیے غسل کرنا۔ ⑭ سفر سے اپنے وطن واپس پہنچ جانے کے بعد غسل کرنا۔ ⑮ مجلس عام میں جانے کے لیے اور نئے کپڑے پہننے کے لیے غسل کرنا۔ ⑯ جس کو قتل کیا جاتا ہو اس کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (مسائل بہشتی زیور)

☆☆☆

آداب غسل

غسل کے وہی آداب ہیں جو وضو کے ہیں، صرف اس میں اتنا مسئلہ ہے کہ غسل کرتے وقت قبلہ شریف کی طرف پیٹھ اور منہ نہ کرے، اس لیے کہ اس حالت میں اس کی شرم گاہ ننگی ہوتی ہے، اگر شرم گاہ کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ اس حال میں چھپی ہوئی ہو تو قبلہ شریف کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس دوران اپنی ذات کے ساتھ یا کسی اور کے ساتھ گفتگو بھی نہ کرے، یہاں تک کہ کوئی دعا بھی ننگا ہونے کی صورت میں نہ پڑھے، ایسا کرنا مکروہ ہے، ایسی جگہ پر غسل کرے جہاں کوئی اسے نہ دیکھے، دیکھنے والا گنہ گار ہو گا، جو چیزیں وضو میں مکروہ ہیں وہ غسل میں بھی مکروہ ہیں۔ پانی کی کمی بیشی کا استعمال حالات پر منحصر ہے، حالات کے مطابق استعمال کرے۔

غسل سے متعلق چند احکامات چھوٹے بچوں کی وجہ سے نہیں لکھے گئے، انہیں مسائل بہشتی زیور میں دیکھ لیا جائے جہاں پوری تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔

تیمم کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی پر تیمم کر لیا کرو۔ پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاست حکمیہ سے پاک کرنے کو تیمم کہتے ہیں۔

تیمم کے درست ہونے کی شرطیں

① تیمم یا طہارت کی نیت کا ہونا۔ ② پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہونا۔ ③ پاک مٹی یا جو چیز زمین کی جنس سے ہے اس پر تیمم کرنا۔ ④ مسح کرنے میں بال برابر جگہ نہ چھوڑنا۔ ⑤ کم از کم تین انگلیوں سے مسح کرنا۔ ⑥ پانی کے قریب ہونے کے گمان پر پانی طلب کرنا۔ ⑦ آدمی کا مسلمان ہونا۔

تیمم کی سنتیں۔ تیمم کی آٹھ سنتیں ہیں۔ ① ہاتھوں کو مٹی پر رکھ کر ② آگے کو لانا۔ ③ پھر پیچھے کو لے جانا۔ ④ پھر ان کو جھاڑنا۔ ⑤ انگلیاں کھلی رکھنا تاکہ ان کے درمیان میں غبار آجائے۔ ⑥ شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ ⑦ ترتیب کا لحاظ رکھنا۔ ⑧ پے درپے تیمم کرنا۔ (مسائل بہشتی زیور)

تیمم کا مسنون طریقہ۔ دل میں یہ نیت اور ارادہ کرے کہ میں پاک ہونے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں، بسم اللہ پڑھے اور انگلیاں کھلی رکھتے ہوئے دونوں ہاتھ پاک زمین پر مارے اور ان کو زمین پر پہلے آگے کو پھر پیچھے کو ہلائے۔ پھر ان دونوں کو جھاڑے، اور سارے منہ کو مل لے، مرد اپنی داڑھی کا خلال کرے، پھر فوراً ہی دوسری مرتبہ حسب سابق دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارے اور آگے پیچھے کو ہلائے اور جھاڑ کر دونوں ہاتھوں پر کہنی سمیت ملے، یہ اس طرح کہ پہلے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت کو چھوڑ کر تین انگلیوں اور ہتھیلی کے کچھ حصہ کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے سوا چاروں انگلیوں کے سرے پر پشت کی جانب رکھ کر کلائی تک کھینچے اور دائیں انگوٹھے کا بھی

اس کے ساتھ ہی مسح کرے۔ پھر ایسے ہی بائیں ہاتھ کا مسح کرے، انگوٹھی چھلے اتار ڈالے، تاکہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے، عورت بھی چوڑیاں کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے، اگر اس کے گمان میں بال برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہو گا، انگلیوں میں خلال کرے۔

تیمم کو توڑنے والی چیزیں ☆ جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور پانی مل جانے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح اگر تیمم کر کے آگے چلا اور پانی ایک میل شرعی سے کم فاصلہ پر رہ گیا تو بھی تیمم ٹوٹ گیا۔ ☆ اگر وضو کا تیمم ہے تو وضو کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا اور اگر غسل کا تیمم ہے تو جب غسل کے موافق پانی ملے گا تب تیمم ٹوٹے گا، اگر پانی کم ملا تو تیمم نہیں ٹوٹا، اور موافق کا مطلب یہ ہے کہ اتنا پانی مل جائے جس سے غسل اور وضو کے فرائض ادا ہو سکیں خواہ سنتیں ادا ہو سکیں یا نہ ہو سکیں۔ ☆ اگر بیماری کی وجہ سے تیمم کیا ہے تو جب بیماری جاتی رہے کہ وضو اور غسل نقصان نہ کرے تو تیمم ٹوٹ جائے گا اب وضو اور غسل کرنا واجب ہے۔ ☆ جس طرح وضو کی جگہ تیمم درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی مجبوری کے وقت تیمم درست ہے۔ ☆ اگر زمزم کا پانی زمزمی میں بھرا ہوا ہے تو تیمم کرنا درست نہیں زمزمی کو کھول کر اس پانی سے نہانا اور وضو کرنا واجب ہے۔ (مسائل بہشتی زیور)

☆ پانی موجود ہوتے وقت قرآن کو چھونے کے لیے تیمم کرنا درست نہیں ہے۔ اگر نہانے کی ضرورت تھی، اس لیے غسل کیا، لیکن ذرا سا بدن سوکھا رہ گیا اور پانی ختم ہو گیا تو ابھی وہ پاک نہیں ہوا، اس لیے اس کو تیمم کر لینا چاہیے، جب کہیں نہانے کو پانی ملے تو اتنی سوکھی جگہ دھولے پھر سے نہانے کی ضرورت نہیں۔

☆ ایک مقام سے اور ایک ڈھیلے سے چند آدمی یکے بعد دیگرے تیمم کریں تو درست ہے۔

اوقات نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ نماز وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔ اس لیے ہم یہاں تمام نمازوں کے اوقات لکھتے ہیں۔

فجر کا وقت۔ پچھلی رات کو صبح ہوتے وقت مشرق کی طرف یعنی جدھر سے سورج نکلتا ہے آسمان کی لمبائی پر شرقاً غرباً سفیدی دکھائی دیتی ہے اس کو فجر کاذب کہتے ہیں، یہ کچھ ہی دیر میں ختم ہو جاتی ہے، پھر تھوڑی دیر میں آسمان کے کنارے پر یعنی افق پر چوڑائی میں سفیدی معلوم ہوتی ہے اور آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے اور تھوڑی دیر میں بالکل اجالا ہو جاتا ہے تو جب سے یہ چوڑی سفیدی دکھائی دے جس کو فجر صادق کہتے ہیں تب سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور آفتاب نکلنے تک باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ (مسائل بہشتی زیور)

ظہر کا وقت۔ دوپہر ڈھل جانے سے ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، سورج نکل کر جتنا اونچا ہوتا جاتا ہے، ہر چیز کا سایہ گھٹتا جاتا ہے، پس جب گھٹنا موقوف ہو جائے، اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، پھر جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو سمجھو کہ دن ڈھل گیا، بس اسی وقت سے ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے اور جتنا سایہ ٹھیک دوپہر کو ہوتا ہے اس کو چھوڑ کر جب تک ہر چیز کا سایہ دگنا نہ ہو جائے اس وقت تک ظہر کا وقت رہتا ہے، مثلاً ایک ہاتھ لکڑی کا سایہ ٹھیک دوپہر کو چار انگل تھا تو جب تک دو ہاتھ چار انگل نہ ہو تب تک ظہر کا وقت ہے اور جب دو ہاتھ اور چار انگل ہو گیا تو عصر کا وقت آ گیا۔

عصر کا وقت۔ ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عصر کا وقت سورج ڈوبنے تک رہتا ہے، لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ جائے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی وجہ سے اتنی دیر ہو گئی تو خیر پڑھ لے قضا نہ کرے، لیکن پھر کبھی اتنی دیر نہ کرے اور عصر کے سوا اور کوئی نماز ایسے وقت درست نہیں ہے، نہ قضا نہ نفل، کچھ نہ پڑھے۔

مغرب کا وقت۔ جب سورج ڈوب گیا تو مغرب کا وقت آ گیا، پھر جب تک مغرب کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی (یعنی شفق احمر) باقی رہے تب تک مغرب کا وقت رہتا ہے، لیکن مغرب کی نماز میں دیر نہ کرے کہ تارے خوب چٹک جائیں، اتنی دیر کرنا مکروہ ہے، پھر جب وہ سرخی جاتی رہے تو عشاء کا وقت شروع ہو گیا۔

عشاء کا وقت۔ عشاء کی نماز رات کے دوڈیڑھ گھنٹے گزر جانے کے بعد پڑھی جاتی ہے، جب شفق احمر چھپ جائے تو اس کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے، علماء فرماتے ہیں کہ احتیاط اس میں ہے کہ مغرب کی نماز سرخی ختم ہونے سے پہلے پڑھ لیں اور عشاء کی نماز سفیدی چھپنے کے بعد پڑھیں، پھر عشاء کا وقت صبح ہونے تک باقی رہتا ہے۔ عشاء کی نماز کا جو وقت ہے نماز وتر کا وقت بھی یہی ہے، وتر عشاء کی نماز کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔ (مسائل بہشتی زیور)

جمعہ کی نماز کا وقت جمعہ کی نماز کا وقت وہی ہے جو ظہر کی نماز کا ہے، لیکن جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت پڑھنا سنت ہے۔

عیدین کی نماز کا وقت عیدین کی نماز کا وقت سورج کے اچھی طرح نکل آنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور دوپہر سے پہلے تک رہتا ہے، سورج کے اچھی طرح نکل آنے سے یہ مقصود ہے کہ سورج کی زردی جاتی رہے اور روشنی ایسی تیز ہو جائے کہ نظر نہ ٹھہرے اور سورج بقدر ایک نیزے کے بلند ہو جائے، عیدین کی نماز کا جلد پڑھنا مستحب ہے، مگر عید الفطر کی نماز اول وقت سے کچھ دیر میں پڑھنی چاہیے۔

مکروہ اوقات سورج نکلتے وقت، ٹھیک دوپہر کو اور سورج ڈوبتے وقت کوئی نماز صحیح نہیں ہے، البتہ اگر عصر کی نماز ابھی نہ پڑھی ہو تو وہ سورج ڈوبتے وقت پڑھ لے اور ان تینوں وقتوں میں سجدہ تلاوت بھی مکروہ اور منع ہے۔ جب صبح ہو جائے اور فجر کا وقت آ جائے تو دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں، یعنی مکروہ ہے البتہ قضا نمازیں اور سجدہ کی آیت پڑھنے پر سجدہ کرنا درست ہے۔

اذان

اذان کا معنٰی ہے خبر دار کرنا، شریعت میں اذان ان مخصوص اور مرتب الفاظ کو کہا جاتا ہے جن کے ذریعے سے نماز کے بارے میں خبر دار کیا جاتا ہے۔

اذان کی چند شرائط ① اذان دینے والے کو پاک ہونا چاہیے۔ ② قبلہ کی طرف منہ کرکے اذان دی جائے۔ ③ ستر کو ڈھانپے ہوئے ہو۔ ④ نماز کا وقت ہونا ضروری ہے کیونکہ کسی نماز کی اذان اس کا وقت ہونے سے پہلے جائز نہیں ہے۔ ⑤ کھڑے ہو کر اذان کہنا چاہیے، بہتر یہ ہے کہ کسی بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے۔

اذان کا حکم۔ اذان تمام فرض نمازوں کے لیے سنت ہے، یعنی روزانہ کی پانچ نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے سنت ہے، اس کے علاوہ دوسری تمام نمازوں کے لیے اذان مسنون نہیں، مثلاً نماز تراویح، نماز وتر، نماز جنازہ، نماز عیدین، نماز کسوف اور نماز خوف وغیرہ، یہ وہ نمازیں ہیں جو فرض نہیں ہیں بلکہ فرض کفایہ ہیں۔

اذان کا مسنون طریقہ۔ اذان دینے والے شخص کو پاک ہونا چاہیے، لاؤڈ سپیکر نہ ہو تو کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر، مسجد کی چھت پر قبلہ کی طرف منہ کرکے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں رکھ کر اپنی طاقت کے مطابق بلند آواز سے اذان کے الفاظ کہے۔ اذان لفظ اللہ سے شروع ہو کر لفظ اللہ پر ہی ختم ہوتی ہے۔

اذان کے کلمات۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ (چار بار)

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (دوبار)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دوبار)

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللہ کے رسول ہیں

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (دوبار)

آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (دوبار)

آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف

اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ (ایک بار)

اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (ایک بار)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہتے وقت اپنے چہرے کو اس طرح دائیں طرف گھمائے کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائیں، اسی طرح حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت اپنے چہرے کو اس طرح بائیں طرف گھمائے کہ سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائیں۔

فجر کی اذان میں۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا اضافہ کرے، جس کا معنیٰ ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے۔

اقامت میں ۔حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے، جس کا معنیٰ ہے کہ تحقیق نماز (جماعت والی) کھڑی ہو چکی ہے۔

اذان اونچی آواز سے کہی جاتی ہے، جبکہ اقامت پست آواز میں کہی جاتی ہے، اقامت میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد پانچوں وقت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دوبار کہا جاتا ہے۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہتے وقت اپنے منہ کو دائیں اور بائیں طرف نہیں پھیرا جاتا، اگرچہ بعض فقہاء نے پھیرنے کو کہا ہے۔

پانچوں وقت کی فرض نمازوں اور جمعہ کو جماعت سے ادا کرنے کے لیے اذان دینا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے اور چھوڑنا گناہ ہے۔ اذان ہر شہر و بستی کے لیے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔ مسجد کے اندر اذان اور اقامت کے بغیر فرض نماز کو پڑھنا سخت مکروہ ہے۔

مقیم کے لیے جب کہ وہ اپنے گھر میں نماز پڑھے خواہ تنہا یا جماعت سے نماز پڑھے اذان و اقامت مستحب ہے۔ مسافر کو خواہ وہ اکیلا نماز پڑھتا ہو اذان اور اقامت دونوں کو چھوڑنا مکروہ ہے۔ اگر مسافر کے تمام ساتھی موجود ہوں تو اذان کا ترک کرنا بلا کراہت جائز ہے اور اقامت کا ترک مکروہ ہے اور اذان و اقامت دونوں کا کہنا مستحب ہے، سنت مؤکدہ نہیں۔

اگر مسجد والوں نے اذان اور اقامت کہہ کر جماعت کر لی تو پھر اس مسجد میں دوبارہ اذان واقامت اور جماعت مکروہ ہے۔ جس مسجد کے نمازی اور امام متعین نہیں جیسا کہ بڑی شاہراؤں پر واقع بعض مساجد میں دیکھنے میں آتا ہے اور وہاں مختلف مسافر آکر اپنی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں تو اس میں افضل یہ ہے کہ ہر فریق علیحدہ علیحدہ اذان اور اقامت کے ساتھ جماعت کرے اور ہر جماعت کا امام ایک ہی جگہ کھڑا ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

قضا نمازوں کے لیے اذان اور اقامت کہے خواہ اکیلا پڑھے یا جماعت سے جب کہ کہیں جنگل میں اور آبادی سے دور ہو، اور اگر آبادی میں یا آبادی کی مسجد میں قضا پڑھے تو اگر اکیلا ہو تو اس قدر آواز سے دے کہ خود ہی سن سکے اور اگر جماعت سے پڑھے تو یا تو اذان واقامت نہ کہے یا اتنی آہستہ آہستہ آواز سے دے کہ دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہو کیونکہ جو کوتاہی ہوگئی اس کا اعلان نہ کرنا چاہیے۔ (مسائل بہشتی زیور)

اذان وقت سے پہلے دی جائے تو نہیں ہوتی وقت ہونے پر دوبارہ دی جائے گی۔ اذان اور اقامت کے الفاظ عربی کے ہوں جو نبی کریم ﷺ سے منقول ہیں۔ مؤذن مسلمان ہو کافر کی اذان نہیں ہوتی۔ مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان اور اقامت مکروہ تحریمی ہے۔ اگر عورت اذان کہے تو دوبارہ دی جائے گی۔ مؤذن کا صاحب عقل ہونا ضروری ہے، اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون یا مست اذان دے تو معتبر نہ ہوگی اور ان کی اذان واقامت مکروہ ہے اور ان کی اذانوں کا اعادہ کرنا چاہیے، اقامت کا نہیں۔ جنبی کی اذان واقامت بھی مکروہ تحریمی ہے، اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔

اذان کا جواب

جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت، پاک ہو یا جنبی اس پر اذان کا جواب دینا مستحب ہے، یعنی جو لفظ مؤذن کی زبان سے سنے وہی کہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے، اقامت کہنے والا جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہے تو سننے والا اَقَامَھَا اللہُ وَاَدَامَھَا کہے یعنی اللہ تعالیٰ نماز کو قائم و دائم رکھے اور اذان کے بعد درود شریف پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ

اے میرے اللہ! اس پوری پکار کے پروردگار

وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِیْلَۃَ

اور کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا کر

وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ

اور فضیلت عطا کر، اور انہیں مقام محمود میں کھڑا کر وہ مقام محمود

وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ

جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا تھا، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے گا قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت ہو گی۔ (بخاری شریف، سنن ابی داؤد)

جب اذان کہی جا رہی ہو تو اذان سننے والے سارے کام چھوڑ کر توجہ سے اذان سنیں اور اذان کا جواب دیں، چلتا شخص اذان سن کر ٹھہر جائے، تلاوت میں مصروف شخص تلاوت روک کر اذان کے کلمات کا جواب دے، پھر بسم اللہ پڑھ کر دوبارہ تلاوت شروع کرے، اذان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے۔ مذکورہ دعا کو ہاتھ اٹھا کر مانگنا کسی جگہ ثابت نہیں ہے۔

جن صورتوں میں اذان کا جواب نہ دے۔

سات صورتوں میں اذان کا جواب نہ دینا چاہیے۔
① نماز کی حالت میں اگرچہ نماز جنازہ ہی ہو۔ ② خطبہ سننے کی حالت میں خواہ خطبہ جمعہ کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ ③ علم دین پڑھنے یا پڑھانے کی حالت میں۔ اسی طرح اگر قرآن پاک بھی سیکھنے یا سکھانے کے لیے پڑھے تو یہی حکم ہے کہ پڑھتا رہے اور جواب دینے کے لیے بند نہ کرے۔ (اوپر صرف تلاوت کا حکم بیان ہوا ہے) ④ جس صورت میں عورتوں پر غسل فرض ہوتا ہے اس صورت میں۔ ہاں جنبی جواب دے سکتا ہے۔ ⑤ جماع کی حالت میں۔ ⑥ پیشاب پائخانہ کرنے کی حالت میں۔ ⑦ کھانا کھانے کی حالت میں۔ ان صورتوں سے فراغت کے بعد اگر اذان ہوئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تو جواب دینا چاہیے ورنہ نہیں۔

مؤذن سے متعلق ① سمجھ دار نابالغ لڑکا ہو تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے لیکن بالغ کی اذان افضل ہے۔ ② مؤذن پرہیز گار اور دین دار ہو، اگر فاسق اذان دے اور وقت میں دے تو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ③ مؤذن کا مسائل ضروریہ اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا یعنی جبکہ گھڑیاں اور جنتریاں نہ ہوں اور سورج کے طلوع وغروب اور زوال اور شفق اور سایوں سے واقف ہو، مگر جاہل آدمی جو نماز کے اوقات سے نہ خود واقف ہو اور نہ کسی واقف سے پوچھے وہ اذان دے تو اس کو مؤذن کا ثواب نہ ملے گا۔ ④ مؤذن بلند آواز ہو۔ ⑤ بارعب ہو اور کوئی ستاتا نہ ہو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو۔ ⑥ حدث اصغر سے پاک ہو۔ (ماخوذ از مسائل بہشتی زیور)

اذان سے متعلق۔ ① اذان کا ایسی جگہ سے کہنا کہ محلہ کے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک آواز جائے۔ ② اذان کھڑے ہو کر کہنا، اگر کوئی بیٹھے بیٹھے اذان کہے تو مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرنا چاہیے۔ ہاں اگر مسافر ہو یا مقیم، اذان صرف اپنی نماز کے لیے کہے تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں۔ ③ اذان کا بلند آواز سے کہنا، اگر صرف اپنی نماز کے لیے کہے تو

اختیار ہے مگر پھر بھی زیادہ ثواب بلند آواز میں ہو گا۔④ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔⑤ اذان کے الفاظ کا ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کا جلد از جلد ادا کرنا سنت ہے، یعنی اذان کی تکبیروں میں ہر دو تکبیروں کے بعد اس قدر سکوت کرے کہ سننے والا اس کا جواب دے سکے اور تکبیر کے علاوہ اور الفاظ میں ہر ایک لفظ کے بعد اسی قدر سکوت کر کے دوسرا لفظ کہے۔(مسائل بہشتی زیور)

نومولود بچے کے کان میں اذان واقامت۔ جب بچہ پیدا ہو تو نہلانے کے بعد بچہ کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر اور قبلہ رخ ہو کر بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ پر اپنا چہرہ دائیں طرف کو اور حَيَّ عَلَى الفَلَاحِ پر اپنا چہرہ بائیں طرف کو موڑلے۔☆ بعض اوقات کسی وجہ سے نومولود کو جلدی نہیں نہلاتے، اس کی وجہ سے اذان میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔☆ بچے کو کپڑے سے صاف کر کے اذان کہی جاسکتی ہے۔ اگر غفلت یا لاعلمی سے کچھ دن گزر گئے تب بھی جب معلوم ہو اذان کہی جائے۔(مسائل بہشتی زیور)

نماز کے علاوہ جن موقعوں پر اذان کہنا مستحب ہے۔ ① جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا۔ ② رنج وغم میں مبتلا شخص کے کان میں۔ ③ مرگی کے مریض کے کان میں۔ ④ جو شخص غصہ وغضب کی حالت میں ہو اس کے کان میں۔ ⑤ بدمزاج انسان یا جانور کے کان میں۔ ⑥ اہل باطل کے ساتھ لڑائی کی شدت کے وقت۔ ⑦ آتش زدگی کے وقت۔ ⑧ جہاں آسیب یعنی جن کا اثر ہو اور وہ تکلیف دیتا ہو۔ ⑨ جب مسافر جنگل میں رستہ بھول جائے اور کوئی بتلانے والا نہ ہو۔ ان مواقع کے علاوہ اور موقعوں پر اذان کہنا مکروہ ہے، مثلاً ☆ دفن کرتے وقت یا دفن کے بعد قبر کے پاس اذان کہنا۔ ☆ بارش کے تسلسل کے وقت۔(مسائل بہشتی زیور)

انگوٹھے چومنا۔ اذان کے دوران اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ سن کر انگوٹھے چومنے اور آنکھوں پر لگانے کا جو رواج ہے یہ خلاف سنت رسم ہے، اسے چھوڑ دینا چاہیے۔

جمعہ اور روزانہ کی پانچ نمازوں کی کل رکعتوں کا نقشہ

نام نماز	سنت مؤکدہ	غیر سنت مؤکدہ	فرض	سنت مؤکدہ	نوافل	وتر	کل رکعتیں
فجر	۲		۲				۴
ظہر	۴		۴	۲	۲		۱۲
عصر		۴	۴				۸
مغرب			۳	۲	۲		۷
عشاء		۴	۴	۲	۴	۳	۱۷
جمعہ	۴		۲	۴ ۲	۲		۱۴

فرض نماز اللہ تعالیٰ کے دربار عالیہ کی خاص الخاص حضوری ہے، اسی لیے وہ اجتماعی طور پر اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کر لیا جائے اور ملأ اعلیٰ سے ایک قرب و مناسبت پیدا کر لی جائے۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں (فرضوں کے علاوہ) پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا، وہ بارہ یہ ہیں، چار سنتیں ظہر سے پہلے، دو سنتیں ظہر کے بعد، دو سنتیں مغرب کے بعد، دو سنتیں عشاء کے بعد اور دو سنتیں فجر سے پہلے۔ (ترمذی)

نبی کریم ﷺ نے فجر کی دو سنتوں کو دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے اس سے بہتر قرار دیا ہے۔ (مسلم) فرمایا کہ فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑے تمہیں دوڑا رہے ہوں۔ (سنن ابی داؤد) فجر سے پہلی دو رکعتوں کا آپ ﷺ بہت ہی اہتمام فرماتے تھے (بخاری و مسلم) فجر کی دو سنتوں جو نماز باجماعت سے پہلے نہ پڑھ سکے وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔ (جامع ترمذی) باقی نوافل و سنن کی بھی فضائل موجود ہیں۔

نماز پڑھنے کا طریقہ۔

نماز کی نیت کر کے اللہ اکبر کہے اور اللہ اکبر کہتے وقت مرد اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جب کہ عورت اپنے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھائے لیکن ہاتھوں کو دوپٹہ سے باہر نکالے، اگر ہاتھوں کو مذکورہ حد تک اٹھانے کے بعد اللہ اکبر کہے تو یہ زیادہ بہتر ہے، پھر مرد تو اپنے ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ وہ اپنے ہاتھ سے بایاں پہنچا پکڑے جب کہ عورت اپنے ہاتھ سینے پر باندھ لے اور دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور خوبیوں والی

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے

وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اس کے بعد تعوذ پڑھیں

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اس کے بعد سورۃ الفاتحہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳)

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو رحمن ورحیم ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۴) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (۵)

قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں،

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۶) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

ہمیں سیدھا راستہ دکھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر تونے انعام کیا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (۷) آمین

نہ کہ ان لوگوں کا جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے۔ الٰہی قبول فرما۔

جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ مقتدی کو نہیں پڑھنی چاہیے، ہاں اگر اکیلے میں کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سورۃ الفاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ جب سورۃ الفاتحہ مکمل ہو جائے تو آہستہ سے آمین کہنی چاہیے۔ اس کے بعد سورۃ الاخلاص یا کوئی اور سورۃ جو اسے یاد ہو وہ پڑھے۔

سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (۱) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (۳) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (۴)

اے حبیب مکرم! فرما دیجیے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی وہ کسی سے جنا گیا ہے، اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

سورۃ کے ختم پر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، رکوع کرتے وقت مرد اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنے مضبوطی سے پکڑے اور انگلیاں کھلی رکھے، بازو اپنے پہلو سے الگ رکھے، دونوں پاؤں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے، پیٹھ سر کے ساتھ برابر رکھے، رکوع کے دوران اپنے پاؤں کے درمیان میں دیکھے اور رکوع کی تسبیح تین بار، پانچ بار، سات بار یا نو بار پڑھے۔ رکوع کی تسبیح یہ ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا ہے۔

اس کے بعد

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ

اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں، اگر امام کے پیچھے مقتدی ہیں تو پھر امام یہ الفاظ کہے گا اور مقتدی سیدھا کھڑا ہو کر یہ الفاظ

رَبَّنَا لَكَ الحَمدُ پڑھیں

اے ہمارے رب! تیرے لیے تمام تعریف ہے۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں، زمین پر پہلے گھٹنے رکھے، پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھے، پھر ہاتھوں کے بیچ میں پیشانی رکھے، پھر ناک لگائے، بعض کے نزدیک ناک پیشانی سے پہلے لگائے، مرد حضرات سجدہ میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے جدا رکھیں، کہنیوں کو زمین سے اٹھا کر رکھے اور پیر کھڑے رکھے اور ہاتھ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھے جب کہ عورت پاؤں کھڑے نہ کرے بلکہ داہنی طرف کو نکال دے اور خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بانہیں دونوں پہلو سے ملادے اور دونوں بانہیں زمین پر رکھ دے اور سجدے میں تین یا پانچ یا سات بار

سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ کہے

پاک ہے میرا پروردگار بڑی شان والا۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھے اور سیدھے بیٹھ جائے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور کم از کم تین بار سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ کہے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے اٹھ کھڑا ہو جائے، زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اٹھے، بلکہ اپنی ران پر گھٹنوں کے سروں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اٹھے، پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہتھیلی پھر گھٹنے اٹھائے، سیدھا کھڑا ہو کر ہاتھ باندھ لے، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ پڑھ کر سورۃ الفاتحہ پڑھے، پھر اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملائے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے،

وہاں اسی طرح عمل کرے جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا، یوں وہ دوسری رکعت مکمل کرے۔

جب دوسرا سجدہ کر چکے تو بائیاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے، انگلیاں قبلہ کی طرف عام حالت کی طرح رکھے اور انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں جب کہ عورت بائیں کولہے پر بیٹھے اور اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دے اور دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر اور انگلیاں خوب ملا کر رکھے پھر التحیات کے یہ کلمات پڑھے

تشہد کے کلمات

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

تمام زبانوں کی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدن کی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اللہ کی برکتیں ہوں۔

السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

جب کلمہ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر لا الہ کہنے کے وقت کلمہ کی انگلی اٹھائے اور الا اللہ کہنے کے وقت جھکا دے، مگر عقد و حلقہ کی ہیئت کو آخر نماز تک باقی رکھے، یعنی حلقہ بنائے رکھے، اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو اس سے زیادہ اور کچھ نہ پڑھے بلکہ فوراً اللہ اکبر کہہ کے اٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعتیں اور پڑھ لے اور فرض نماز میں پچھلی دو

رکعتوں میں الحمد کے ساتھ اور کوئی سورت نہ ملائے، جب چوتھی رکعت پر بیٹھے تو پھر التحیات پڑھ کے یہ درود شریف پڑھے

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

اے میرے اللہ! حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر رحمت نازل فرما، اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اولاد پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ

جس طرح آپ نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

بے شک آپ تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہیں

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

اے میرے اللہ! برکت دے حضرت محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو اور ان کی اولاد کو

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ

جس طرح آپ نے برکت دی ابراہیم کو اور اولاد ابراہیم کو

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

بے شک آپ تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہیں

درود شریف کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں میں وہ کوئی سی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے جو قرآن کریم میں موجود ہے یا حدیث شریف میں آئی ہے، کوئی ایک دعا مخصوص نہیں۔

① اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے، تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے، پس مجھے اپنی خاص بخشش کے ساتھ معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

② رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝
رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنادے، میری اولاد کو بھی اور ہمارے پروردگار!میری دعا قبول فرما۔اے ہمارے پروردگار! مجھے معاف کردے، میرے والدین کو معاف کردے، ایمان والوں کو معاف کردے جس دن قیامت کے دن عملوں کا حساب ہونے لگے۔

③ رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النَّارِ

اے ہمارے پروردگار!ہمیں دنیامیں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا فرما،اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالیجیے۔

سلام پھیرنے کا طریقہ۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیرے اور یوں کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر بائیں طرف سلام پھیرے اور یوں کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سلام کرتے وقت فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور نماز باجماعت کے ساتھ پڑھے تو جو لوگ دائیں جانب ہیں ان کی دائیں طرف سلام پھیرتے وقت نیت کرے اور مقتدی امام کی بھی نیت کرے، اگر امام دائیں طرف ہے تو دائیں طرف کے سلام میں نیت کرے اور اگر بائیں طرف ہے تو بائیں طرف کے سلام میں نیت کرے اور اگر بالکل سامنے ہے تو دونوں طرف کے سلام میں اس کی نیت کرے اور امام مقتدیوں اور فرشتوں پر سلام کرنے کی نیت کرے۔

سلام کے بعد ذکرودعا

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ یعنی کس وقت کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخری رات کے درمیان (وقت تہجد) اور فرض نمازوں کے بعد۔(جامع ترمذی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، حضرت معاذ نے عرض کیا، یارسول اللہ! مجھے بھی آپ ﷺ سے محبت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی لیے میں تجھ سے یہ کہتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی اسے نہ چھوڑو

رَبِّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے میرے پروردگار! اپنے ذکر پر میری مدد کر، اپنے شکر پر میری مدد کر، اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد کر۔

حضرت نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ فرماتے تھے، اور یوں فرماتے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ (مسلم)

اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے، سلامتی تیری طرف سے ہی ہے، تو برکت والا ہے، اے عظمت اور بزرگی والے۔

حضرت نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں فرمایا کرتے تھے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا اور یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اس کی حکومت اور فرمانروائی ہے، وہی حمد وستائش کا مستحق ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت ہے، اے اللہ! جو کچھ تو کسی کو دے کوئی اسے روک سکنے والا نہیں اور جس چیز کے نہ دینے کا تو فیصلہ کرے کوئی اسے دے سکنے والا نہیں اور کسی سرمایہ والے کو اس کا سرمایہ تجھ سے بے پرواہ نہیں کر سکتا۔ (بخاری کتاب الدعوات)

حضرت نبی کریم ﷺ سلام پھیرنے کے بعد نماز کے ختم پر فرمایا کرتے تھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (مسلم)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی حکومت اور فرمانروائی ہے، وہی حمد وستائش کا مستحق ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، گناہوں سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت سب اللہ ہی کے ارادہ سے ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، سب نعمتیں اسی کی ہیں، فضل واحسان اسی کا ہے، اچھی تعریف بھی اسی کے لیے ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم پورے اخلاص کے ساتھ اسی کی بندگی کرتے ہیں، اگرچہ کافروں کو کتنا ہی برا لگے۔

نبی کریم ﷺ نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (بخاری)

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بزدلی سے، تیری پناہ چاہتا ہوں بخل وکنجوسی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں نکمی عمر (یعنی ایسے بڑھاپے سے جس میں حواس اور قویٰ سلامت نہ رہیں اور آدمی بالکل نکما اور دوسروں کے لیے بوجھ بن جائے) اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے۔

حضرت نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرتے تھے،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
ایک بار کہتے تھے۔ (صحیح مسلم)

دوسرے مقام پر سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے آپ ﷺ نے ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھنے کی ترغیب بھی دی ہے۔

دعا مانگنے کا طریقہ ۔ دعا مانگنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں کو دعا کے لیے سینہ یا کندھوں تک اٹھائے، دونوں ہاتھ آپس میں ملے ہوئے ہوں، انگلیوں کا رخ کعبہ کی طرف، ہتھیلیوں کا رخ منہ کی طرف ہو، جب ہاتھ اچھی طرح کھڑے کرلے، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ پڑھے، پھر درود شریف پڑھے، پھر دعا مانگے، اگر عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں ہی پڑھے، نہایت عاجزی اور خشوع سے دعا مانگے، قبولیت کی امید رکھے، بلند آواز کی بجائے آہستہ آہستہ دعا مانگے، دعا کے آخر میں پھر درود شریف پڑھے، دعا کے ختم پر اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر پھیرے، حضرت نبی کریم ﷺ اس قدر ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی، دعا پختہ عزم وارادے کے ساتھ مانگنی چاہیے، زاری اور الحاح بھی ہونا چاہیے، رونے دھونے کے ساتھ دعا مانگنا چاہیے۔ دعا میں اختصار کی بجائے خوب وقت صرف کرنا چاہیے۔

علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں دعا مانگنے کے بہت سے آداب تحریر فرمائے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ انسان قبولیت کی نیت سے دعا کرے، دعا میں جلد بازی نہ کرے کہ جو مانگا وہ فوراً ملنا چاہیے، نیک اعمال کے وسیلے سے دعا مانگنی چاہیے، جیسے غار میں چھپنے والے ان تین آدمیوں کا واقعہ مشہور ہے کہ انہوں نے اپنے اپنے خالص نیک اعمال کا وسیلہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا تھا، انسان دعا میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرے، تضرع، خشوع اور خضوع سے دعا کرنی چاہیے، دعا میں عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرنا چاہیے، اپنی ظاہری حالت وصورت میں بھی عاجزی کا اظہار ضروری ہے، مختصر اور پراثر کلمات کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔

نماز وتر اور دعائے قنوت

عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد جو تین رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اسے نماز وتر کہا جاتا ہے، یہ تین رکعت نماز واجب ہے، وتروں کی پہلی دو رکعتیں اسی طرح پڑھی جاتی ہیں جس طرح عام نماز پڑھی جاتی ہے، دو رکعتیں پڑھنے کے بعد قعدہ کیا جاتا ہے، التحیات

پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، تیسری رکعت میں الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر پھر ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور دعائے قنوت پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

اے میرے اللہ! بے شک ہم آپ سے مدد مانگتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ

اور ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور آپ پر بھروسہ کرتے ہیں

وَنُثْنِی عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ

اور آپ کی اچھی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا شکر کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے

وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ

اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو آپ کی نافرمانی کرے

اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّی

اے میرے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی کے لیے نماز پڑھتے ہیں

وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ

اور سجدہ کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف دوڑتے ہیں اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں

وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ

اور ہم آپ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں ۔

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

بے شک آپ کا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

چند مسائل۔ وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق سے پہلے تک بلا کراہت ہے۔ اگر کسی شخص کو دعائے قنوت یاد نہیں تو وہ یہ دعا پڑھ سکتا ہے

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اگر کسی کو یہ بھی نہیں یاد تو وہ شخص تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا تین بار یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی۔

وتر کی تینوں رکعتوں کے ساتھ سورت کو ملانا چاہیے۔

وتر کے لیے کوئی خاص سورت پڑھنا مقرر نہیں بلکہ جہاں سے چاہے پڑھے لیکن نبی کریم ﷺ سے پہلی رکعت میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعلیٰ** اور دوسری میں **قل یاایها الکافرون** اور تیسری میں **قل هو الله احد** پڑھنا حدیثوں میں آیا ہے، اس لیے ان کا پڑھنا مستحب ہے، البتہ کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھا کرے۔

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا جائز ہے بلکہ افضل ہے، رمضان المبارک کے علاوہ اور دنوں میں جماعت سے نہ پڑھے۔

جو شخص کھڑے ہونے پر قادر ہو اس کو بیٹھ کر وتر پڑھنا اور بلا عذر گھوڑے پر سواری کی حالت میں نماز وتر پڑھنا جائز نہیں۔

اگر کوئی شخص صاحب ترتیب ہے اور اس کو یہ یاد ہے کہ اس نے وتر کی نماز نہیں پڑھی اور وقت میں بھی گنجائش ہے تو وہ فجر کی نماز سے پہلے وتر کی نماز پڑھے، اگر اس نے پہلے فجر کی نماز شروع کی تو اس کی فجر کی نماز فاسد ہو گی۔

جس شخص کو آخر شب میں جاگنے پر پورا بھروسہ ہو اس کو مستحب اور افضل یہ ہے کہ وتر آخر رات میں پڑھے اور اگر اٹھنے میں شک ہو اور قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ہی پڑھ لے۔

کوئی دعائے قنوت بھولے سے پڑھے بغیر رکوع میں چلا گیا تو بعد میں سجدہ سہو کرے۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ ہے اور کارخانہ عالم کو قائم رکھنے والا

لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

اسے اونگھ آتی اور نہ ہی نیند، جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمینوں میں ہے، اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس سفارش کر سکے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ

لوگ اس کے علم کا کسی چیز سے احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا

اس کی کرسی زمینوں اور آسمانوں پر حاوی ہے، ان دونوں کی حفاظت اسے نہیں تھکاتی۔

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

وہ عالی شان عظمت والا ہے۔

آیۃ الکرسی کے فضائل۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے آیۃ الکرسی کو قرآن کریم کی سب سے زیادہ فضیلت والی آیت قرار دیا۔ (تفسیر ابن کثیرؒ)

تفسیر ابن کثیر میں مسند احمد کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے، جس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ پر سب سے بزرگی والی آیت یہی نازل ہوئی۔ (مسند احمد)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سورۃ بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے جس گھر میں وہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ وہ آیت آیت الکرسی ہے (مستدرک حاکم)

ترمذی شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آیت الکرسی تمام آیات کی سردار ہے۔ (ترمذی)

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لے اسے جنت میں جانے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔ (ابن کثیر)

نماز تراویح اور تسبیح تراویح

رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے سنت ہے، روایات میں اس کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے، تراویح کو چھوڑنے والا گناہ گار ہے، عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بیس رکعت تروایح پڑھے، یہ نماز دو دو رکعت کرکے پڑھی جاتی ہے یہی افضل طریقہ ہے۔

تراویح کا رمضان المبارک کے پورے مہینے میں پڑھنا سنت ہے، اگرچہ قرآن مجید مہینہ تمام ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے، مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن مجید پڑھ دیا جائے تو باقی دنوں میں بھی تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

محلہ کی مسجد میں تراویح کی جماعت سنت کفایہ ہے، لہٰذا اگر کسی محلہ کے سب لوگ اپنی مسجد میں تراویح کی جماعت چھوڑ دیں تو وہ سب سنت چھوڑنے کے گنہ گار ہوں گے اور اگر بعض لوگوں نے مسجد میں جماعت کرلی تو باقی لوگوں کے ذمہ سے جماعت ساقط ہو جائے گی پھر باقی لوگوں نے اگر گھر میں اکیلے نماز پڑھی تو سنت چھوڑنے کے گناہ گار تو نہیں ہوں گے البتہ جماعت کی فضیلت سے محروم رہیں گے۔

اگر کچھ لوگوں نے گھر میں جماعت سے نماز تروایح پڑھ لی تو ان لوگوں نے جماعت کی فضیلت تو پالی لیکن مسجد کی جماعت کی فضیلت نہیں پائی کیونکہ تراویح کا جماعت سے مسجد میں ادا کرنا افضل ہے۔

ایک مسجد کی مختلف منزلوں یا مختلف حصوں میں اگر مختلف حفاظ تراویح کی علیحدہ علیحدہ جماعت کرائیں تو یہ مکروہ ہے، جب تک تراویح کی باقاعدہ جماعت رائج نہیں ہوئی تھی تو صحابہ کرام مختلف ٹکڑیوں میں جماعتیں کرلیتے تھے لیکن جب حضرت عمر نے اپنے دور خلافت میں تراویح کی باقاعدہ جماعت شروع کرائی تو سب کو ایک امام پر جمع کر دیا اور متعدد جماعتوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

پندرہ سال سے کم عمر لڑکا تراویح کا امام نہیں بن سکتا، جب کہ وہ ابھی بالغ نہ ہوا ہو۔ سامع نابالغ ہو تو اسے پہلی صف میں کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ ایک مٹھی سے کم داڑھی والے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔

تراویح بیس رکعت ۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات میں اپنے گھر سے نکلے اور لوگوں کو چوبیس رکعت (چار فرض) بیس تراویح اور تین وتر پڑھائے۔ (تاریخ الجرجان)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، معجم کبیر طبرانی ۱۱/۳۹۳)

حضرت ابن عباس ہی کی دوسری روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے مہینے میں بغیر جماعت بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی)

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے زمانے میں لوگ تیئس رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (مؤطا امام مالک) اس سے مراد بیس تراویح اور تین وتر ہیں۔

ابوالحسنات سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویحوں کے ساتھ بیس رکعت پڑھائے۔ (کنز العمال)

حضرت یحیٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب مدینہ منورہ میں رمضان شریف کے اندر بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

مسند ابی جعد میں سائب بن یزید کی روایت ہے کہ حضرت عمر کی خلافت کے زمانے میں لوگ رمضان کے مہینے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ (مسند علی بن جعد)

مرد اور عورت سب پر تراویح سنت مؤکدہ ہے، اس پر صحابہ کرام اور ان کے بعد پوری امت کا اجماع ہے۔ (جامع الرموز، المختار مع الدرر)

نماز تراویح میں چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں مستحب ہے، ہاں اگر دیر تک بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کے کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھنے میں اختیار ہے اس دوران میں چاہے تنہا نوافل پڑھے یا تسبیح وغیرہ پڑھے چاہے چپ بیٹھا رہے، بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں یہ تسبیح تین بار پڑھے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ

پاک ہے وہ زمین کی بادشاہی اور آسمان کی بادشاہی والا، پاک ہے وہ عزت اور بزرگی والا،

وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ

ہیبت اور قدرت والا، بڑائی اور دبدبے والا، پاک ہے حقیقی بادشاہ، زندہ ہے جو سوتا نہیں

وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ

اور نہ مرے گا، بہت ہی پاک اور بہت ہی مقدس ہے، ہمارا، فرشتوں کا۔

وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

اور روح الامین کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے،

نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ

ہم اللہ سے بخشش مانگتے ہیں، اور ہم آپ سے سوال کرتے ہیں،

وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

آپ کی جناب میں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں،

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ

اے میرے اللہ! ہمیں دوزخ کی آگ سے پناہ عطا کرنا،

يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ

اے پناہ دینے والے، اے پناہ دینے والے، اے پناہ دینے والے۔

احکام میت

جب انسان مرنے کے قریب ہو تو اس کے قریب اونچی آواز میں کلمہ شریف پڑھنا چاہیے تاکہ مرنے والا بھی پڑھ لے، ایسی تلقین مستحب ہے، مرنے والے کو کلمہ پڑھنے کے لیے نہیں کہنا چاہیے، کیونکہ اس کے لیے یہ سخت وقت ہوتا ہے، نامعلوم اس کے منہ سے کچھ سے کچھ نکل جائے، جب وہ کلمہ پڑھ چکے تو باقی لوگوں کو یہ کوشش نہیں کرنا چاہیے کہ وہ برابر کلمہ پڑھتا رہے، مقصد آخری بات کلمہ کا منہ سے نکلنا ہے۔

جب انسان کی سانس اکھڑ جائے اور جلدی جلدی چلنے لگے، ٹانگیں ڈھیلی پڑ جائیں کہ کھڑی نہ ہو سکیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں بیٹھ جائیں تو سمجھو کہ اس کی موت آ گئی، اس وقت کلمہ زور زور سے پڑھنا شروع کیا جائے۔

سورۃ یاسین پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے، اس کے سرہانے یا اور کہیں اس کے پاس بیٹھ کر پڑھنا چاہیے۔

مرنے والے کے قریب بیٹھ کر اس طرح کی کوئی بات نہیں کرنا چاہیے کہ اس کا دل دنیا کی طرف مائل ہو جائے، اس لیے کہ یہ وقت دنیا سے جدائی اور اللہ کی بارگاہ میں حاضری کا ہے، ایسی باتیں اس کے قریب کرنا چاہییں کہ اس کا دل دنیا سے ہٹ کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جائے، دنیا سے جانے والے کی بھلائی اور خیر خواہی اسی میں ہے۔

مرتے وقت اگر کسی کے منہ سے بری بات نکل جائے تو اس کا خیال نہ کیا جائے، اور نہ ہی اس بات کو مشہور کیا جائے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ موت کی سختی کی وجہ سے اس طرح کی بات اس کے منہ سے نکل گئی ہے۔

جب انسان کی روح نکل جائے تو اس کے اعضاء ٹھیک کر دینے چاہییں، کوئی کپڑا وغیرہ لے کر اس کی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر باندھ دیے جائیں، تاکہ منہ پھیل نہ جائے، آنکھیں بند کر دی جائیں، پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر

باندھ دیے جائیں تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں، بازو پہلو کی جانب کر دیے جائیں، پھر میت پر کوئی چادر ڈال دی جائے، پھر نہلانے اور کفنانے میں جہاں تک ممکن ہو سکے جلدی کرنا چاہیے۔

میت کا منہ وغیرہ بند کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا چاہیے

بِسمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ

فوت ہو جانے کے بعد میت کے قریب لوبان وغیرہ کی خوشبو سلگا دینا چاہیے۔

فوت ہو جانے کے بعد جب تک میت کو غسل نہ دیا جائے اس کے پاس اونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرنا چاہیے، ہاں آہستہ آہستہ پڑھا جا سکتا ہے، اگر میت کو پاک چادر سے ڈھانپا ہو تو غسل سے پہلے بھی اس کے پاس اونچی آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔

اگر کوئی شخص اچانک فوت ہو جائے تو اس کو اتنی دیر چھوڑے رکھا جائے، تجہیز و تکفین میں تاخیر کی جائے جتنی دیر میں اس کی موت کا یقین ہو جائے، موت کا یقین ہونے کی صورت میں اس کی تجہیز و تکفین کی طرف فوری توجہ دی جائے۔

جب انسان فوت ہو جائے تو اس کے مرنے کی اطلاع اس کے رشتہ داروں کو، اس کے پڑوسیوں کو، اس کے دوستوں کو کر دینا مستحب عمل ہے، مسجد سے بھی موت اور نماز جنازہ کا اعلان کرنا جائز ہے۔

مردے کو نہلانے کے لیے تخت یا بڑے تختے کو لوبان یا اگربتی وغیرہ خوشبودار چیز کی دھونی دے دی جائے، اس پر مردے کو لٹا دیا جائے، اس کے جسم پر موجود کپڑوں کو اتار لیا جائے، پھر اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کوئی کپڑا ڈال دیا جائے، تاکہ اتنا بدن چھپا رہے۔

اگر مردے کو ایسی جگہ پر غسل دیا جائے کہ جہاں سے پانی خود ہی بہہ جائے تو بہتر ہے ورنہ تختے کے نیچے ایک گڑھا کھود لیا جائے جس میں پانی جذب ہو جائے، اگر گڑھا

نہیں کھدوایا اور پانی وغیرہ پھیل گیا تو کوئی گناہ کی بات نہیں، ہاں اس سے وہاں آنے جانے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔

میت کو نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے مردے کو استنجاء کرایا جائے، اس طرح کہ اس کی رانوں اور پیشاب والی جگہ پر ہاتھ نہ لگے، اس پر نظر بھی نہ پڑے، نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کوئی کپڑا لپیٹ لے، جو کپڑا ناف سے لے کر گھٹنے تک پڑا ہوا ہے اس کے اندر تک دھلا لیا جائے، پھر اس کا وضو کروایا جائے، لیکن اسے کلی کرائی جائے اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالا جائے، نہ ہی پہنچوں تک ہاتھ دھلوائے جائیں، بلکہ پہلے منہ دھلوایا جائے، پھر ہاتھ کہنی سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پیر، تین دفعہ روئی تر کرکے اس کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر دی جائے اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیر دی جائے تو بھی جائز ہے۔

اگر مرنے والا ناپاکی کی حالت میں مر جائے، تو اسی طرح منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے۔

میت کی ناک، منہ اور کانوں میں اس طرح روئی رکھی جائے کہ اسے وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جائے، وضو کرانے کے بعد صابن وغیرہ سے اس کا سر دھویا جائے کہ وہ صاف ہو جائے، پھر مردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نیم گرم تین بار سر سے پیر تک ڈالا جائے، یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پہنچ جائے، پھر داہنی کروٹ پر لٹا دیا جائے، اور اسی طرح سر سے پیر تک تین بار اتنا پانی ڈالا جائے کہ دائیں کروٹ تک پہنچ جائے، اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھا دیا جائے اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملا جائے اور دبایا جائے، اگر اس کے پیٹ سے کوئی گندگی وغیرہ نکلے تو اسے صاف کر دیا جائے، اس گندگی وغیرہ کے نکلنے کی وجہ سے وضو اور غسل کا کچھ نقصان نہیں ہوا، دوبارہ ضرورت نہیں، اس کے بعد پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا دیا جائے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین بار ڈالا جائے، پھر سارا بدن کسی کپڑے سے صاف کیا جائے اور کفن پہنایا جائے۔

بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو کوئی ضروری نہیں، یہی سادہ پانی نیم گرم کافی ہے، اس سے اسی طرح تین بار نہلایا جائے، بہت تیز گرم پانی سے مردے کو نہیں نہلانا چاہیے، مردے کو نہلانے کا یہ طریقہ سنت کے مطابق ہے، اگر کوئی اس طرح نہ نہلا سکا بلکہ ایک ہی بار بدن کو دھوڈالے تو بھی فرض ادا ہو گیا۔

جب میت کو کفن پر رکھا جائے تو اس کے سر پر عطر وخوشبو وغیرہ لگائی جائے، میت مرد ہو تو اس کی داڑھی پر بھی عطر وخوشبو وغیرہ لگائی جائے، پھر پیشانی، ناک، اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دی جائے، کفن کو عطر لگانا، کان میں پھریری رکھنا، کفن پر کوئی عبارت لکھنا، کفنی لکھنا وغیرہ کی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔

میت کو غسل دینا زندہ مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اسی طرح تجہیز و تکفین، نماز جنازہ و تدفین بھی فرض کفایہ ہے، اگر کوئی میت غسل، کفن یا نماز جنازہ کے بغیر دفن کر دی جائے تو وہ تمام مسلمان جن کو اس کی خبر تھی گناہ گار ہوں گے۔

غسل میں میت پر ایک بار پانی بہانا فرض اور تین بار مسنون ہے۔

اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا تو جس وقت نکالا جائے اس کو غسل دینا فرض ہے، پانی میں ڈوبنا غسل کے لیے کافی نہ ہو گا اس لیے کہ میت کو غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں ان کا کوئی فعل نہیں ہوا، ہاں نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائے گا، اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے اور کسی طرح سے پانی پہنچ جائے تب بھی اس کو غسل دینا فرض رہے گا۔

کفن

مرد کا کفن تین کپڑے ہیں، ایک چادر، ایک ازار، اور ایک کرتہ۔

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے، ایک کرتہ، دوسرے ازار، تیسرے سینہ بند، چوتھے چادر اور پانچویں سر بند (دوپٹہ)

کفن کی لمبائی۔ مرد اور عورت دونوں کے لیے ازار کی لمبائی سر سے پاؤں تک ہے اور چادر کی لمبائی ازار سے ایک بالشت زیادہ ہے اور کرتہ کی لمبائی گردن سے پاؤں تک ہے، کرتہ میں نہ کلیاں ہوں نہ آستین ہوں۔

عورتوں کے لیے سر بند تین ہاتھ لمبا ہو، عورتوں کے لیے سینہ بند اگر بغل سے لے کر رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی درست ہے۔ جو چادر جنازہ کے اوپر یعنی چارپائی پر ڈالی جاتی ہے وہ کفن میں شامل نہیں ہے، کفن اتنا ہے جتنا بیان ہوا۔

مرد کو کفنانے کا طریقہ۔ کفن دینے سے پہلے اسے لوبان کی دھونی دے دینی چاہیے، مرد میت کے لیے پہلے چادر بچھائی جائے، اس کے اوپر ازار، اس کے اوپر کرتہ بچھایا جائے۔ پھر میت کو اس کے اوپر لے جاکر پہلے کرتہ پہنایا جائے، پھر اوپر ازار پہلے بائیں طرف لپیٹی جائے، پھر دائیں طرف، پھر چادر پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف لپیٹی جائے۔

عورت کو کفنانے کا طریقہ۔ پہلے چادر بچھائی جائے، پھر ازار، اس کے اوپر کرتہ، پھر مردے کو اس کے اوپر لے جاکر پہلے کرتہ پہنایا جائے اور سر کے بالوں کو دو حصوں میں کرکے کرتے کے اوپر سینہ پر ڈال دیا جائے، ایک حصہ دائیں طرف اور دوسرا حصہ بائیں طرف، اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دیا جائے، اسے باندھا جائے اور نہ ہی لپیٹا جائے، پھر ازار لپیٹ دی جائے، پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف، اس کے بعد سینہ بند باندھا جائے، پھر چادر لپیٹ دی جائے، پہلے بائیں طرف پھر دائیں طرف۔

مرد ہو یا عورت کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن باندھ دیا جائے اور ایک پٹی سے کمر کے پاس بھی باندھ دیا جائے کہ راستہ میں کہیں کھل نہ پڑے۔

جو لڑکا قریب البلوغ ہو اس کا کفن بالغ کے کفن کی طرح ہے اور جو لڑکا بہت چھوٹا ہو اس کے لیے کفن کا ایک کپڑا بھی جائز ہے، لیکن زیادہ بہتر یہی کہ اس کو بھی تین کپڑوں میں کفن دیا جائے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے اس میت کے لیے دعا ہے، میت پر نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے یعنی اگر کسی نے بھی اس پر نماز نہ پڑھی تو جن جن لوگوں کو معلوم تھا وہ گناہ گار ہوں گے اور اگر ایک شخص نے بھی نماز جنازہ پڑھ لی تو فرض کفایہ ادا ہو گیا، کیونکہ جماعت نماز جنازہ کے لیے شرط یا واجب نہیں ہے۔

نماز جنازہ کے فرائض۔ نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں، ① چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا، ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جائے گی۔ ② قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا جس طرح فرض واجب نمازوں میں قیام فرض ہے اور بغیر عذر کے اس کا ترک جائز نہیں۔

نماز جنازہ کی سنتیں۔ نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں۔ ① اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔ ② نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا۔ ③ میت کے لیے دعا کرنا۔

نماز جنازہ کی شرائط۔ نماز جنازہ کی پانچ شرائط ہیں، ① میت کا مسلمان ہونا، ② میت کا پاک ہونا۔ ③ میت کے کفن کا پاک ہونا۔ ④ میت کے ستر کا ڈھکا ہونا۔ ⑤ میت کا نمازیوں کے سامنے ہونا۔

نیت۔ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے جنازہ پڑھنے والا اپنے دل میں یوں نیت کرے، چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ، ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے، درود شریف واسطے نبی کریم ﷺ کے، دعا واسطے اس میت کے، اگر ان الفاظ کو زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

نماز جنازہ کا مسنون طریقہ۔ میت کو سامنے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے اور سب لوگ میت کے لیے نماز جنازہ کی نیت کریں، نیت کر کے دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں تک اٹھا کر ایک بار اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ نماز کی طرح باندھ لیں، پھر ثناء، پھر دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، پھر تیسری تکبیر کے بعد دعا پڑھیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔ ہاتھ صرف پہلی بار اٹھانے ہیں۔

پہلی تکبیر کے بعد ثناء۔ جنازے کی پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھی جاتی ہے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور خوبیوں والی

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان اونچی ہے

وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور بڑی ہے تعریف تیری اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جائے، افضل اور بہتر وہ درود شریف ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔

تیسری تکبیر کے بعد دعا۔ بالغ مرد اور بالغ عورت کی میت پر یہ دعا پڑھی جائے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا

اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں کو، بخش دے ہمارے مردوں کو،

وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا

بخش دے ہمارے حاضرین کو، بخش دے ہمارے غیر حاضروں کو،

وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا

بخش دے ہمارے چھوٹوں، بڑوں، مردوں، عورتوں کو،

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھیے،

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

ہم میں سے جسے تو موت دے تو اسے ایمان پر موت نصیب فرما۔

چوتھی تکبیر کے بعد دائیں طرف سلام پھیر دیں اور بائیں طرف سلام پھیر دیں۔ اس کے بعد میت اٹھالی جائے، آہستہ آہستہ کلمہ شریف اور ذکر کرتے جائیں، دفن کرنے کے بعد خشوع اور خضوع سے میت کی مغفرت کے لیے دعا مانگیں۔

نابالغ لڑکے کے لیے دعا۔ اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو یا ایسے مرد کی ہو جو نابالغی کی عمر سے جنون کے مرض میں مبتلا تھا تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور اس میں دعا یہ پڑھی جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا

اے اللہ! اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے سامان کرنے والا بنا دے،

وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا

اور اس کو ہمارے لیے اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنا دے۔

وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اور بنا دیجیے اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والا، جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی کے لیے دعا۔ اگر میت نابالغ لڑکی کی ہو یا ایسی عورت کی جو بچپن سے مجنون ہو تو یہی دعا تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اس کے جنازہ پر پڑھی جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا

اے اللہ! اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے سامان کرنے والی بنا دے،

وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا

اور اس کو ہمارے لیے اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والی بنا دے۔

وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

اور بنا دیجیے اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی، جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

اگر کسی آدمی کو نماز جنازہ کی یہ دعائیں یاد نہیں ہیں تو وہ صرف اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہہ دے تو کافی ہے، اگر یہ بھی یاد نہیں تو صرف چار تکبیریں ہی کہہ لے، تب بھی نماز جنازہ ہو جائے گی اس لیے کہ یہ دعائیں فرض نہیں بلکہ سنت ہیں۔

چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھائے بغیر کھول دیے جائیں اور سلام پھیر دیا جائے، اگر ہاتھ باندھے باندھے سلام پھیر دے تو بھی گنجائش ہے، کوئی حرج نہیں۔

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا۔

اَلسَّلَامُ عَلَیکُم یَا اَھلَ القُبُورِ یَغفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُم

اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش کرے،

اَنتُم سَلَفُنَا وَنَحنُ بِالاَثَرِ

تم ہم سے پہلے جا چکے ہو ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت کی دعا۔ میت کا دفن کرنا فرض کفایہ ہے جس طرح اس کا غسل اور نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت اتارنے والے یہ دعا پڑھیں

بِسمِ اللہِ وَبِاللہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُولِ اللہِ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر۔

قبر پر مٹی ڈالتے وقت کی دعا۔ قبر پر مٹی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھی جائے

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُ كُمْ

ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا، اسی میں ہم تمہیں لوٹائیں گے،

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

اور اسی مٹی سے ہم دوسری بار تمہیں نکالیں گے۔

سرہانے کی طرف تلقین۔ میت کو دفن کرنے کے بعد ایک شخص میت کے سرہانے کی طرف کھڑا ہو جائے اور وہاں سورۃ البقرہ کے پہلے رکوع میں سے اُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ تک یہ آیات پڑھے۔

اَعُوذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الم (۱) ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ (۲) الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۳) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (۴) أُولَئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵)(سورة البقرہ)

پائنتی کی طرف تلقین۔

دوسرا شخص میت کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ البقرہ کا آخری رکوع پڑھے۔

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم

آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۲۸۵) لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (۲۸۶)

تلقین کے بعد میت کے لیے دعا۔

حضرت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میت پر یہ دعا کیا کرتے تھے،

اللهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ

اے اللہ ! اسے معاف فرمادے، اس پر رحم فرمادے، اسے عافیت عطا فرمادے،

وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ

اس سے درگزر فرمادے، اس کی مہمانی کو عزت والی بنادے، اس کی قبر کو کشادہ کردے،

وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا

اسے پانی، برف، اور اولوں کے ساتھ دھو دیجیے، اسے خطاؤں سے پاک کر دیجیے۔

كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا ہے،

وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ

اس کو اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر عطا فرمادے،

وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ

اس کے گھر والوں سے اچھے گھر والے اسے عطا فرمادے،

وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

اسے اس جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرمادیجیے، اسے جنت میں داخل فرمادیجیے،

وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (مسلم شریف)

اسے قبر کے عذاب سے بچالیجیے، اسے دوزخ کے عذاب سے بچالیجیے۔

حضرت نبی کریم ﷺ سے یہ دعا بھی ثابت ہے

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا

اے اللہ! تو ہی اس کا رب ہے، تو نے ہی اسے پیدا کیا ہے،

وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا

تو نے ہی اسے اسلام کی طرف ہدایت دی ہے، تو نے ہی اس کی روح قبض کی ہے،

وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا

تو اس کی چھپی اور اس کی ظاہر باتوں کو خوب جانتا ہے،

جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا

ہم اس کے سفارشی ہو کر آئے ہیں، اس لیے اسے معاف فرمادیجیے۔

میت کی قبر کم از کم اس کے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے اور قد سے زیادہ نہ ہونی چاہیے۔ جب قبر تیار ہو جائے تو میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارا جائے۔ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے، اتارنے والے قبلہ رو ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں، اس طرح اتارنا مستحب ہے۔ قبر میں اتارنے والوں کا طاق یا جفت ہونا مسنون نہیں، نبی کریم ﷺ کو آپ ﷺ کی قبر میں چار آدمیوں نے اتارا تھا۔ قبر میں میت کو رکھتے وقت بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ کہنا مستحب ہے۔ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر قبلہ رو کر دینا مسنون ہے۔ قبر میں رکھ دینے کے بعد کفن کی گرہیں کھول دینی چاہییں۔

عورت کو قبر میں اتارنے والے ذی محرم ہونے چاہییں۔ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے۔

نماز جمعہ

حضرت نبی کریم ﷺ نے جمعہ کو تمام دنوں سے بہتر قرار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو ضرور قبول ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن افضل ہے، اس دن کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو، تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

آداب جمعہ۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعہ کا اہتمام جمعرات کے دن سے کرے، جمعرات کے دن عصر کے بعد استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف کر رکھے، اگر خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا کر رکھے تا کہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول نہ ہونا پڑے۔ پھر جمعہ کے دن غسل کرے، سر کے بالوں اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے۔

جمعہ کے دن جامع مسجد میں جلدی جائے، جو شخص جس قدر جلدی جائے گا اسی قدر اسے ثواب زیادہ ملے گا۔ جمعہ کی نماز کے لیے پیدل جانے میں ایک سال روزہ رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔ جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ (مسائل بہشتی زیور)

نماز جمعہ پڑھنے کا طریقہ۔ جمعہ کی پہلی اذان ہونے کے بعد خطبہ کی اذان ہونے سے پہلے چار رکعت سنت پڑھے۔ یہ سنت مؤکدہ ہیں، پھر خطبہ کے بعد جمعہ کے دو رکعت فرض امام کے ساتھ پڑھے، پھر چار رکعت سنت پڑھے، یہ سنتیں بھی مؤکدہ ہیں، پھر اس کے بعد دو رکعت سنت پڑھے، یہ دو رکعت بھی بعض حضرات کے نزدیک مؤکدہ ہیں۔

نماز جمعہ فرض ہونے کی شرطیں۔ آزاد آدمی پر جمعہ ہے، غلام پر جمعہ واجب نہیں ہے۔ مرد پر جمعہ ہے عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے، تندرست آدمی پر جمعہ ہے، مریض پر جمعہ فرض نہیں ہے، مریض سے مراد وہ شخص ہے جو جمعہ کے لیے پیدل مسجد تک نہ جا سکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے اچھا ہو گا۔

نفل نمازیں۔

بعض نوافل کا ثواب بہت زیادہ ہے، اس لیے اور نوافل سے ان کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے، تھوڑی سی محنت سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے، وہ یہ ہیں، (۱) نماز تہجد۔ (۲) نماز اشراق۔ (۳) نماز چاشت۔ (۴) نماز اوّابین۔ (۵) نماز تسبیح (۶) تحیۃ الوضو۔ (۷) تحیۃ المسجد۔ (۸) سفر کے نوافل۔

نماز تہجد۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا، فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیان رات کی نماز ہے یعنی تہجد۔ (مسلم شریف) آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری اور درمیانی حصے میں ہوتا ہے، پس اگر تم سے ہو سکے کہ تم ان بندوں میں سے ہو جاؤ جو اس مبارک وقت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو تم ان میں سے ہو جاؤ۔ (ترمذی شریف)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا مالک اور رب ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے، کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں؟ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم تہجد کی نماز ضرور پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قرب الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی ہے۔ (ترمذی شریف)

تہجد کی کم سے کم چار رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں، اگر وقت نہ ہو تو دو ہی رکعتیں سہی، اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کے بعد پڑھ لے، مگر ویسا ثواب نہیں ہو گا، تہجد کے بغیر کوئی شخص درجہ ولایت کو نہیں پہنچ سکتا۔

نماز اشراق۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھے، پھر بیٹھا ذکر اللہ کرتا رہے یہاں تک کہ سورج نکل آئے، پھر دو رکعت نفل پڑھے تو اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ہے، راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مکمل مکمل مکمل۔ (ترمذی)

اس نماز کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی نماز پڑھ چکنے کے بعد آدمی جائے نماز پر بیٹھا رہے، درود شریف، کلمہ یا کوئی اور ورد وظیفہ کرتا رہے، اللہ کی یاد میں لگا رہے، دنیا کی کوئی بات چیت نہ کرے نہ دنیا کا کوئی کام کرے، جب سورج نکل آئے اور اونچا ہو جائے تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھ لے۔

نماز چاشت۔ حضرت نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز چار رکعت پڑھا کرتے تھے اور اس سے زیادہ جتنی اللہ چاہتا اتنی پڑھتے تھے۔ (مسلم) فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے بہت ہی مختصر سی آٹھ رکعتیں پڑھیں جو کہ چاشت کی نماز تھی۔ (بخاری، مسلم) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے چاشت کے دوگانہ کا اہتمام کیا اس کے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (مسند احمد، ترمذی)

ایک حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے ابن آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر، میں دن کے آخری حصہ تک تجھے کفایت کروں گا۔ (ترمذی شریف)

اللہ کا جو بندہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے پر یقین رکھتے ہوئے صبح یعنی اشراق یا چاشت کے وقت پورے اخلاص کے ساتھ چار رکعتیں اللہ کے لیے پڑھے گا انشاء اللہ اس حدیث قدسی کے مطابق وہ ضرور دیکھے گا کہ مالک الملک دن بھر کے اس کے مسائل کو کس طرح حل فرماتا ہے۔ (معارف الحدیث ۳/۳۵۷)

جب سورج کافی بلند ہو جائے تو اس وقت دو رکعت، چار رکعت، آٹھ رکعت یا بارہ رکعت جس قدر توفیق ہو چاشت کی نماز پڑھ لی جائے۔ زوال تک یہ وقت ہے۔

نماز اوّابین۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں وہ اس طرح کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کہی تو یہ چھ رکعت اس کے لیے ثواب میں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہو جائیں گی۔(ترمذی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد بیس رکعتیں پڑھے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائیں گے۔(ترمذی)

اوابین کی نماز کم از کم چھ رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت ہیں۔

صلاۃ التسبیح / نماز تسبیح

حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب سے فرمایا کہ اے عباس! اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک بہت ہی قیمتی عطیہ نہ کروں، ایک قیمتی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں؟ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا، اگلے بھی اور پچھلے بھی، پرانے بھی اور نئے بھی، بھول چوک سے ہونے والے بھی اور جان بوجھ کر کیے جانے والے بھی، چھوٹے بھی اور بڑے بھی، ڈھکے چھپے بھی اور ظاہر بھی، وہ عمل صلاۃ التسبیح ہے۔

اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں **سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر** پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس بار کہیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی یہی کلمہ دس بار کہیں، پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس بار کہیں، پھر دوسرے سجدے میں بھی یہی کلمہ دس بار کہیں، پھر دوسرے سجدے کے بعد (کھڑے ہونے سے پہلے) یہ کلمہ دس بار کہیں، چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں، اور اس ترتیب

سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر بار کہیں، (میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ پڑھ ہی لیا کریں۔ (سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ)

اگر کوئی شخص اس تسبیح میں **ولاحول ولاقوۃ الاباللہ** کا اضافہ بھی کرلے تو یہ اور بہتر ہے۔ ان چاروں رکعتوں میں جو سورت چاہے پڑھے کوئی سورت مقرر نہیں۔

اگر کوئی شخص کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھ گیا یا بالکل چھوڑ گیا تو اگلے رکن میں بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے، مثلاً رکوع میں دس مرتبہ پڑھنا بھول گیا اور سجدہ میں یاد آیا تو سجدہ میں یہ بھولی ہوئی دس بھی پڑھے اور سجدہ کی دس بھی پڑھے۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ایک رکعت میں پچھتر بار تسبیح پڑھی جاتی ہے اور چاروں رکعتوں میں تین سو مرتبہ، اس لیے اگر چاروں رکعتوں میں تین سو کا عدد پورا ہو گیا تو انشاء اللہ صلاۃ التسبیح کا ثواب ملے گا اور اگر چاروں رکعتوں میں بھی تین سو کا عدد پورا نہ ہو سکا تو پھر یہ نماز عام نفل ہو جائے گی صلاۃ التسبیح نہ رہے گی۔

اگر صلاۃ التسبیح میں کسی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو گیا تو سہو کے دونوں سجدوں میں اور ان کے بعد کے قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں گی۔

تسبیحات کے بھول کر چھوٹ جانے یا کم ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا۔

تحیۃ الوضو۔ اس کو کہتے ہیں کہ جب وضو کرے تو وضو کے بعد (وضو سوکھنے سے قبل ہو تو زیادہ بہتر ہے) دو رکعت نفل پڑھ لیا کرے۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، لیکن جس وقت نماز مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے۔

تحیۃ المسجد۔ یہ نماز اس شخص کے لیے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، مسجد میں آنے کے بعد بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

سفر کی نماز۔ جب کوئی شخص اپنے وطن سے سفر کرنے لگے تو اس کے لیے مستحب ہے کہ دو رکعت گھر میں پڑھ کر سفر کرے اور جب سفر سے آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے، اس کے بعد اپنے گھر جائے، احادیث میں اس کی فضیلت آئی ہے۔ (ماخوذ از مسائل بہشتی زیور)

نماز استخارہ۔ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اور اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں، حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بد بختی اور کم نصیبی کی بات ہے، کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا کوئی اور کام کرے تو استخارہ کیے بغیر نہ کرے، ان شاء اللہ کبھی اپنے کیے پر پشیمان نہ ہو گا۔

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر دعا پڑھے اور اول و آخر میں حمد و ثناء اور درود شریف پڑھے۔

حبابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ اس طرح سکھاتے جس طرح قرآن سکھاتے تھے فرماتے اگر تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ پڑھے۔

دعائے استخارہ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ

اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر مانگتا ہوں،

وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

اور میں تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں۔

وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ

اور میں تجھ سے تیرا بڑا فضل مانگتا ہوں، بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا۔

وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو بہت زیادہ جاننے والا ہے۔

اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي

اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے یہ کہ یہ کام میرے لیے، میرے دین، میری معاش۔

وَعَاقِبَةِ أَمْرِي وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ

اور میرے کام کے انجام کے لحاظ سے، دنیا کے لحاظ سے یا آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے

فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي

تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے،

ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ

پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے،

وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي

اور اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے دین کے معاملے میں،

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي

میری معاش کے معاملے میں میرے کام کے انجام کے لحاظ سے،

وَعَاجِلِهِ وَآجِلِهِ

دنیا کے لحاظ سے یا آخرت کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دیجیے،

فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ

مجھے اس سے پھیر دیجیے، اور میرے لیے خیر مقدر کر دیجیے جہاں بھی ہو،

ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

پھر اس کے ذریعے تو مجھ سے راضی ہو جا۔

جہاں هَذَا الأَمر کا لفظ پڑھا جائے اس سے فوری طور پر جس کام کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے اسے ذہن میں لایا جائے۔

نماز حاجت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اسے چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی ﷺ پر درود بھیجے اور یہ پڑھے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بردبار، بزرگی والا ہے پاک ہے اللہ اور عرش عظیم کا مالک

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ۔

أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ

اے اللہ ! میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جو تیری رحمت اور تیری بخشش کا سبب ہیں ۔

وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ

اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں۔

لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ

اے اللہ !میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑیے جسے آپ معاف نہ کر دیں۔

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ

اور میرا کوئی غم ایسا نہ چھوڑیے جسے آپ دور نہ کر دیں۔

وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا

اپنی پسندیدہ میری کوئی حاجت پوری کیے بغیر نہ چھوڑیے۔

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والے۔

اگرچہ اس دعا میں انسان کو ایسا طریقہ بتایا گیا ہے جس میں کوئی چیز پیچھے باقی نہیں رہتی، مگر پھر بھی کوئی خاص چیز مانگنا چاہے تو اس کے بعد نام لے لے کر مانگے۔

نماز کے فرائض

نماز کے اندر تیرہ ⑬ فرض ہیں، ان میں سے سات فرض نماز شروع کرنے سے پہلے ادا کرنے پڑتے ہیں، ان کو شرائط نماز بھی کہتے ہیں اور چھ فرض دوران نماز ادا کیے جاتے ہیں جن کو ارکان نماز کہتے ہیں۔

فرائض نماز۔ ① بدن کا پاک ہونا۔ ② کپڑوں کا پاک ہونا۔ ③ جگہ کا پاک ہونا۔ ④ ستر کا چھپانا (مرد کا ستر ناف سے گھٹنے تک کا جسم ہے مگر عورت کا سارا جسم ستر ہے، صرف چہرہ گٹوں تک ہاتھ اور ٹخنے تک پاؤں کھلا رہے) ⑤ نماز کا وقت ہونا۔ ⑥ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ⑦ دل میں نماز کی نیت کرنا۔ ⑧ تکبیر تحریمہ کہنا یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔ ⑨ قیام یعنی کھڑا ہونا۔ ⑩ قرأت یعنی قرآن مجید پڑھنا۔ ⑪ رکوع کرنا۔ ⑫ دونوں سجدے کرنا۔ ⑬ قَعدَۂ اَخِیرَہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

واجبات نماز۔ واجبات نماز چودہ ہیں۔

① فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا۔ ② فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ ③ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب، سنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔ ④ سورۃ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔ ⑤ قرأت، رکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔ ⑥ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ ⑦ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ ⑧ تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔ ⑨ قَعدَۂ اُولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ ⑩ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ ⑪ امام کا نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کے وتروں میں آواز

سے قرات کرنا ور ظہر اور عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔ ⑫ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔ ⑬ نماز وتر میں دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ ⑭ دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سنتیں۔ نماز میں اکیس (۲۱) سنتیں ہیں۔

① تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ ② دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال میں کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔ ③ تکبیر کہتے ہوئے سر کو نہ جھکانا۔ ④ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر حاجت بلند آواز سے کہنا۔ ⑤ سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔ ⑥ ثناء پڑھنا۔ ⑦ تعوذ یعنی اعوذ باللہ اخیر تک پڑھنا۔ ⑧ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ ⑨ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ ⑩ آمین کہنا۔ ⑪ ثناء تعوذ، بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔ ⑫ سنت کے موافق قرات کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا سنت ہے، اس کے موافق پڑھنا۔ ⑬ رکوع اور سجدے میں کم از کم تین بار تسبیح پڑھنا۔ ⑭ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ ⑮ قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تسمیع (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ) اور تحمید (رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) دونوں کہنا۔ ⑯ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔ ⑰ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور ہاتھ رانوں پر رہیں۔ ⑱ تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ ⑲ قَعْدَۂ اٰخِیْرَہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔ ⑳ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔ (۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نمــاز کے مستحبات۔ نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔
① تکبیر تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکالنا۔ ② رکوع وسجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔ ③ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع کی حالت میں قدموں کی پیٹھ پر، جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر اور سلام کے وقت اپنے مونڈھوں پر نظر رکھنا۔ ④ کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔ ⑤ جمائی میں منہ بند رکھنا اور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپالینا۔

نماز کو توڑنے والی چیزیں۔ مندرجہ ذیل اٹھارہ باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
① نماز میں کلام کرنا، چاہے قصداً (جان بوجھ کر) ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ② سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا السلام علیکم یا اسی جیسا کوئی اور لفظ کہہ دینا۔ ③ سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو یَرحَمُکَ اللہ یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔ ④ کسی بری خبر پر اِنَّا للہ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلحَمدُ للہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سُبحَانَ اللہ کہنا۔ ⑤ بیماری اور درد یا رنج کی وجہ سے آہ، اُوہ یا اُف کہنا۔ ⑥ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔ ⑦ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ ⑧ قرآن شریف پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔ ⑨ عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا۔ ⑩ کھانا، پینا قصداً ہو یا بھولے سے ہو۔ ⑪ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔ ⑫ قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔ ⑬ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ ⑭ ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔ ⑮ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے، مثلاً کہے یا اللہ آج مجھے سو روپے دے دے۔ ⑯ درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ حرف ظاہر

ہوجائیں۔ ⑰ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔⑱ امام سے آگے بڑھ جانا۔

نماز کے مکروہات۔ نماز میں مندرجہ ذیل انیتس (۲۹) چیزیں مکروہ ہیں۔

① سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے لٹکا دینا۔ ② کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لیے ہاتھ سے روکنا یا بچانا۔③ اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔④ معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کرتا نماز پڑھنا۔⑤ منہ میں روپیہ، پیسہ اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا۔⑥ سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔⑦ پاخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔⑧ بالوں کو سر پر جمع کرکے چٹلا باندھنا۔⑨ کنکریوں کو ہٹانا، لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔⑩ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔⑪ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا۔⑫ قبلے کی طرف منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر ادھر دیکھنا۔⑬ کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کرکے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔⑭ کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے ہوئے بیٹھا ہو۔⑮ سجدے میں اپنی دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لیے مکروہ ہے۔⑯ ہاتھ یا سر کے اشارے سے کسی کے سلام کا جواب دینا۔⑰ بلا عذر چار زانو (یعنی آلتی پالتی) مار کر بیٹھنا۔⑱ آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لیے بند کرے تو مکروہ نہیں۔ ⑲ قصداً (یعنی جان بوجھ کر) جمائی لینا، یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔⑳ امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن قدم اگر محراب کے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔(۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا اور اگر اس کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں خالی جگہ ہو۔㉓ کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔㉔ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ

نمازی کے سر کے اوپر، سامنے یا داہنی طرف یا بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔ ㉕ آیتیں، سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔ ㉖ چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔(۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔(۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔(۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

مکروہ مقامات۔ مندرجہ ذیل آٹھ وہ مقامات ہیں جہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

(۱) قبرستان۔ (۲) شارع عام (۳) کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ۔
(۴) مویشی خانہ۔ (۵) مذبح یعنی جانوروں کے ذبح کرنے کا مقام۔
(۶) حمام یعنی غسل خانہ (۷) اصطبل۔ (۸) بیت الخلاء

سجدہ سہو۔ سہو کے معنیٰ بھول جانے کے ہیں، بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی یا زیادتی ہو کر نقصان آجاتا ہے، بعض نقصان ایسے ہیں کہ ان کو رفع کرنے کے لیے یعنی پورا کرنے کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں، اس عمل کو شریعت میں سجدہ سہو کہتے ہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور لگاتار نماز کے سجدوں کی طرح دو سجدے کرے پھر دوبارہ التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، اگر سجدہ سہو سے پہلے التحیات کے ساتھ درود شریف اور دعا پڑھ جائے تب بھی جائز ہے اگر کوئی دونوں طرف سلام پھیر کر پھر سجدہ سہو کرے تب بھی جائز ہے، بشرطیکہ سینہ قبلہ کی طرف سے نہ پھرا ہو اور نہ ہی کسی سے کوئی بات چیت کی ہو۔

جن صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

① جب کوئی نمازی سہواً سورۃ الفاتحہ پڑھنا بھول جائے۔ ② جب کوئی نمازی وتر نماز میں دعائے قنوت بھول جائے۔

③ جب کوئی نمازی تشہد میں بیٹھنا بھول جائے، اس تشہد سے مراد درمیانی تشہد ہے، کیونکہ تین یا چار رکعت کی نماز کا درمیانی تشہد واجب ہے، یا درمیانی تشہد کے بعد درود شریف بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ لے یا اتنی دیر خاموش بیٹھا رہے۔④ جب کوئی نمازی عیدین کی تکبیر چھوڑ دے تب بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔⑤ جب کوئی امام جہری نمازوں میں اخفاء کر جائے اور اخفاء والی نمازوں میں قرأت جہر پڑھ جائے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔⑥ جب کوئی نمازی فرض مکرر کر جائے مثلاً دو رکوع کرے یا تین سجدے کرے تو سجدہ سہو کرے۔⑦ جب کسی واجب کی کیفیت بدل جائے تو سجدہ سہو کرے مثلاً سورۃ الفاتحہ سے پہلے سورۃ پڑھ جائے۔ ⑧ کسی نمازی کو تعداد رکعت میں شبہ لگ جائے تو وہ کم از کم مقدار جو یقینی ہے اسے اصل قرار دے کر اس پر باقی نماز مکمل کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے، اگر کوئی نمازی چوتھی رکعت کا قصد کرے پھر پانچویں کے لیے اٹھ پڑا اور سلام نہ پھیرا اور اسے پہلا قعدہ خیال کیا مگر بعد میں یاد آگیا تو نمازی کو چاہیے کہ پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اگر اس نے پانچویں رکعت کو سجدہ کے ساتھ ملا دیا تو اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملاوے، اس طرح اس کی نماز پوری ہوگئی، آخر میں سجدہ سہو کرے، چار فرض ہوجائیں گے اور دو رکعت نفل ہوجائے گی۔

سجدہ سہو سے ایک بہت بڑی سہولت یہ ہے کہ اس سے نمازی اپنی نماز کی کمی اور زیادتی کی اصلاح اور درستی کرلیتا ہے اور اس طرح نماز کے نقص کی تلافی ہوجاتی ہے، شیطان جو مسلمانوں کو نماز میں بہکاتا ہے اور بھول کر دیتا ہے، اس کے اوپر لعنت اور پھٹکار بھیجنے کا یہ طریقہ ہے، اس طرح مسلمان نمازی اپنے رب کے سامنے مزید دو سجدے کرلیتا ہے، جو شیطان کی ناراضگی اور خفت کا سبب بنتا ہے، وہ اپنے مشن میں ناکام اور رسوا ہوجاتا ہے، خدا ان سجدوں کی بدولت نماز کی کمی اور بھول چوک کو معاف کر دیتا ہے۔

نماز عیدین

عید الفطر رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد یکم شوال اور عید الاضحیٰ دس ذی الحج کو ہوتی ہے، یہ دونوں دن اسلام میں خوشی اور عید کے دن ہیں، دونوں میں دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے، دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے، جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے اور جو شرطیں نماز جمعہ کی ہیں وہی نماز عید کی ہیں، مگر عیدین کی نماز کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے، بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، عیدوں کا خطبہ سننا بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح واجب ہے، یعنی اس وقت بولنا چالنا نماز پڑھنا سب حرام ہے، دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہوتی ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لیے اذان اور تکبیر نہیں ہوتی۔

نماز عید کی نیت۔ نیت اس طرح کریں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی دو رکعت نماز واجب مع چھ تکبیروں زائد کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔

طریقہ نماز۔ نیت کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں، پھر ثناء کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھ باندھ لیں، پھر تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رکوع کریں اور ایک رکعت پوری کریں، اس کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں، پھر امام قرأت کرے، قرأت سے فارغ ہو کر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر اسی طرح دوسری اور تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں اور پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے موافق دوسری رکعت پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر خطبہ سنیں، عیدین کے دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

خطبہ نکاح

اَلحَمدُ لِلّٰہِ نَحمَدُہ وَنَستَعِینُہ وَنَستَغفِرُہ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا وَمِن سَیِّئَاتِ اَعمَالِنَا مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہ وَمَن یُّضلِل فَلَا ھَادِیَ لَہ وَاَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہ وَرَسُولُہ یَا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنتُم مُسلِمُونَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُم مِن نَفسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنھَا زَوجَھَا وَبَثَّ مِنھُمَا رِجَالًا کَثِیرًا وَّ نِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِی تَسَآءَلُونَ بِہٖ وَالاَرحَام اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیکُم رَقِیبًا یَا اَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہ وَقُولُوا قَولًا سَدِیدًا یُّصلِح لَکُم اَعمَالَکُم وَیَغفِر لَکُم ذُنُوبَکُم وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد فَازَ فَوزًا عَظِیمًا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِن سُنَّتِی فَمَن رَّغِبَ عَن سُنَّتِی فَلَیسَ مِنِّی سُبحَانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی المُرسَلِینَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ

نکاح کے بعد کی دعا۔ ایجاب وقبول کے بعد یہ دعا پڑھیں

بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰہُ عَلَیكَ وَجَمَعَ بَینَکُمَا فِی خَیرٍ

نکاح کا مسنون طریقہ۔ نکاح کا طریقہ بہت مختصر اور سادہ سا ہے، ضروری کام ایجاب اور قبول ہیں، ایجاب اور قبول سے پہلے خطبہ پڑھا جاتا ہے، جس میں بیوی اور میاں دونوں کو نصیحتیں کی جاتی ہیں، زندگی گزارنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔

مہر کی مقدار۔ شریعت میں مہر مرد پر لازم کیا گیا ہے، مہر ادا کرنے میں عورت کی دلجوئی ہے، نبی کریم ﷺ نے مہر کی کوئی آخری حد متعین نہیں کی، کہ بس اس کے بعد مہر مقرر نہیں کیا جا سکتا، احادیث سے پتا چلتا ہے کہ بس اتنا مہر مقرر ہونا چاہیے جو بآسانی ادا ہو سکے۔

حضرت فاطمہ کا مہر۔ راجح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ کا مہر چار سو مثقال چاندی مقرر کیا گیا تھا، جس کا وزن تقریباً ۱۵۰ تولے ہوتا ہے، اس کا حساب زرگر سے لگوایا جا سکتا ہے۔

جمعہ کا پہلا خطبہ

اَلحَمْدُ للهِ عَلِيِّ الذَّاتِ عَظِيْمِ الصِّفَاتِ سَمِيِّ السِّمَاتِ كَبِيْرِ الشَّانِ○ جَلِيْلِ القَدْ رِ رَفِيْعِ الذِّكرِ مُطَاعِ الاَمْرِ جَلِي البُرْهَانِ○ فَخِيْمِ الاِسْمِ غَزيرِ الْعِلْمِ وَسِيْعِ الحِلْمِ كَثِيْرِ الغُفْرَانِ ○جَمِيْلِ الثَّنَاءِ جَزِيْلِ العَطَاءِ مُجِيْبِ الدُّعَاءِ عَمِيْمِ الاِحْسَانِ○ سَرِيْعِ الحِسَابِ شَدِيْدِ العِقَابِ اَلِيْمِ العَذَابِ عَزِيْزِ السُّلطَانِ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيْكَ لَه فِى الخَلْقِ وَالاَمْرِ○ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه اَلْمَبْعُوْثُ اِلَى الاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ ○اَلْمَنْعُوْتُ بِشَرْحِ الصَّدْرِ وَرَفْعِ الذِّكْرِ○ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ الَّذِينَ هُمْ خُلَاصَةُ العَرَبِ العَرْبَآءِ وَخَيرُ الخَلَائِقِ بَعْدَ الاَنْبِيَآءِ○ اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ وَحِّدُوْا اللهَ فَاِنَّ التَّوْحِيدَ رَأسُ الطَّاعَاتِ○ وَاتَّقُوْا اللهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الحَسَنَاتِ○ وَعَلَيْكُم بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِى اِلَى الاِطَاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى ○ وَ اِيَّاكُمْ وَالبِدْعَةَ فَاِنَّ البِدْعَةَ تَهْدِى اِلَى المَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُولَه فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى○ وَعَلَيْكُم بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِى وَالكِذْبَ يُهْلِكُ○ وَعَلَيْكُمْ بِالاِحْسَانِ فَاِنَّ اللهَ يُحِبُّ المُحْسِنِيْنَ ○ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ فَاِنَّهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ○ وَلَا تُحِبُّوْا الدُّنْيَا فَتَكُونُوْا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوْا اللهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ○ اَعُوْ ذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمْ اُدْعُوْنِى اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ○ بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى القُرْاٰنِ العَظِيْمِ○ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الحَكِيمِ○ اَسْتَغفِرُ اللهَ لِى وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ المُسْلِمِيْنَ ○ وَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّه هوَ الغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

خطبہ عید الفطر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّیَّانِ○ ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ ○ ذِی الْکَرَمِ وَالْمَغْفِرَۃِ وَالْاِمْتِنَانِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ الَّذِی اُرْسِلَ حِیْنَ شَاعَ الْکُفْرُ فِی الْبُلْدَانِ ○ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ لِلّٰہِ عَلَیْکُمْ فِیْہِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ وَرَجَاءُ نَیْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَھٰذَا عِیْدُنَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ○وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِی یَوْمَ فِطْرِھِمْ بَاھٰی بِھِمْ مَلٰئِکَتَہٗ فَقَالَ یَا مَلَائِکَتِی مَا جَزَآءُ اَجِیْرٍ وَّفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآءُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہٗ قَالَ مَلَآئِکَتِی عَبِیْدِی وَاِمَائِی قَضَوْا فَرِیْضَتِی عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَآءِ وَعِزَّتِی وَجَلَالِی وَکَرَمِی وَعُلُوِّی وَارْتِفَاعِ مَکَانِی لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّئَاتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ کَانَ کَصِیَامِ الدَّھْرِ ○ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ التَّکْبِیْرَ فِی الْخُطْبَۃِ الْعِیْدَیْنِ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی○ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

خطبہ عید الاضحیٰ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَّنْسَکاً لِّیَذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰہِ عَلٰی مَارَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ○ وَعَلَّمَ التَّوحِیْدَ وَاَمَرَ بِالْاِسْلَامِ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ وَنَشْھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُولُہ الَّذِی ھَدَانَا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الَّذِینَ قَامُوْا بِاِ قَامَۃِ الْاَحْکَامِ وَبَذَلُوْا اَنْفُسَھُمْ وَاموَالَھُمْ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَیَالَھُمْ مِنْ کِرَامٍ○ وَسَلَّمَ تَسلِیْمًا کَثِیرًا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمَ عِیْدٍ شَرَعَ لَکُمْ فِیْہِ مَعَ اَعْمَالِ اُخَرَ ذَبْحُ الْاُ ذْحِیَۃِ بِالْاِخْلَاصِ وَصِدْقِ النِّیَّۃِ○ وَبَیَّنَ نَبِیُّہ وَصَفِیُّہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وُجُوْبَھَا وَفَضَائِلَھَا○ وَدَوَّنَ عُلَمَآءُ اُمَّتِہٖ مِنْ سُنَنِہٖ فِیْ کُتُبِ الْفِقْہِ مَسَآئِلَھَا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ فَقَدْ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہ لَیَأْتِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیبُوا بِھَا نَفسًا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ وَقَالَ اَصحَابُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم یَارَسُولَ اللّٰہِ مَاھٰذِہِ الْاَضَاحِی قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبرَاھِیْمَ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَالَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُوْفُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُوْفِ حسنۃ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سَعَۃً لِاَنْ یُّضَحِّیَ فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا یَحضُرْ مُصَلَّنَا○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ○ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلْاَضَاحِی یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحٰی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآءُ ھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کَذٰلِكَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوْا اللّٰہَ عَلٰی مَاھَدَاکُم وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ○

دوسرا خطبہ

جمعۃ المبارک۔ عید الفطر۔ عید الاضحیٰ و نماز استسقاء

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِيْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ يُّضْلِلْہُ فَلَا هَادِيَ لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّہٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَہٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَآءً عُثْمَانُ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَخَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَالسُّلْطَانُ الْمُسْلِمُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَہُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْہُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ○

سورۃ یٰس

سورہ یٰس کے فضائل ۔ حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے سورۃ یٰس پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اس لیے یہ مبارک سورت مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی)

حضرت عطاء بن ابی رباح تابعی سے روایت ہے، انہوں نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ دن کے ابتدائی حصہ میں یعنی صبح کے وقت سورۃ یٰس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ (سنن دارمی) آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ یٰس قرآن کریم کا دل ہے جو شخص اللہ کی رضا اور آخرت کے حصول کے لیے اسے پڑھے گا اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔ (ابن کثیر)

سورۃ یٰس کے فضائل کو سامنے رکھتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس سورت کے خصائص میں سے ہے کہ جو شخص اس سورت کو کسی مشکل کام کے وقت پڑھے گا اللہ اسے آسان کر دیں گے، میت کے پاس اسے پڑھنے کا اس لیے حکم دیا گیا کہ اس کی وجہ سے اللہ کی رحمت کا نزول ہو گا اور مرنے والے کی روح آسانی سے نکلے گی ۔ (ابن کثیر) حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ سورت یٰس میری امت کے ہر شخص کے دل میں ہو۔ (ابن کثیر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یس (۱) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (۲) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (۳) عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۴) تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (۵) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (۶) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَى أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۷) إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى

الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ (۸) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (۹) وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُونَ (۱۰) إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ
وَأَجْرٍ كَرِيمٍ (۱۱) إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ
أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ (۱۲) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا
الْمُرْسَلُونَ (۱۳) إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا
إِلَيْكُمْ مُرْسَلُونَ (۱۴) قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ
أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ (۱۵) قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ (۱۶) وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِينُ (۱۷) قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ
مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۸) قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ
(۱۹) وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ (۲۰)
اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ (۲۱) وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي
وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۲۲) أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي
شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ (۲۳) إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۲۴) إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ
فَاسْمَعُونِ (۲۵) قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ (۲۶) بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي
وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ (۲۷) وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ
وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ (۲۸) إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ (۲۹) يَا حَسْرَةً
عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (۳۰) أَلَمْ يَرَوْا كَمْ
أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ (۳۱) وَإِنْ كُلٌّ لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا
مُحْضَرُونَ (۳۲) وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَأْكُلُونَ (۳۳) وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ (۳۴)
لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (۳۵) سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ

الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ (۳۶) وَآيَةٌ لَهُمُ
اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ (۳۷) وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (۳۸) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِ
يمِ (۳۹) لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي
فَلَكٍ يَسْبَحُونَ (۴۰) وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ (۴۱) وَخَلَقْنَا
لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ (۴۲) وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ
(۴۳) إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ (۴۴) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا
خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (۴۵) وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا
مُعْرِضِينَ (۴۶) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۴۷) وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۴۸) مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ
وَهُمْ يَخِصِّمُونَ (۴۹) فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ (۵۰)

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ (۵۱) قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ
بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ (۵۲) إِنْ كَانَتْ إِلَّا
صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ (۵۳) فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا
وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۵۴) إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ
(۵۵) هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ (۵۶) لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ
مَا يَدَّعُونَ (۵۷) سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ (۵۸) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ
(۵۹) أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (۶۰)
وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۶۱) وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ
تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (۶۲) هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ (۶۳) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (۶۴) الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ

أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (۶۵) وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّى يُبْصِرُونَ (۶۶) وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ (۶۷) وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ (۶۸) وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ (۶۹) لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ (۷۰) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ (۷۱) وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ (۷۲) وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ أَفَلَا يَشْكُرُونَ (۷۳) وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ (۷۴) لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ (۷۵) فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ (۷۶) أَوَلَمْ يَرَ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ (۷۷) وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ (۷۸) قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ (۷۹) الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ (۸۰) أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ (۸۱) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (۸۲) فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۸۳)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ یٰس پڑھے گا اسے دس قرآن کریم پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

☆☆☆

سورۃ السجدہ

فضائل سورۃ السجدہ۔ سورۃ التنزیل یا سورۃ السجدہ کی اہمیت کا اسی بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہیں فرمالیتے تھے۔(مسند احمد)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ ان دو سورتوں کا اس قدر اہتمام فرماتے تھے کہ سفر وحضر میں انہیں پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔(فضائل للمستغفری)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ سورۃ السجدہ کو فجر کی نماز میں پڑھتے تھے۔(فضائل القرآن للستغفری) حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مغرب اور عشاء کے درمیان سورۃ السجدہ پڑھی گویا اس نے لیلۃ القدر پالی۔(ایضاً)

حضرت نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت کیا کریں کیونکہ ان کی ہر ایک آیت باقیوں کی ستر آیات کے برابر ہے، جو ان دونوں سورتوں کو عشاء کے بعد پڑھے گا تو یہ اس کے لیے اس طرح ہو جائیں گی جیسے اس نے انہیں لیلۃ القدر میں پڑھا ہے۔(فضائل القرآن للمستغفری)

سورۃ السجدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الم (۱) تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۲) أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ (۳) اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ (۴) يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ (۵) ذَلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۶) الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ

وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ (۷) ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ (۸) ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ (۹) وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ (۱۰) قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ (۱۱) وَلَوْ تَرَى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ (۱۲) وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۱۳) فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (۱۴) إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (۱۵) تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (۱۶) فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۷) أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ (۱۸) أَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَى نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۹) وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ (۲۰) وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (۲۱) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ (۲۲) وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ (۲۳) وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ (۲۴) إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ (۲۵) أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ أَفَلَا يَسْمَعُونَ (۲۶) أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا يُبْصِرُونَ (۲۷) وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۲۸) قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ (۲۹) فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ (۳۰)

سورۃ الواقعہ

فضائل سورۃ الواقعہ۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر وفاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔(شعب الایمان)

حضرت عبد اللہ بن مسعود اپنی بیٹیوں کو اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے کہ وہ ہر رات کو سورۃ الواقعہ پڑھا کریں۔(شعب الایمان) حضرت نبی کریم ﷺ نماز فجر میں سورۃ الواقعہ پڑھا کرتے تھے۔(فضائل القرآن للمستغفری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ (۱) لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ (۲) خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ (۳) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا (۴) وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا (۵) فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًّا (۶) وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً (۷) فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ (۸) وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ (۹) وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (۱۰) أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (۱۱) فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (۱۲) ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ (۱۳) وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ (۱۴) عَلَىٰ سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ (۱۵) مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ (۱۶) يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ (۱۷) بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ (۱۸) لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ (۱۹) وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ (۲۰) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ (۲۱) وَحُورٌ عِينٌ (۲۲) كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ (۲۳) جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲۴) لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا (۲۵) إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا (۲۶) وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ (۲۷) فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ (۲۸) وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ (۲۹) وَظِلٍّ مَمْدُودٍ (۳۰) وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ (۳۱) وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ (۳۲) لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ (۳۳) وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ (۳۴) إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً (۳۵) فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا (۳۶) عُرُبًا أَتْرَابًا (۳۷) لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ (۳۸) ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ (۳۹) وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ (۴۰) وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ (۴۱) فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ (۴۲) وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ (۴۳) لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ (۴۴) إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ (۴۵) وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ (۴۶) وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ (٤٧) أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ (٤٨) قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ (٤٩) لَمَجْمُوعُونَ إِلَى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ (٥٠) ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ (٥١) لَآكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ (٥٢) فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ (٥٣) فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ (٥٤) فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ (٥٥) هَذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ (٥٦) نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ (٥٧) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ (٥٨) أَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (٥٩) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ (٦٠) عَلَى أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ (٦١) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَى فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ (٦٢) أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ (٦٣) أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (٦٤) لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ (٦٥) إِنَّا لَمُغْرَمُونَ (٦٦) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ (٦٧)

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ (٦٨) أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ (٦٩) لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ (٧٠) أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ (٧١) أَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (٧٢) نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ (٧٣) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (٧٤) فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ (٧٥) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ (٧٦) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (٧٧) فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ (٧٨) لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ (٧٩) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (٨٠) أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ (٨١) وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ (٨٢) فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ (٨٣) وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ (٨٤) وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تُبْصِرُونَ (٨٥) فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ (٨٦) تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (٨٧) فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ (٨٨) فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ (٨٩) وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩٠) فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ (٩١) وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ (٩٢) فَنُزُلٌ مِنْ حَمِيمٍ (٩٣) وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ (٩٤) إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ (٩٥) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (٩٦)

☆☆☆

سورۃ الملک

سورۃ الملک کے فضائل۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم کی ایک سورت نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس نے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی، یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔(مسند احمد، ترمذی)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ الملک قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی، اور اس کے گناہوں کی بخشش طلب کرے گی۔ فضائل)

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ سورۃ الملک میری امت کے ہر شخص کے دل میں محفوظ ہو۔(فضائل للمستغفری)

حضرت نبی کریم ﷺ نے سورۃ الملک کو مانعۃ اور منجیہ قرار دیا ہے، یعنی اپنے پڑھنے والے سے عذاب کو روکنے والی اور اسے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۱) الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ (۲) الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ (۳) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ (۴) وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ (۵) وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (۶) إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ (۷) تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ (۸) قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ

إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ (۹) وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ (۱۰) فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ (۱۱) إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ (۱۲) وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۳) أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ (۱۴) هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ (۱۵) أَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ (۱۶) أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ (۱۷) وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ (۱۸) أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ (۱۹) أَمَّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ (۲۰) أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ (۲۱) أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (۲۲) قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ (۲۳) قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (۲۴) وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۲۵) قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ (۲۶) فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ (۲۷) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۸) قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ (۲۹) قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ (۳۰)

آخری دس سورتیں

سورۃ الفیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ (١) أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ (٢) وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ (٣) تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ (٤) فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ (٥)

سورۃ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ (١) إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ (٢) فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ (٣) الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ (٤)

سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ (١) فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ (٢) وَلَا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ (٣) فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ (٤) الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ (٥) الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ (٦) وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ (٧)

سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (١) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (٢) إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ (٣)

سورۃ الکافرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (١) لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ (٢) وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (٣) وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ (٤) وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ (٥) لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ (٦)

سورۃ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۱) وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا (۲) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا (۳)

سورۃ المسد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (۱) مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ (۲) سَيَصْلَى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ (۳) وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ (۴) فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ (۵)

سورۃ الاخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (۱) اللّٰهُ الصَّمَدُ (۲) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ (۳) وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (۴)

سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (۱) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (۲) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ (۳) وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ (۴) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ (۵)

سورۃ الناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (۱) مَلِكِ النَّاسِ (۲) إِلَٰهِ النَّاسِ (۳) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (۴) الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ (۵) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (۶)

❁



چہل ربنا

قرآن کریم میں ربنا کے لفظ سے جو دعائیں شروع ہوتی ہیں انہیں یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ. بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(۱) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرہ ۱۲۷)

اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرمالیجیے ، بے شک آپ خوب سننے والے اور جاننے والے ہیں۔

(۲) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (۱۲۸ البقرہ)

اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبر دار بنا دیجیے، اور ہماری اولاد میں بھی ایک جماعت کو اپنا فرمانبر دار بنا دیجیے، اور ہمیں عبادت کے طریقے سکھا دیجیے، ہماری توبہ قبول فرمالیجیے، بے شک آپ خوب توبہ قبول کرنے والے، بہت مہربان ہیں۔

(۳) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ ۲۰۱)

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بہتری عطا فرمائیے، اور آخرت میں بہتری عنایت کیجیے اور ہم کو دوزخ کی آگ سے بچائیے۔

(۴) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں صبر ڈال دیجیے، ہمارے قدموں کو جما دیجیے، کافروں پر ہماری مدد کیجیے۔ (سورۃ البقرہ ۲۵۰)

(۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا (البقرہ ۲۸۶)

اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری پکڑ نہ فرمائیے۔

(۶) رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا (البقرہ ۲۸۶)

اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے، جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

(۷) رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (البقرہ ۲۸۶)

اے ہمارے رب! ہم سے وہ بوجھ نہ اٹھوایئے جسے اٹھانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ اور ہمیں معاف فرما دیجیے، ہمیں بخش دیجیے، اور ہم پر رحم فرمایئے، آپ ہی ہمارے رب ہیں، ہماری کافروں پر مدد کیجیے۔

(۸) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (۸)

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد نہ پھیر یئے، ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرمایئے، بے شک آپ ہم سب کو دینے والے ہیں۔ (آل عمران)

(۹) رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ (۹)

اے ہمارے رب! آپ لوگوں کو ایک دن جمع کرنے والے ہیں جس دن میں کوئی شک نہیں ہے، بے شک اللہ وعدے کے خلاف کرنے والا نہیں ہے۔ (سورۃ آل عمران)

(۱۰) رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱۶ آل عمران)

اے ہمارے رب! بے شک ہم ایمان لائے ہیں، اس لیے ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا لیجیے۔

(۱۱) رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ (۵۳)

اے ہمارے رب! جو چیز آپ نے اتاری ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں، اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے، آپ ہمیں ماننے والوں میں لکھ لیجیے۔ (سورۃ آل عمران)

(۱۲) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (۱۴۷ آل عمران)

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو معاف کر دیجیے، اور اپنے کام میں ہم نے جو زیادتی کی اسے بھی معاف کر دیجیے، اور ہمارے قدموں کو جما دیجیے اور کافروں پر ہماری مدد کیجیے۔

(۱۳) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۱۹۱)

اے ہمارے رب! یہ جو کچھ تو نے بنایا ہے یہ بیکار نہیں ہے، تو پاک ذات ہے، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

(۱۴) رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ (۱۹۲)

اے ہمارے رب! جسے آپ نے دوزخ میں ڈال دیا اسے تو آپ نے رسوا کر دیا اور گنہ گاروں کا کوئی مدد گار نہیں ہے۔

(۱۵) رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا

اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے کو پکارتے ہوئے سنا کہ تم لوگ اپنے رب پر ایمان لے آؤ تو ہم ایمان لے آئے۔

(۱۶) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ (۱۹۳)

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے، ہماری برائیاں مٹا دیجیے، اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دیجیے۔

(۱۷) رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

اے ہمارے رب! آپ ہمیں وہ چیز عطا فرما دیں جس کا آپ نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا اپنے رسولوں کے واسطے سے اور ہمیں قیامت والے دن رسوا نہ فرمانا، بے شک آپ وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔ (آل عمران ۱۹۴)

(۱۸) رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ (۸۳) المائدہ

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں اس لیے ہمیں ماننے والوں میں لکھ لیجیے۔

(۱۹) رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (۱۱۴) المائدہ

اے ہمارے رب! ہمارے اوپر بھرا ہوا دستر خوان آسمان سے اتار دیجیے تاکہ وہ دن ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے خوشی کا دن ہو جائے اور اپنی طرف سے کوئی نشانی عطا فرما دیجیے اور ہمیں رزق عطا فرمایئے کہ آپ بہترین رزق دینے والوں میں سے ہیں۔

(۲۰) رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَ إِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اگر آپ نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (الاعراف ۲۳)

(۲۱) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (الاعراف ۴۷)

اے ہمارے رب! ہمیں گنہ گار لوگوں کے ساتھ مت کیجیے۔

(۲۲) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ (۸۹ الاعراف)

اے ہمارے رب! فیصلہ فرمایئے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ، آپ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔

(۲۳) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ (الاعراف ۱۲۶)

اے ہمارے رب! ہم پر صبر کے دہانے کھول دے اور ہمیں موت دے مسلمان ہونے کی حالت میں۔

(۲۴) رَبَّنا لَا تَجْعَلْنا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۸۵) وَنَجِّنا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكافِرِينَ (۸۶) یونس

اے ہمارے رب تو ہمیں ظالم قوم کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات دے۔

(۲۵) رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَ مَا نُعْلِنُ وَ مَا يَخْفَى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (۳۸) ابراھیم

اے ہمارے رب! بے شک آپ جانتے ہیں اس چیز کو جسے ہم چھپاتے ہیں اور اس چیز کو بھی جسے ہم ظاہر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے زمین میں اور نہ ہی آسمان میں۔

(۲۶) رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (۴۰)

اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرمالیجیے۔

(۲۷) رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (۴۱) ابراھیم

اے ہمارے رب! مجھے بخش دیجیے، اور میرے ماں باپ کو بخش دیجیے، اور قیامت کے دن ایمان والوں کو بخش دیجیے۔

(۲۸) رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا (۱۰) الکھف

اے ہمارے رب! ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرمائیے، اور ہمارے کام کی درستی پوری کر دیجیے۔

(۲۹) رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَنْ يَطْغَى (۴۵) طٰہٰ

اے ہمارے رب! ہمیں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی نہ کرے، یا کہیں سرکشی پر آمادہ نہ ہو جائے۔

(۳۰) رَبُّنَا الَّذِي أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَى (۵۰) طٰہٰ

ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ سجھائی۔

(۳۱) رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ (۱۰۹ المؤمنون)

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں، اس لیے ہمیں معاف فرما دیجیے اور ہم پر رحم فرما دیجیے آپ ہی سب سے بہترین رحم کرنے والے ہیں۔

(۳۲) رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵) الفرقان

اے ہمارے رب! دوزخ کا عذاب ہم سے ہٹا دیجیے، بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔

(۳۳) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری عورتوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرمائیے، اور ہمیں متقی لوگوں کا پیشوا بنائیے۔ (الفرقان ۷۴)

(۳۴) رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ (۳۴) فاطر

ہمارا رب بخشنے والا قدر دان ہے۔

(۳۵) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ (۷)

اے ہمارے رب! آپ کی رحمت اور آپ کا علم ہر چیز کو شامل ہے، سو ان لوگوں کو بخش دیجیے جنہوں نے توبہ کی اور آپ کے راستے کا اتباع کیا اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

(۳۶) رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (۸) وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۹) غافر

اے ہمارے رب! اور انہیں ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں داخل فرمائیے جن کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے آباء، بیویوں اور اولادوں میں جو نیک ہوئے ان کو بھی داخل فرمائیے، بلاشبہ آپ زبردست ہیں، حکمت والے ہیں۔ اور ان کو تکلیفوں سے بچائیے اور اس دن جسے آپ نے تکلیفوں سے بچا لیا سو آپ نے اس پر رحم فرما دیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

(۳۷) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ (۱۰) الحشر

اے ہمارے رب! ہمیں بخش دیجیے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دیجیے جو ایمان میں ہم سے پہلے داخل ہوئے، اور ہمارے دلوں میں ان کے بارے میں کوئی کھوٹ ایمان والوں کا نہ پیدا کیجیے، اے ہمارے رب آپ نرمی کرنے والے مہربان ہیں۔

(۳۸) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (۴) الممتحنہ

اے ہمارے رب! ہم نے آپ پر بھروسہ کیا، اور ہم نے آپ کی طرف رجوع کیا اور آپ ہی کی طرف ہمیں پھر کر آنا ہے۔

(۳۹) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنایئے اور ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما دیجیے۔ یقیناً آپ، اور صرف آپ کی ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔ (سورۃ الممتحنہ ۵)

(۴۰) رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (۸) تحریم

اے ہمارے رب! ہمارے نور کو پورا فرما دے اور ہماری مغفرت فرما دے، بیشک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ (۱۸۱) وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

عزت والے تیرے رب کی ذات پاک ہے، ان باتوں سے جنہیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو، اور تمام کامل تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے۔ (الصافات ۱۸۲)



مسنون دُعائیں

سونے کی دعا۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا (بخاری، ابو داؤد، مسلم)

اے اللہ! میں آپ کا نام لے کر مر رہا ہوں اور آپ کا نام لے کر جیتا ہوں۔

سو کر جاگنے کی دعا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

تمام کامل تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہ ذات جس نے ہمیں مار کر زندگی بخش دی اور ہمیں اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

سوتے میں ڈر جائے۔ کوئی بندہ یا بندی سوتے میں ڈر جائے، یا کوئی برا خواب دیکھے تو اس وقت یہ دعا پڑھے۔ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی برائی سے۔

بیت الخلاء جانے کی دعا۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (مشکوٰۃ)

اے اللہ! میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہو یا عورت ہو۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا۔ غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِي

اے اللہ تجھ سے بخشش کا سوال کرتا ہوں، تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔

نماز کے لیے جانے کی دعا۔ جب بندہ گھر سے مسجد کی طرف نماز پڑھنے جائے تو یہ دعا مانگے، حضرت نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي لِسَانِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُوْرًا وَمِنْ أَمَامِي نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِي نُوْرًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُوْرًا (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری زبان میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، اے اللہ! مجھے نور عطا کر۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ حضرت نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور مسجد میں دائیاں پاؤں رکھتے ہوئے داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ (سلاح المؤمن)

اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے اور ہمارے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کر دیجیے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا۔ حضرت نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجے اور مسجد سے بائیاں پاؤں باہر رکھتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ من فضلك اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔

اذان مغرب کے وقت کی دعا۔ اذان مغرب کے وقت یہ دعا پڑھے (سلاح المومن)

اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا اور تیری منادیوں کی آوازوں کا وقت ہے، اس لیے میری بخشش فرمایئے۔

نماز کے لیے کھڑے ہونے کی دعا۔ حضرت نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوْبِي جَمِيْعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ

میں نے اپنے کو ایسی ذات کی طرف متوجہ کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے یکسو ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی،

میری زندگانی اور میری موت رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھ اسی بات کا حکم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبر داروں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی میرا رب ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، اس لیے میرے سارے گناہ معاف فرما دیجیے، آپ کے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی کیجیے، اچھے اخلاق کی طرف تیرے سوا کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا، اے اللہ میں حاضر ہوں، ساری بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں، شر تیری طرف نہیں ہے، میں تیری مدد کا خواستگار ہوں اور تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔

نماز کے بعد کے اذکار۔ حضرت نبی کریم ﷺ نماز کے بعد یہ ذکر کیا کرتے تھے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے کامل تعریفیں ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جب تو دینے پر آئے تو کوئی روکنے والا نہیں ہے، جب تو روک دے تو کوئی دینے والا نہیں ہے، انسانی کوشش و محنت سے نفع نہیں ملتا بلکہ تیرے فضل سے ہی نفع ملتا ہے۔

آپ ﷺ نے تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کی بھی ترغیب دی ہے۔

ایک روایت کے مطابق سلام سے پہلے اور ایک روایت کے مطابق سلام کے بعد آپ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے

اللهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ

اے اللہ میری اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دیجیے۔

سلام پھیرنے کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تین مرتبہ استغفر اللہ، استغر اللہ استغفر اللہ فرماتے تھے، اس کے بعد آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یوں فرماتے تھے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے، سلامتی تیری ہی طرف سے ہے، تو برکت والی ذات ہے، بزرگی اور عزت والی ذات ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر کو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہر فرض نماز کے بعد معوذات پڑھنے کا حکم دیا۔

حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو گا۔ (نسائی)

حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُبِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ رذیل عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے۔

حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب سلام پھیر لیتے تھے تو یہ دعا کیا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! میری اگلی پچھلی، میری پوشیدہ اور میری ظاہری، اور میرا اسراف سب معاف فرما دیجیے اور وہ بھی معاف فرما دیجیے جو آپ مجھ سے جانتے ہیں، تو سب سے پہلے ہے اور تو سب سے بعد میں ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

فجر اور مغرب کے بعد کی دعا۔ حضرت نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ فجر اور مغرب کے بعد سات سات مرتبہ

اَللّٰهُمَّ أَجِرنِي مِنَ النَّارِ　　اے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچا۔ پڑھا کرو۔

وتر کی نماز کے بعد کی دعا۔ جب آپ ﷺ وتر کی نماز کا سلام پھیر لیتے تھے تو تین مرتبہ بآواز بلند یوں پڑھا کرتے تھے۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی جو زیادہ پاک ہے۔

نماز چاشت کے بعد کی دعا۔ نماز چاشت پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے مقاصد کی کامیابی طلب کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں۔

گھر سے باہر نکلنے کی دعا۔ جب انسان اپنے گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے

بِسمِ اللهِ تَوَكَّلتُ عَلَى اللهِ لَاحَولَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (مشکوٰۃ)

اللہ کے نام کے ساتھ، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا۔ جب انسان سفر سے واپس اپنے گھر کی طرف لوٹے تو گھر میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسئَلُكَ خَيرَ المَولَجِ وَخَيرَ المَخرَجِ بِسمِ اللهِ وَلَجنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلنَا

اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں، ہم اللہ کے نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

بازار میں داخل ہونے کی دعا۔ جب بازار میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ لَهُ المُلكُ وَلَهُ الحَمدُ يُحيِى وَ يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَايَمُوتُ بِيَدِهِ الخَيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لیے بادشاہی ہے، اسی کے لیے تعریفیں ہیں، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بازار میں خرید وفروخت کے وقت کی دعا۔ اگر بازار میں کوئی چیز بیچی یا خریدی جائے تو اس وقت یہ دعا پڑھی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَو صَفَقَةً خَاسِرَةً

اللہ کے نام کے ساتھ میں اس بازار میں داخل ہوا، اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی خیر مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں اور میں پناہ مانگتا ہوں اس بازار کے شر سے اور اس میں جو کچھ ہے اس کے شر سے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملے میں نقصان اٹھاؤں۔

ارادہ سفر کے وقت کی دعا۔ جب انسان سفر کرنے کا ارادہ کرے تو اس وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور تیری مدد سے چلتا ہوں۔

سفر کے لیے نکلتے وقت کی دعا۔ جب ارادہ سفر کے بعد انسان سفر کے لیے اپنے گھر سے نکلے تو پھر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ

اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہی اس سفر میں میرا ساتھی ہے اور میرے بعد میرے خاندان کا تو ہی نگہبان ہے۔ (مسند احمد)

سواری پر پڑھنے کی دعا۔ جب انسان سواری پر سوار ہو تو یہ دعا پڑھے

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قبضے میں دے دیا ورنہ ہم تو اسے قبضے میں لانے والے نہیں تھے اب بلاشبہ ہمیں اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

بحری جہاز و کشتی پر پڑھنے کی دعا۔ جب انسان بحری سفر کرے، بحری جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو اس میں بیٹھ کر یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اللہ کے نام کے ساتھ اس کا چلنا ہے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا رکنا ہے، بے شک میرا رب البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔

منزل پر پہنچنے کے بعد کی دعا۔ جب انسان کسی منزل پر پہنچ جائے تو اس وقت یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم)

اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔

بستی میں داخل ہونے کی دعا۔ جب انسان کسی شہر یا بستی میں داخل ہو تو پھر یہ دعا پڑھے، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا

اے اللہ! اس بستی / اس شہر میں ہمیں برکت عطا فرمایئے۔

بستی میں داخل ہونے کے بعد کی دعا۔ جب انسان کسی بستی اور شہر میں داخل ہو چکے تو پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا

اے اللہ! تو ہمیں اس بستی یا اس شہر کے میوے نصیب فرما، اور یہاں کے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما دیجیے۔

سفر سے واپسی کی دعا۔ جب انسان سفر سے واپس آئے تو یہ دعا پڑھے

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

کھانے سے پہلے کی دعا۔ جب انسان کھانا شروع کرے تو یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ

اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی برکت سے۔

کھانے کے درمیان کی دعا۔ اگر انسان کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور اسے بعد میں یاد آئے کہ میں نے بسم اللہ شروع میں نہیں پڑھی تو وہ یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (ترمذی)

اللہ کا نام کھانے کے شروع میں بھی اور اس کے اخیر میں بھی۔

کھانے کے بعد کی دعا۔ جب کھانے سے فارغ ہو چکیں تو یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (ترمذی)

تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

دودھ پینے کے بعد کی دعا۔ جب دودھ پی چکیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اور زیادہ دے۔ (مشکوٰۃ)

دعوت کھانے کے بعد کی دعا۔ اگر کوئی شخص کسی کے ہاں مہمان بن کر جائے اور دعوت کھائے تو اس کے بعد اسے یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔

میزبان کے گھر سے واپسی کی دعا۔ جب مہمان میزبان کے گھر سے واپس ہونے لگے تو اس وقت میزبان اور اس کے اہل خانہ کے لیے یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

اے اللہ! ان کو جو کچھ تو نے عطا فرمایا ہے اس میں انہیں برکت عطا فرمایئے اور انہیں بخش دیجیے اور ان پر رحم فرمایئے۔

پڑھائی میں دل لگنے کی دعا۔ اگر کسی طالب علم کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا تو اسے چاہیے کہ وہ اس دعا کو کثرت سے مانگے

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا تَنْفَعُنِیْ بِہٖ

اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع عطاء فرمایئے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے، اور مجھے وہ چیز سکھا دیجیے جو مجھے نفع دے، اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھے نفع دے۔

مصیبت کے وقت کی دعا۔ جب انسان کو کسی بھی قسم کا کوئی دکھ پہنچے، کوئی تکلیف پہنچے، کوئی مصیبت پہنچے یا کوئی فوت ہو جائے تو اس وقت یہ دعا پڑھے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

دشمن سے خوف کے وقت کی دعا۔ جب کسی کو دشمن کا خوف محسوس ہو، کسی دشمن کی طرف سے کسی بھی قسم کے نقصان پہنچانے کا خطرہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

اے اللہ! ہم آپ کو ان دشمنوں کے سینے میں تصرف کرنے والا بناتے ہیں اور ان کی شر انگیزیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

بیمار کی تیمارداری کے وقت کی دعا۔ جب کسی بیمار کی تیمارداری کے لیے جائیں تو اس وقت بیمار کو حوصلہ اور تسلی دیتے وقت یہ دعا پڑھی جائے

لَا بَأْسَ طَهُورًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

کچھ حرج نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہاتو یہ بیماری تمہیں گناہوں سے پاک کر دے گی۔

بیمار کی شفایابی کے لیے دعا۔ جب تیمار داری کرنے والا بیمار آدمی کے پاس ہو تو اس کی شفایابی کے لیے یوں دعا کرے، حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات مرتبہ اس کے پڑھنے سے بیمار کو ضرور شفا ہو گی، ہاں اگر اس کی موت آگئی ہو تو اور بات ہے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ

میں اللہ سے درخواست کرتاہوں جو بڑا ہے، بڑے عرش کا رب ہے کہ وہ آپ کو شفا دے۔

بارش کے لیے دعا۔ اگر کسی سرزمین پر بارش کی ضرورت محسوس کی جارہی ہو تو وہاں بارش کے لیے تین بار یہ دعا کی جائے

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰى اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا

اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت اور اس کا چین اتار۔

بارش کے دوران کی دعا۔ جب بارش برسنے لگے تو اس وقت اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ۔اے اللہ اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنا۔

قرض ادائی کے لیے دعا۔ جب انسان مقروض ہو جائے تو اپنے قرضے کی خلاصی کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت کر اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

مقروض کے لیے دعا۔ جب مقروض قرضہ ادا کر دے تو قرض دینے والا اسے یوں دعا دے

اَوفَيْتَنِيْ اَوفَى اللّٰهُ بِكَ

تو نے میرا قرض ادا کر دیا اللہ تجھے دنیا اور آخرت میں بہت دے۔

شب قدر کی دعا۔ شب قدر میں یہ دعا مانگی جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں، معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں، مجھے معاف فرما دیجیے۔

سلام لانے والے کے لیے دعا۔ جب کوئی آدمی کسی کے ہاتھ کسی کو سلام بھیجے تو سلام سن کر سلام لانے والے اور سلام بھیجنے والے کو یوں دعا دی جائے۔

عَلَيكَ وَعَلَيهِ السَّلَامُ

آپ پر اور سلام بھیجنے والے پر سلام ہو۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا۔ مجلس میں دوران گفتگو اچھی اور بری دونوں باتوں کا امکان ہوتا ہے، اگر مجلس میں اچھی باتیں ہوں تو نُورٌ علی نورٍ اگر فضول اور لغو باتیں مجلس میں ہوئیں تو یہ دعا پڑھنے سے معاف ہو جائیں گی۔ دعا یہ ہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيكَ

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے معافی چاہتا اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

اپنی محبوب چیز دیکھنے کے بعد پڑھنے کی دعا۔ جب کوئی شخص اپنے پسندیدہ اور محبوب چیز دیکھے تو وہ یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ

تمام کامل تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہ ذات جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

احسان کرنے والے کے لیے دعا۔ جو شخص کسی پر احسان کرے تو وہ اپنے اوپر احسان کرنے والے کے لیے یوں دعا مانگے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا

اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی جزا دے۔

ہر حال کی دعا۔ انسان پر اچھے اور برے دونوں طرح کے حالات آتے ہیں، اچھا انسان وہ ہے جو کسی حال میں بھی زبان پر حرف شکایت نہ لائے، بلکہ ہر حال میں اس کی زبان پر اللہ کی تعریف وستائش ہو، ہر حال میں یوں کہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

اللہ کے لیے ہیں تمام کامل تعریفیں ہر حال میں

چھینک کے وقت کی دعا۔ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ چھینک کے بعد یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

چھینک سننے والے کی دعا۔ جب کوئی شخص کسی چھینکنے والے کو سنے کہ اس نے چھینک کے بعد دعائیہ کلمات الحمد للہ کہے ہیں تو وہ جواباً یوں اسے دعا دے

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔

چھینکنے والے کا دعائیہ جواب۔ جب چھینکنے والے کو کوئی یہ دعا دے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے تو وہ یہ دعائیہ جملہ سننے کے بعد اسے یوں دعا دے

يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور آپ کی حالت کو ٹھیک کر دے۔

لباس پہننے کی دعا۔ جب کوئی شخص لباس پہنے نیا ہو یا دھلا ہوا ہو تو اس وقت اسے یہ دعا پڑھنا چاہیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

تمام کامل تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ ذات جس نے مجھے یہ لباس پہنایا، اس میں میری طاقت اور قوت کا کوئی دخل نہیں ہے۔

آئینہ دیکھتے وقت کی دعا۔ جب انسان اپنا منہ آئینہ میں دیکھے تو یوں دعا کرے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي

اے اللہ! آپ نے میری صورا چھی بنائی ہے تو میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجیے۔

صحت اور عافیت کی دعا۔ ہر انسان کو صحت وعافیت کی ہمہ وقت ضرورت ہوتی ہے، اس لیے صحت وعافیت کی یہ دعا کرنا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَارْحَمْنِي

اے اللہ! تو مجھے ہدایت نصیب کر، اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما دیجیے، اے اللہ! مجھے عافیت نصیب فرما دیجیے، اے اللہ! مجھ پر رحم فرمائیے۔

قیامت کے دن رضائے مولیٰ کے لیے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے صبح وشام یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔

نیا چاند دیکھنے کی دعا۔

جب اہل اسلام چاند دیکھیں تو اس وقت یہ دعا پڑھا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہے اور جس سے تو راضی ہے، تیرا میرا رب اللہ ہے۔

پورے چاند پر نظر پڑتے وقت کی دعا۔ جب کسی شخص کی نظر پورے چاند پر پڑے تو یوں دعا کرے

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے۔

گدھے یا کتے کی آواز سنتے وقت کی دعا۔ جب انسان کسی گدھے یا کتے کی آواز سنے یا غصہ آئے یا پھر برے وسوسے آئیں تو اس وقت یہ دعا پڑھے

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

نکاح کے وقت کی دعا۔ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے تو اس کی پیشانی پکڑ کر برکت کی دعا کرے یا کوئی جانور وغیرہ خریدے تو اس وقت اس کی کوہان پکڑ یہ دعا مانگنا چاہیے

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کے اخلاق وعادات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اخلاق وعادات کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

دولہا کے لیے مبارکباد۔ دولہا کو ان کلمات اور الفاظ کے ساتھ مبارکباد دینا چاہیے

بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِی خَیْرٍ

اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نبھاہ کرے۔

صحبت کے وقت کی دعا۔ جب شوہر اپنی بیوی سے ہمبستری کا ارادہ کرے تو یہ دعا کرے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

میں اللہ کا نام لے کر کام کرتا ہوں، اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے بھی شیطان کو بچا۔

جب انزال ہو جائے تو اس وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا

اے اللہ! جو اولاد آپ مجھے عطا فرمائیں اس میں شیطان کا کچھ حصہ نہ کیجیے۔

باہمی مشاورت کے وقت کی دعا۔ مشورہ کی بڑی اہمیت ہے، اللہ نے حکم دیا کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کریں، اور ان کی خوبی یہ بیان کی گئی کہ ان کے باہمی معاملات مشورے سے طے ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے مشورہ کرتے وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ انسان نفس امارہ کی شرارتوں سے محفوظ رہے

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنَا مَرَاشِدَ اُمُوْرِنَا وَعِذْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

اے اللہ! ہمیں بھلائی کے کام کرنے کی تلقین فرما اور ہمیں ہمارے نفسوں کی شرارت اور برے کاموں سے محفوظ فرما۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ قریباً ایک ماہ میں یہ کتاب مکمل کی گئی ہے، نماز کے بارے میں اس سے پہلے جو کتابیں موجود ہیں ان سے اس کتاب میں مسائل اور باقی امور زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

محمود الرشید حدوٹی (جامعہ رشیدیہ مناواں لاہور

۱۸ اپریل ۲۰۱۷

❁❁❁❁

❁❁❁

❁❁❁❁❁❁❁❁

چھے باتیں

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

اگر دعوت کی زمین مین ایمان کی جڑ ہو، تعلیم کا پانی ہو، ذکر فضا کی ہو، گناہوں سے بچنے کی باڑ ہو، مال، جان، اوقات اور جذبات کی قربانی کی کھاد ہو، تلملانے، بلبلانے اور گڑگڑانے والی ہوا ہو تو اس کے اوپر معاملات و معاشرت کا درخت چڑھے گا، اس پر اخلاق کا پھل لگے گا، ان پھلوں کے اندر اخلاص کا رس ہو گا اور اس سے پوری انسانیت مستفید ہو گی۔

ان چھ نمبروں کا خلاصہ یوں بھی بیان کیا گیا کہ کلمہ، نماز، کو لے کر دین کا علم حاصل کرتے ہوئے اللہ کے دھیان کے ساتھ دوسروں کے حقوق ادا کرتے ہوئے، اللہ کو راضی کرنے کے جذبہ کے ساتھ ساتھ بستی بستی، قریہ قریہ، شہر شہر، اقلیم اقلیم پھرنا ہمارا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دنیاو آخرت کی مکمل کامیابی پورے دین پر چلنے میں رکھی ہے، پورا دین ہماری زندگیوں میں ار سارے انسانوں کی زندگیوں میں آجائے اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی ترتیب محنت کو سبب بنایا ہے، ختم نبوت کی وجہ سے یہ محنت اس امت کے ذمہ پہلے چھ صفات پر کرنی پڑے گی، یہ صفات پورا دین نہیں ہے بلکہ اگر ان صفات کی محنت کی جائے تو انشاء اللہ پورے دین پر چلنا آسان ہو جائے گا۔

حضرت نبی کریم ﷺ کی ترتیب محنت بھی اسی طرح تھی کہ

دوسروں کو دعوت دینا،

اپنے پر مشق و عمل کرنا،

اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا،

یہ تینوں کام سب سے پہلے چھ صفات پر کرنے ہوں گے یعنی صفات کی دعوت دینا، مشق کرنا اور دعا کرنا۔

پہلا نمبر کلمہ طیبہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ کلمہ کلمہ معرفت بھی ہے اور کلمہ عبدیت بھی ہے، ساری کی ساری کامیابیاں صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں، اللہ کی ذات حقیقی ذات ہے، باقی سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے، اللہ کی صفات حقیقی صفات ہیں، باقی ساری صفات کو اللہ نے پیدا کیا ہے، اللہ نے ہماری اور ساری دنیا کے انسانوں کی دونوں جہانوں کی کامیابی صرف اپنے حکم کو رسول پاک ﷺ کے طریقوں سے پورا کرنے میں رکھی ہے، اس کا یقین دلوں میں اتر جائے، اللہ جل شانہ کی ذات عالی سے تعلق پیدا ہو جائے اور اس کی قدرت سے براہ راست استفادہ ہو، اس کے لیے حضور ﷺ ایک طریقہ لے کر آئے ہیں، جب یہ طریقہ اور سلیقہ زندگیوں میں آئے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ہر حال میں کامیابی عطا کر کے دکھائیں گے، کلمہ میں اپنے یقین اپنے جذبے اور اپنے طریقے کو بدلنے کا مطالبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پاس چیزوں اور حالات کے لامحدود خزانے ہیں، اللہ تعالیٰ چیزوں کے اور حالات کے پیدا کرنے والے ہیں اور اپنی قدرت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں، اور کرنے میں کسی مخلوق کے محتاج نہیں ہیں، اللہ الصمد ہیں، یعنی بے نیاز ہیں، اللہ علیم ہے، یعنی جاننے والے ہیں، بصیر ہے دیکھنے والا ہے، وہ سمیع ہے سب کو سننے والا ہے، وہ رازق ہے تمام مخلوقات کو روزی دینے والا ہے، وہ خالق ہے پیدا کرنے والا ہے، آگ سے جنات پیدا کیے، پانی کے اندر مچھلیاں اور دوسرے آبی جاندار پیدا کیے، دنیا کے اندر انسان، پرند، چرند اور درندے پیدا کیے، مٹی کے اندر حشرات الارض اور نور سے فرشتے پیدا کیے، وہ زندگی، موت اور زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے، چاند، سورج، ستارے، سیارے، سمندروں اور پہاڑوں کو پیدا کرنے والا اور بنانے والا ہے، عزت و ذلت کا فیصلہ کرنے والا ہے، ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شے اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

اللہ کے پاس غیب کے خزانے ہیں، جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب اس کے علم میں ہے، کوئی پتہ بھی گرتا ہے تو وہ اس کو جانتا ہے، کوئی ذرہ یا دانہ زمین کی تاریکیوں میں کہیں گہرائیوں میں پڑا ہے، یا کوئی بھی تر اور خشک چیز ایسی نہیں ہے مگر وہ اس کی روشن کتاب میں لکھی ہوئی ہے، یہاں تک کہ ایک کالی چیونٹی کالی رات میں کالے پتھر کے نیچے چل رہی ہو وہ اس کے علم میں ہے، اس کو دیکھتا ہے، اس کی حرکت کو سنتا ہے، اس کو رزق دیتا ہے، اس کے چھوٹے سے دماغ میں جو خیال اور سوچ ہے وہ اس سے بھی باخبر ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسی پاک ذات ہے جس کو نہ اس جہان میں دنیا کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں، نہ کسی کے وہم وگمان کی اس حد تک رسائی ہو سکتی ہے، نہ اوصاف بیان کرنے والے اس کے اوصاف بیان کر سکتے ہیں، نہ حوادث زمانہ اس پر اثرانداز ہو سکتے ہیں، نہ گردش روزگار کا اس کو کوئی اندیشہ ہے، وہ ذات ہے جو پہاڑوں تک کے اوزان اور سمندروں تک کے پیمانے جانتا ہے، اور بارش کے قطروں تک کی تعداد اور درختوں کے پتوں تک کا شمار جانتا ہے، رات اپنی تاریکیوں میں جن چیزوں کو چھپا لیتی ہے اور دن جن چیزوں کو جو اس کی تہہ میں ہیں اس سے چھپا سکتی ہے اور نہ کوئی پہاڑ ان چیزوں کو جو اس کے غاروں میں ہیں اس سے چھپا سکتا ہے، گویا کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفات وکمالات والا ہے کہ اگر دنیا کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں اور اتنے ہی مزید سمندر بن جائے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف لکھنی شروع کی جائے تو سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن اللہ رب العزت کی تعریف اور صفات ختم نہیں ہو سکتیں، وہ ذات ہمیشہ رہے گی، وہ اول ہے، وہ آخر ہے، وہ ظاہر ہے، وہ باطن ہے، اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے، وہ حی وقیوم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اللہ کی مخلوق ہے، بننے اور استعمال ہونے میں اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے، وہ سب کا خالق، مالک اور کرتی دھرتی ذات اس کی ہے، جو چاہے کرے، ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ سب کچھ کے بغیر سب کچھ کر سکتے ہیں، اور سارے کا سارا سب کچھ مل کر اللہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا، وہ اپنی قدرت سے جو چاہتے

ہیں کرتے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا، ان کی والدہ پاک مریم کو بند کمرے میں بے موسم کے پھل عطا کیے، ان کو حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے وقت تازہ کھجوریں اور پانی کا چشمہ عطا کیا، حضرت عیسیٰ کی ماں کی گود میں گویائی عطا فرمائی، بڑے ہو کر ان کے ہاتھ سے مردوں کو زندہ کروایا، کوڑھی کو ٹھیک کروایا، مادرزاد اندھوں کو آنکھیں دلوادیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ کو گلزار بنایا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ایڑیاں رگڑنے سے زمین سے آب زمزم نکالا، حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ میں حفاظت کی، زکریا علیہ السلام کو بڑھاپے میں بیٹا ہونے کی بشارت سنائی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا اژدھا بنایا، اژدھے سے پھر عصا بنایا اور ان کو بحر قلزم سے راستے دیے، حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو موم کی طرح نرم کر دیا کہ وہ اس سے اوزار بناتے، حضرت سلیمان کے تحت کو ہوا میں اڑایا، حضرت صالح کی قوم کے لیے پہاڑ سے اونٹنی کو نکالا اور اس نے باہر آ کر بچہ جنا، اصحاب کہف کو ۳۰۹ سال سلایا اور زندہ رکھا، حضرت عزیز کو ۱۰۰ سال تک سلایا اور ان کے کھانے کو گرم رکھا، سید دوعالم حضور اکرم ﷺ کی غار ثور میں حفاظت کی، ان کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے کیے، اپنی قدرت سے سات آسمانوں کے اوپر بلا کر اپنے سامنے بٹھا کر معراج کروائی، جنگ بدر میں مسلمانوں کی ۳۱۳ کی تعداد کو اپنے سے تین گنا بڑی فوج پر غالب کیا، اصل کرنے والی ذات وہی ہے، زندہ سے مردہ پیدا کر دے، جیسے مرغی سے انڈا اور مردے سے زندہ پیدا کر دے جیسے انڈے سے مرغی، وہ عجیب ہے بے مثال ہے۔

اصل طاقت اللہ کی طاقت ہے، کامیابی مال، ملک اور عہدے میں نہیں ہے، زندگی کا بننا اور بگڑنا اللہ کے ہاتھ میں ہے، یہ ہمارے دل کا یقین بن جائے کہ اللہ ہی زندگی بناتے ہیں اور اللہ ہی زندگی بگاڑتے ہیں، آگ میں حضرت ابراہیم کی زندگی بنادی، نمرود بادشاہ کو تخت پر بٹھا کر اس کی زندگی بگاڑ دی، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی

بغیر اسباب کے میدان تیہ میں زندگی بنادی، کھانے کو من وسلویٰ عطا کیا، سائے کے لیے بادل قائم کر دیے، پینے کے لیے پتھر سے بارہ چشمے جاری کیے، حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل میں رکھ کر زندگی بنادی، مصر کی حکومت عطا کی، اس کے مقابلے میں نافرمانی کرنے والوں کو ناکام کیا، فرعون، قارون اور ہامان کو حکومت مال اور عہدہ دے کر زندگی بگاڑ دی، قوم نوح علیہ السلام کو اکثریت میں ناکام کیا، قوم عاد کو باوجود طاقت اور قوت کے ناکام کیا، قوم ثمود اپنی لاجواب انجینئرنگ کے ساتھ ناکام ہوئی، قوم سبا کا زبردست نظام زراعت ہوتے ہوئے زندگی بگڑی، قوم شعیب علیہ السلام اپنی تجارت میں زندگی بگاڑ بیٹھے، قوم لوط علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ نے ان کے برے عملوں پر زندگی اجاڑ دی، جبکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کی کچے جھونپڑوں میں زندگی بنادی گویا کہ انسان کی زندگی کا بگڑنا اور بننا باہر کی ظاہری چیزوں میں نہیں ہے بلکہ اس کے اندر کے یقین اور جسم سے نکلنے والے اعمال پر ہے۔

محمد رسول اللہ کا مقصد ہے کہ جس طرح ہم نے حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا ہے، اسی طرح ہمیں یقین ہو جائے کہ ہماری کامیابی رسول اللہ ﷺ کے پورے طریقوں پر چلنے میں ہے، غیروں کے طریقوں پر چلنے میں سو فیصد ناکامی ہے، تمام راستے سوائے نبی کریم ﷺ کے راستے کے تباہی وبربادی کی طرف جاتے ہیں، اللہ پاک کا فرمان ہے

اے محمد! ﷺ کہہ دیجیے، اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنا چاہتے ہو تو میری تابعداری کرو، اللہ پاک تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ میرے سارے امتی جنت میں داخل ہوں گے مگر جس نے انکار کیا، پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! انکار سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

دوسرا نمبر نماز

نماز کا مقصد ہے کہ چوبیس گھنٹے کی زندگی صفت صلوٰۃ پر آجائے جیسے کلمہ کا مقصد ہے کہ باہر کی زندگی ٹھیک ہو جائے، نماز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے براہ راست فائدہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، سر سے پیر تک اللہ کی رضا والے مخصوص طریقے پر پابندیوں کے ساتھ اپنے آپ کو استعمال کرنا، آنکھوں کا، کانوں کا، ہاتھوں کا، پیروں اور زبان کا استعمال صحیح ہو جائے، دھیان صحیح ہو، اللہ کا ڈر، خوف اور عاجزی والی نماز ہو، فضائل کے استحضار کے ساتھ اللہ کو راضی کرنے کے جذبے سے اور نفس کے مجاہدے کے ساتھ نماز ادا کی جائے، یہ یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے ہر ضرورت پوری کریں گے، قیام، رکوع، سجدے اور قعدہ میں دھیان جمایا جائے کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں، نماز فرشتوں کی عبادت کا مجموعہ ہے، فرشتے کوئی قیام میں ہیں، کوئی رکوع میں، کوئی سجدہ میں اور کوئی قعدہ کی حالت میں ہیں۔

نماز کو نبی کریم ﷺ کے طریقے کے ساتھ ادا کیا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ نماز میں خشوع وخضوع پیدا کی جائے، نماز کے اوقات، شرائط، ارکان اور آداب کی پوری حفاظت کی جائے، نماز مسائل سیکھ کر پڑھی جائے اور فضائل کو ذہن میں رکھا جائے، ہر نماز کو پہلی نماز سے بہتر اور زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھی جائے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہو گا وہ نماز ہی ہے، اگر نماز پوری نکل آئی تو باقی اعمال بھی پورے نکلیں گے اور اگر یہ بے کار نکلی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر سب چیزوں سے پہلے نماز فرض کی ہے اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہو گا، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز جنت کی کنجی ہے، نماز دین کا ستون ہے، نماز مومن کی معراج ہے۔

تیسرا نمبر علم وذکر

علم کے معنیٰ ہیں جاننا، مقصد یہ ہے کہ حال کا امر پہچاننا آجائے، یعنی میرے اللہ اس حال میں مجھ سے کی چاہتے ہیں، علم کا مقصد یہ بھی ہے کہ ہم میں تحقیق کا جذبہ پیدا ہو جائے، ہم دین کا علم اتنا سیکھیں کہ ہر کام کو اللہ کے حکم اور نبی کریم ﷺ کی سنت اور طریقہ کے مطابق کر سکیں، حقوق وفرائض پہچان سکیں، جائز وناجائز اور حرام وحلال کی تمیز کر سکیں، اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے کیا وہ مقام ومرتبہ کے لحاظ سے برابر ہو سکتے ہیں ؟ دین کے علم حاصل کرنے کی فضیلتیں لا محدود ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو دین کا علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے فرشتے اس کے قدموں کے نیچے پر بچھاتے ہیں اور جنت کا راستہ اس کے لیے آسان کر دیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ علم صرف اللہ کے لیے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے۔

علم کی طلب وتلاش عبادت ہے، اس کا یاد کرنا تسبیح ہے، اس کا پڑھنا صدقہ ہے، اس کی تحقیق میں بحث کرنا جہاد ہے، اس کا اہل پر خرچ کرنا قرب الی اللہ ہے، یہ جنت کے راستوں کا نشان ہے، سفر کا ساتھی اور تنہائی میں ایک محدث ہے، یہ خوشی اور رنج میں دلیل ہے، یہ دشمنوں پر تلوار ہے۔

علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے، حق تعالیٰ شانہ اس کی وجہ سے ایک جماعت (علماء کرام) کو بلند مرتبہ عطا کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے، فرشتے ان سے دوستی کی رغبت کرتے ہیں اور اپنے پروں کو برکت اور محبت کے طور پر ان پر ملتے ہیں، ہر تر اور خشک چیز ان کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کرتی ہے، حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں، جنگل کے درندے اور چوپائے تک بھی دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

ذکر کا مقصد ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کا دھیان نصیب ہو جائے، حال کا امر معلوم کرکے اللہ کے دھیان کے ساتھ اپنے آپ کو س عمل میں لگا دینا یہ ذکر ہے، قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیابی پاسکو، دوسری جگہ ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرو، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل قرآن وحدیث میں بے شمار بیان ہوئے ہیں۔

فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، اس میں سے ایک ذکر کرنے والوں کے لیے ہے، ذاکرین اس میں سے مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے، ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔

ذکر اللہ کی طرف رجوع پیدا کرتا ہے، جس سے رفتہ رفتہ یہ نوبت آجاتی ہے کہ ہر چیز میں حق تعالیٰ شانہ اس کی جائے پناہ اور ماویٰ وملجا بن جاتے ہیں۔

اللہ کا ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے، اللہ کی خوشنودی اور قرب کا سبب ہے، بدن کو اور دل کو قوت بخشتا ہے، چہرہ اور دل کو منور کرتا ہے، اللہ کی مغفرت کا دروازہ کھولتا ہے، دلوں کو زنگ سے صاف کرتا ہے، لغزشوں اور خطاؤں کو دور کرتا ہے، سکینہ اور رحمت کے اترنے کا سبب ہے، ذکر کی مجلسیں فرشتوں کی مجلسیں ہیں، یہ ایک درخت ہے جس پر معارف کے پھل لگتے ہیں، ذکر شکر کی اور اللہ سے دوستی کی جڑ ہے، ذکر سے جنت میں گھر اور محلات تعمیر ہوتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، جس کی وجہ سے حق تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔

صبح وشام تیسرا کلمہ ۱۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار، استغفار ۱۰۰ کرنا چاہیے۔

چوتھا نمبر اکرام مسلم

اس کا مقصد ہے کہ ہر مسلمان کا بحیثیت حضور ﷺ کا امتی ہونے کے اکرام کرنا، دل سے عزت واحترام کرنا، اپنے حقوق سے بڑھ کر دوسروں کے حقوق ادا کرنا، مسلمان کی قیمت دل میں ہو، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت اور علمائے کرام کی قدر ہمارے دل میں ہو، ہمارے ذمے جتنے حقوق ہیں ادا کریں، اپنی خامیاں دیکھیں، دوسروں کی خوبیاں دیکھیں، اللہ راضی ہوتے ہیں کلمہ اور نماز سے، اللہ راضی ہوتے ہیں احسانا ور اخلاق سے، دوسروں کے ساتھ عدل وانصاف کیا جائے، اولین اورآخرین کے بہترین اخلاق یہ ہیں

جو تجھ سے ناطہ توڑلے تو اس سے ناطہ جوڑ، جو تجھے اپنی عطا سے محروم کرے تو اسے عطا کر، جو تیرے اوپر ظلم کرے تو اسے معاف کر۔

اللہ رب العزت کلام پاک میں فرماتے ہیں کہ اپنے بازوؤں کو ایمان والوں کے لیے جھکاؤ، حسن خلق ایک بہترین نیکی ہے، بہترین وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں، قیامت کے دن نامہ اعمال کے ترازو میں حسن خلق سب سے وزنی ہوگا، سب سے زیادہ کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں، ان کو دن کے روزے رکھنے اور رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے، فرمایا قیامت کے دن میری نظر میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جس کا اخلاق سب سے اچھا ہوگا۔

حضرت ابوذر نے ارشاد فرمایا کہ تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ کوئی بڑی نیکی نہ کر سکے تو کم از کم اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ہی ڈال دیا کرے، اپنے مسلمان بھائی سے مسکرا کر گفتگو کر لینا یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔

پانچواں نمبر تصحیح نیت

اس کا مقصد ہے کہ ہم ہر عمل خالص اللہ پاک کی رضا کے جذبہ سے کرنے والے بن جائیں ، ریا، دکھاوا، شہرت بالکل نہ ہو، کسی عمل سے دنیا کی طلب یا اپنی حیثیت بنانا مقصود نہ ہو، کسی نے ایک نوجوان کو عجیب نصیحت کی ہے۔

اے لڑکے !اپنی کشتی کو مضبوطی سے پکڑلے کہ سمندر بہت گہرا ہے، توشہ ساتھ لے لے کہ سفر بڑا لمبا ہے، اپنی کمر کو خوب کس لے کہ راستہ بڑا ہی کٹھن ہے، نیت کو ٹھیک کرلے کہ دیکھنے والا بڑا باریک بین ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرآن مجید میں بھی حکم موجود ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ بس عبادت کر اللہ تعالیٰ کی اس حال میں کہ تیری بندگی خاص اسی کے لیے ہو۔(زمر د)

لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان اور خصوصاً مبلغین حضرات اپنی ہر عبادت، ہر تقریر اور تحریر کو خلوص واخلاص کے ساتھ تھوڑا تھوڑا سا عمل بھی دینی دنیوی ثمرات کے اعتبار سے بہت بڑھا ہوا ہے، بغیر اخلاص کے نہ دنیا میں اس کا کوئی اثر ہے اور نہ آخرت میں کوئی اجر ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔

ایک حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اخلاص۔ دوسری جگہ فرمایا خوشحالی ہو اخلاص والوں کے لیے وہ ہدایت کے چراغ ہیں، اللہ ان کے ذریعے سے بڑے بڑے فتنوں کو دور کر دیتے ہیں۔

حضرت معاذ کو جب نبی کریم ﷺ نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو انہوں نے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرما دیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ دین میں اخلاص کا اہتمام رکھنا کہ اخلاص کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی کافی ہے۔

چھٹا نمبر دعوت و تبلیغ

اس کا مقصد ہے کہ ہم دین کو سیکھتے ہوئے، اس پر عمل کرتے ہوئے دوسروں پر اس کی محنت کریں، حضور ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل پوری امت کو دعوت والا کام ملا ہے، اس کے لیے نبیوں والی طرز پر ہم اپنی جان، مال، اور وقت کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلیں اور لوگوں کو اللہ کے اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلائیں تاکہ پورا دین پوری دنیا میں پھیلے اور زندہ ہو، اللہ رب العزت خود قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اے محمد ﷺ! لوگوں کو سمجھاتے رہیے کیونکہ سمجھانا ایمان والوں کو نفع دیتا ہے۔

اے محمد ﷺ! کہہ دیجیے یہ ہے میرا راستہ بلاتا ہوں اللہ کی طرف حکمت، بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جس نے میری اتباع کی۔

اے محمد ﷺ! اپنے متعلقین کو بھی نماز کا حکم کرتے رہیے اور خود بھی اس پر پابند رہیے، ہم آپ ﷺ سے معاش نہیں چاہتے، معاش تو آپ ﷺ کو ہم دیں گے اور بہتر انجام تو پرہیز گاری ہی کا ہے۔

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

بیٹا نماز پڑھا کر اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر کہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

تم بہترین امت ہو کہ لوگوں کے نفع کے لیے نکالی گئی ہو، تم لوگ نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کرے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔

اس کام کو مقصد بنا کر سیکھنے کے لیے بزرگوں نے بڑی محنت سے نصاب مرتب کیا ہے

مولانا مَحمُودُالرَّشِید حَدَوٹی عباسی

خلیفہ مجاز بیعت

حضرت شاہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب مدظلہ

کی چند شاہکار تصانیف

(۱) اسلامی نظام حیات
(۲) اسلام کا معاشی نظام
(۳) اسلامی عبادات
(۴) اسلامی عقائد
(۵) تقابل ادیان
(۶) اسلام اور مسیحیت
(۷) اسلام اور یہودیت
(۸) اسلام اور ہندومت
(۹) کلام ربانی کی کرنیں
(۱۰) سفید سمندر کے ساحل تک
(۱۱) تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)
(۱۲) کاروان حرمین (سفر نامہ)
(۱۳) سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)
(۱۴) دریائے نیل کے ساحل تک
(۱۵) جزیروں کے دیس میں
(۱۶) تاریخ عزیمت
(۱۷) فضائل مصطفےٰ ﷺ

(۱۸) کلام نبوی کی کرنیں

(۱۹) معارف الفرقان (جلد اول)

(۲۱) شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی سزا

(۲۱) خطبات دعوت

(۲۲) آخری دس سورتوں کی تفسیر

(۲۳) عبرت ناک زلزلہ

(۲۴) اسلام اور عورت

(۲۵) اسلام میں عورت کا مقام

(۲۶) اسلام اور نوجوان

(۲۷) دعوت و تبلیغ

(۲۸) مطالعہ اسلام

(۲۹) اہل سنت والجماعت

(۳۰) دیوار چمن سے زنداں تک

(۳۱) گستاخ دین صحافی

(۳۲) الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

(۳۳) حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ

(۳۴) مصباح الصرف

(۳۵) مصباح النحو

(۳۶) رشوت ستانی

(۳۷) بت شکن

(۳۸) بسنت کا تہوار

(۳۹)موت کا سوداگر
(۴۰) ایمان کے ڈاکو
(۴۱)بحر ظلمات کے ساحل تک
(۴۲) اسلام اور پیغمبر اسلام
(۴۳) غازی عبد الرشید شہیدؒ
(۴۴) فضائل مسجد
(۴۵)بے غبار تحریریں (کالم)
(۴۶) مسلمان کون ہوتا ہے؟
(۴۷)امیر عزیمت کی داستان حیات
(۴۸)مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ
(۴۹)درد دل (کالموں کا مجموعہ)
(۵۰)روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں
(۵۱)زکوٰۃ، صدقات، خیرات
(۵۲)حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۳)حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں
(۵۴)عورت کی حکمرانی
(۵۵)دعائے انبیاء
(۵۶)مناجات نبوی (نبوی دعائیں)
(۵۷) مطالعہ مذاہب
(۵۸)صلاۃ وسلام علی سید الانام
(۵۹)قرآن اور حاملین قرآن
(۶۰) مطالعہ قرآن (اول)

(۶۱) مطالعہ قرآن (دوم)
(۶۲) مطالعہ قرآن (سوم)
(۶۳) مطالعہ قران (پنجم)
(۶۴) مطالعہ قرآن (ششم)
(۶۵) مطالعہ قرآن (ہفتم)
(۶۶) مطالعہ قرآن (ہشتم)
(۶۷) حضرت سیدنا صدیق اکبر
(۶۸) حضرت سید عمر فاروق
(۶۹) حضرت سیدنا عثمان غنی
(۷۰) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
(۷۱) حضرت سیدنا حسین
(۷۲) حضرت سیدنا امیر معاویہ
(۷۳) نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)
(۷۴) معارف الحدیث (مجلدات)
(۷۵) نماز کتاب
(۷۶) فیضان حقانی (تبصرے)
(۷۷) مجلس ذکر
(۷۸) شان امت محمدی
(۷۹) نقوش (اداریے)
(۸۰) رمضان المبارک
(۸۱) قربانی
(۸۲) معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۸۳) چہار شنبہ کی شرعی حیثیت

(۸۴) زاد محمود فی فضائل درود

(۸۵) علماء کرام کا مقام

(۸۶) بیت المقدس

(۸۷) ختم نبوت

(۸۸) زاد الصالحین

(۸۹) عربی زبان

(۹۰) ارمغان مقیم

(۹۱) سنت مصطفی ﷺ

(۹۲) تزکیہ نفس

(۹۳) جہیز کی شرعی حیثیت

(۹۴) ذوق خطابت

(۹۵) مضامین فی سورۃ یاسین

(۹۶) ختم بخاری شریف

(۹۷) مضامین بخاری شریف

(۹۸) غیرت مسلم

(۹۹) فکر آخرت

(۱۰۰) یوم دفاع پاکستان

(۱۰۱) پیغام توحید

مولانا مَحمُودُالرَّشِید عباسی حَدَوٹی

کی چند شاہکار تصانیف

(۱) اسلامی نظام حیات
(۲) اسلام کا معاشی نظام
(۳) اسلامی عبادات
(۴) اسلامی عقائد
(۵) تقابل ادیان
(۶) اسلام اور مسیحیت
(۷) اسلام اور یہودیت
(۸) اسلام اور ہندومت
(۹) کلام ربانی کی کرنیں
(۱۰) سفید سمندر کے ساحل تک
(۱۱) تپتے صحرا (سفر نامہ ٹمبکٹو)
(۱۲) کاروان حرمین (سفر نامہ)
(۱۳) سلگتے ریگزار (سفر نامہ نیجر)
(۱۴) دریائے نیل کے ساحل تک
(۱۵) جزیروں کے دیس میں (سفر نامہ)
(۱۶) تاریخ عزیمت
(۱۷) فضائل مصطفیٰ ﷺ
(۱۸) کلام نبوی کی کرنیں
(۱۹) معارف الفرقان (جلد اول)
(۲۱) شاتم رسول ﷺ کی شرعی سزا
(۲۱) خطبات دعوت
(۲۲) آخری دس سورتوں کی تفسیر
(۲۳) عبرت ناک زلزلہ
(۲۴) اسلام اور عورت
(۲۵) اسلام میں عورت کا مقام
(۲۶) اسلام اور نوجوان
(۲۷) دعوت و تبلیغ
(۲۸) مطالعہ اسلام
(۲۹) اہل سنت والجماعت
(۳۰) دیوار چمن سے زنداں تک

(۳۱) گستاخ دین صحافی
(۳۲) الدرر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ
(۳۳) حدیقۃ الحضارہ فی العربیۃ المختارہ
(۳۴) مصباح الصرف
(۳۵) مصباح النحو
(۳۶) رشوت ستانی
(۳۷) بت شکن
(۳۸) بسنت کا تہوار
(۳۹) موت کا سوداگر
(۴۰) ایمان کے ڈاکو
(۴۱) بحر ظلمات کے ساحل تک
(۴۲) اسلام اور پیغمبر اسلام
(۴۳) غازی عبد الرشید شہیدؒ
(۴۴) فضائل مسجد
(۴۵) بے غبار تحریریں (کالم)
(۴۶) مسلمان کون ہوتا ہے؟
(۴۷) امیر عزیمت کی داستان حیات
(۴۸) مولانا ایثار القاسمی شہید
(۴۹) درد دل (کالموں کا مجموعہ)
(۵۰) روزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۱) زکوٰۃ، صدقات، خیرات
(۵۲) حج (قرآن وسنت کی روشنی میں)
(۵۳) حج کے بعد زندگی کیسے؟
(۵۴) عورت کی حکمرانی
(۵۵) دعائے انبیاء
(۵۶) مناجات نبوی (نبوی دعائیں)
(۵۷) مطالعہ مذاہب
(۵۸) صلاۃ وسلام علی سید الانام
(۵۹) قرآن اور حاملین قرآن
(۶۰) مطالعہ قرآن (اول)
(۶۱) مطالعہ قرآن (دوم)
(۶۲) مطالعہ قرآن (سوم)
(۶۳) مطالعہ قران (پنجم)
(۶۴) مطالعہ قرآن (ششم)
(۶۵) مطالعہ قرآن (ہفتم)
(۶۶) مطالعہ قرآن (ہشتم)
(۶۷) مطالعہ قرآن (نہم)
(۶۸) حضرت سیدنا صدیق اکبر
(۶۹) حضرت سید عمر فاروق
(۷۰) حضرت سیدنا عثمان غنی
(۷۱) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ
(۷۲) حضرت سیدنا حسین
(۷۳) حضرت سیدنا امیر معاویہ
(۷۴) نغمہ زنداں (جیل کی تقریریں)

(۷۵)معارف الحدیث (مجلدات)
(۷۶)نماز کتاب
(۷۷)فیضان حقانی (تبصرے)
(۷۸)مجلس ذکر
(۷۹)شان امت محمدی
(۸۰)نقوش (اداریے)
(۸۱)رمضان المبارک
(۸۲)قربانی
(۸۳)معراج النبی ﷺ
(۸۴)چہار شنبہ کی شرعی حیثیت
(۸۵)زاد محمود فی فضائل درود
(۸۶)علماء کرام کا مقام
(۸۷)بیت المقدس
(۸۸)ختم نبوت
(۸۹)زاد الصالحین
(۹۰)عربی زبان
(۹۱)ارمغان مقیم
(۹۲)سنت مصطفے ﷺ
(۹۳)تزکیہ نفس
(۹۴)جہیز کی شرعی حیثیت
(۹۵)ذوق خطابت
(۹۶)مضامین فی سورۃ یاسین
(۹۷)ختم بخاری شریف
(۹۸)غیرت مسلم
(۹۹)فکر آخرت
(۱۰۰)مضامین بخاری